وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ
اس دیوان کے کل حقوق مطابق قانون نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۷ء کی نسبت مصنف
آئینہ حیرت
محفوظ رکھے گئے ہیں کوئی صاحب مطبع بلا اجازت مصنف یا بعد مصنف بلا اجازت ورثا
مصنف کے اسکو نہ چھاپیں — یہ دیوان مطبع حسینی دہرم پرکاش
مطبع نیر شہر الہ آباد محلہ شاہ گنج میں چھپا ۱۲۹۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلدستۂ گلستان شیرین معانی طغرائے منشورہائے مثالی تقریظ نوشتۂ جناب معلی القاب خواجہ غلام غوث صاحب بیخبر منشی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی کہ فی حد ذاتہ مجمع فنون ادب و فرزانہ ہین اصناف کلام نظم و نثر مین یگانہ ہین باینہمہ اس زمانہ ناپرسان مین حیرت کے حال پر نظر کرم رکھتے ہین مختصر یہہ ہے کہ حسن صورت و کمال سیرت بہم رکھتے ہین ؎

تقریظ

یان شاہد معنی کے جلوے کی تصویر ہے ؎ دیوان کا ہر صفحہ آئینہ حیرت ہے

مین اس دیوان کو آئینہ حیرت اس نظر سے نہین کہتا کہ خان فصاحت نشان محمد حسن خان حیرت کی تصنیف ہے بلکہ اس وجہہ سے کہتا ہون کہ ایسے وقت مین کہ شاعری محض ایک لغو حرکت اور بالکل تضیع اوقات سمجھی جاتی ہے لیکن فی نفس الامر ہے بھی یہی بات جب کوئی سننے اور سمجھنے والا نہو تو کلام موزون ناموزون ہے اور سخن خوب نامرغوب [illegible] جوہر شناس خوش ہوتے ہین نظر نہو تو لعل اور پتھر برابر ہے آئینہ کی قدر یوسف طلعتون کو ہوتی ہے صورت بری ہو تو آئینہ توے سے بدتر ہے ہمارے عہد مین حکام وقت کو اپنے حکیمانہ روش کی وجہہ سے مطلق اسکا ذوق نہین کہ کوئی صلہ کی امید مین جان کھپائے ہمجنسون کو افسردگی خاطر سے ذرا بھی شوق نہین کہ کوئی جانکاہی کی داد پائے زمانے کا وہ ڈھنگ کہ عاشق لٹے

دل اور معشوق اپنی زلف سے زیادہ پریشان ہیں لیل و نہار کا یہہ رنگ کہ امیر اپنے جنجال اور غریب اپنے
حال میں مبتلا اور حیران ہیں کہاں کا شعر اور کیسی شاعری اوسپر طرہ یہہ کہ ہمصفیر سب آشیانے خالی کر گئے
ہمنواؤں نے گلشن عدم کی راہ لی جو کچھہ کہنے سننے والے باقی رہگئے ہیں اونپر ایسی اوداسی چھا گئی ہے کہ زبان
اور کان بند کئے کنج عزلت میں خاموش ہیں زمانہ اونکے لیئے وہ زمانے کے واسطے حرف از خاطر
فراموش ہیں بزم جہان ایسی سنسان ہے جیسے بارات رخصت ہونیکے بعد شادی کا گھر
یہہ محفل ایسی خاموش اور اہل محفل ایسے بیہوش ہیں جسطرح رات کی مجلس شراب بوقت صبح مصنف کا
اس کس مپرسی اور کس نشنوی کے طرف متوجہ رہنا اور اپنے کلام کے تدوین میں
ہمت صرف کرنی محل حیرت ہے اور پھر اس خوبی کے ساتھہ کہ در حقیقت پریزادان معنی
کے لیئے آئینہ خانہ ہے جدہر نگاہ کیجئے دلفریب جلوے پیش نظر ہوتے ہیں فی الواقع مستان
بادہ سخن کے واسطے اس میکدہ میں حرف کی کشش اور دائرے سے وہ شیشہ اور پیمانہ ہے کہ باخبر
اسکے سیر سے میری طرح بیخبر ہوتے ہیں زیادہ کیا لکہوں حسن کلام اپنے خوبی کا آپ شاہد ہے کسیکی
تعریف کی ضرورت نہیں محبوب خوبرو کا جمال سادہ ہی دلربا ہے مشاطہ کی سنوارنے کی کچھہ حاجت
نہیں ایسی آئینہ ہمیشہ منظور نظر صاحب نظران رہے جو اسے دیکھے صفائی سخن کا شیفتہ ہو کر آئینہ کی طرح حیران ہوجائے

تو سب کا نگہبان ہے سب کچھہ تجھے قدرت ہے	چشم بد حاسد سے یارب تو بچا اسکو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کر سجدہ قلم دیکھہ یہہ موقع ہے کہان کا
لکھنی ہے صفت اوسکی جو [illegible]

مقدور کسے ہے تری قدرت کے بیان کا
ادراک تو کیا دخل نہین وہم و گمان کا

جلوے ترے نیرنگ کے ہین ارض و سما مین
لاریب کہ خالق ہے تو ہے کون [illegible]

ہر جز مین ہر اک کل مین تو ہی تو نظر آیا
سر ڈالکے جب پردۂ توحید مین چھپا [illegible]

خود جلوہ نما آکے ہوا پردۂ گل مین
باعث ہوا خود بلبل شیدا کے فغان کا

مصروف ہوی اور ہی مذکور مین تو کیا
ہان مدح کرے اوسکی تو جوہر ہے زبان کا

تو وہ گل بیخار دو عالم ہے کہ جسکو
کھلا نیکا ہے خوف نہ کھٹکا ہے خزان کا

دنیا سے گیا جسنے کہ عقبی پہ نظر کی
جو تجھسے پھرا وہ نہ رہا یہان کا نہ وہان کا

کیون طالب خاکی مین ہوا روح کا مسکن
عقدہ نہین کھلتا ترے اسرار نہان کا

اے غافلو یہہ بھی تو ہے ایک نور تجلی — جسپر تمہین ہوتا ہے گمان برق طپانکا

ہر جا ہے ترا نام تو کس جا نہین موجود — کونین مین ڈنکا ہے ترے نام و نشانکا

اب میری حمایت ہی ہوا کل کے مددگار — شہرہ ہو زمانہ مین مری طبع روانکا

کب تک رہون بیتاب سے زخم جگر مین — دے دیجئے تار نگہ رحم سے ٹانکا

ہون منتظر رحم دکھا شان رحیمی — ٹوٹے نہ سہارا مری چشم نگرانکا

حیرت کی دعا ہے کہ جو دنیا سے سفر ہو
انجام ہو بہتر مری عمر گذرانکا

تکیہ ہے مجھکو احمد مرسل کے ذاتکا — مرکز وہی ہے دایرہ کائناتکا

سم عاشقونکے حق مین ہے اونکی مغفرت — دیدار مین خواص ہے ماء الحیاتکا

مطلع ہے فرق سر الہی سے سربسر — لوح جبین مین نقش ہے حسن صفاتکا

ابرو مین رشک نرگس فتان عین نور — بینی یہ ہے گمان الف اسم ذاتکا

صبح کو شبہہ ہے عنبر کہین یا کہ دکھی روح — گیسوے مشکبار ہے یا دل ہے راتکا

میم دہن ہے مصحف ناطق پہ مہر ہے — نکتہ سمجھ مین آگیا باریک باتکا

ہے خط عنبرین رخ انور کے گرد پیش — یا حاشیہ لگا یا گھٹا دن مین راتکا

گردن بیاض صبح تو ہین ہاتھ شمع طور — صندوق سینہ مین ہے خزانہ صفاتکا

نورِ قدم شکم ہے تو ارکان دین مین پاؤن
فیض قدم سے جلوہ ہوا حکمت لکا

اے رشک نوح جلد خبر لیجیے مری
خشکی مین ڈوبتا ہے سفینہ حیا لکا

یکسو رہے ہمیشہ محبت مین آپکی
کر دیجیے علاج دلِ مبتلے شبا لکا

اے دل سوائے حضرت خیر البشر بھلا
عقدہ کشا ہے کون مری مشکلا لکا

اصحاب و اکرام کی کافی ہے یہہ صفت
یعنی ہر ایک جز تھا اوسی کلیا لکا

بعد فنا بھی دلمین رہے حب مصطفےٰ
حیرت جو چاہتے ہو وسیلہ نجات کا

بڑہا ہے اسلیئے سیلاب میری اشکبار یکا
سفینہ ہو رواں جسمین تری امرگار یکا

گیا غل عرش اعظم پر جو حضرتکی سوار یکا
ملک بولی یہہ رتبہ ہے بشر کے خاکسار یکا

یہانتک تو چڑہا دریا ہمارے اشکبار یکا
کہ دامن چرخ پر تر ہو گیا ابر بہار یکا

کیا کیون ذکر تمنے یار مژگانکی کٹار یکا
مزا یاد آگیا پھر ہمکو اپنے زخم کار یکا

چمن کی روح گلگون ہے مرے گل کی اُسوار یکا
یہہ شبنم بھی عرق ہے توسن باد بہار یکا

یہہ جیرکا کہا گیا ہے جسے مژگانکی کٹار یکا
دلِ صد چاک کو چسکا پڑا ہے زخم کار یکا

الگ رہتا تھا روح و قالبکے جدائی ہے
بھلا کیا پوچھتے ہو حال دلکی بیقرار یکا

ہماری بیخودی کو دیکھکر احباب کہتے ہین
یہہ بیہوشی تماشا ہے کسیکی ہوشیار یکا

نظر آتا ہے ہر شے مین اونہین کے نور کا جلوہ — مئے وحدت نے دہتہ دہو دیا پرہیزگاریکا

تمو لمسے مزاج یار کے ڈرتا ہے جی دیکہین — مآل کار کیا ہوتا ہے اس امیدواریکا

غلط فہمی سے اپنے لوگ جسکو برق سمجہے ہین — وہ ایک ہلکا سا جلوہ ہے ہماری بیقراریکا

ہر ایک وحشی کو پتہر مارتے ہین کسلیے لڑکے — بتونکے عشق مین ہے حکم شاید سنگساریکا

حسینونکی نگہہ کے تیر پر تیر آتے ہین — دل شیدا نشانہ بنگیا ہے چاندماریکا

عرق آلودہ اونکی زلف مشکین خواب مین دیکہی — اندہیری راتمین سودا ہوا اختر شماریکا

تمہارے خال ہندو نے تو کفرستان کر ڈالا — فقط ایک مصحف رخ سے ہے چرچا دینداریکا

گئے سب اقربا و دوست دنیا سے تو پہچانا — وطن سمجہے تہے جسکو ہے وہ عالم بیدیاریکا

تجہے جو ڈہونڈہی مین پا گیا تو پا گیا ورنہ — غضب مین پڑ گیا گر نام آیا ہوشیاریکا

لچک تیری کمر کی برق تابان نے اوڑا لی ہے — مقلد ہو گیا سیماب میری بیقراریکا

جو پوچہا آئینہ سے کیا تری پتہرا گئی آنکہین — لگا کہنے یہی ہے حال اونکے انتظاریکا

وہ آغوش لحد مین بہی نہ سوئے مین ہے ہرگز — تصور ہو جسے اوس بے وفا کی ہمکناریکا

نہین بہتے نظارے حسینونکی محبت سے — ہماری ہڈیونمین گہن لگا ہے دوستداریکا

جو یہہ سمجہے کہ اسکو اضطراب دل نے مارا ہے — مری تربت پہ روئے نام لے لے بیقراریکا

اونارد عکس روئے یار اپنے شیشۂ دلمین

سلیقہ ہے اگر حیرت تمہین اینہ داری کا

نہ منتشر مرے آہو لگا گردھوان ہوتا — تو ہمسرِ زمین پر ایک اور آسمان ہوتا

تمہارا غم نہ اگر باعث خزان ہوتا — تو رنگِ رخ نہ مرا مثلِ زعفران ہوتا

گرند عشق اوٹھاتے کہین جو حضرت خضر — تو پھر نہ حوصلۂ عمر جاودان ہوتا

ہمارا شیشۂ دل بے بہا تہا او ظالم — اسے شکست نہ دیتا جو قدردان ہوتا

ہمین تو عذر نہین تہا جہانسے جانیکا — بہشت مین بہی اگر جلوہ بتان ہوتا

جو اس جہانمین ملاقات تمسے ہو جاتی — تو ہیک عمر نہ ایسا رواں دوان ہوتا

بجھا ہے زہر مین شاید تمہارا تیر نگاہ — نہین تو پہلو مین آتا نہ دل طپان ہوتا

نحیف و زار مرا حال سنکے کہتے ہین — وہ بار عشق اوٹھاتا جو ناتوان ہوتا

ہوس تو یہہ ہے کہ قسمت جو یاوری کرتی — مری جبین ترا سنگ آستان ہوتا

مصیبتِ دلِ بیتاب ہمتو کہدیتے — اگر نہ رازِ نہفتہ ترا عیان ہوتا

دم فنا بہی مری آرزو نکل جاتی — تمہارا نام اگر لذتِ زبان ہوتا

کسیکی آنکھہ نہ پڑتی کبھی حسینون پر — اگر نہ تو سبب جلوۂ بتان ہوتا

مین ضبط نالہ نکرتا تو سوچ اے بلبل — مرا بہی عشق تری طرح رائگان ہوتا

امید رحم نے دنیا مین رکھلیا مجکو — جو دل مین یہہ بہی نہ ہوتی تو مین کہان ہوتا

جو مجھ خنجر ابرو نہو سے تم حیرت
تمہارے دل مین نہ یہہ زخم خونچکان ہوتا

جانتے تھے کہ مزا عشق مین حاصل ہوگا
یہہ نہ سمجھے تھے کہ جینا ہمین مشکل ہوگا

چوٹ کہتا ہوا نالان پس محمل ہوگا
جسکو سمجھے ہو جرس تم وہ مرا دل ہوگا

عاشق زلف سمجھکر یہہ سناتے ہین ہمے
آج کل مین کوئی پابند سلاسل ہوگا

دین و دنیا سے تعلق نہین رہتا ہمین
عشق کے نام سے کانپے گا جو عاقل ہوگا

جلسہ حشر نہین ما ؤ تما پر موقوف
لطف یہہ بھی ہے کہ خود بانی محفل ہوگا

سنکے نالے مرے پوچھا جو کسی نے اونسے
ہنسکے فرمایا کوئی نوحہ گر دل ہوگا

قاصدا کوچہ قاتل کی علامت سن لے
کوئی گریان کوئی نالان کوئی بسمل ہوگا

جان جاتی ہے تو جائیگی بلا سے لیکن
لطف نظارہ ہتہہ خنجر قاتل ہوگا

ضعف آجائیگا اس دعوی یکتائی مین
شیشہ عکس نما جب کہ مقابل ہوگا

کر چکے سیر جہان رہگیا ہنگامہ حشر
یہہ تماشا بھی مگر دیدکے قابل ہوگا

مین نے پہلو مین اسے خون جگر سے پالا
کیا سمجھتا تہا مرا دشمن جان دل ہوگا

کل نہ پہونچا در دولت پہ تو کہلا بھیجا
کوئی تجھسا بھی نہ گم گشتہ منزل ہوگا

مجھکو تاریکیء مرقد کا نہین غم زاہد
داغ دل قبر مین رشک مہ کامل ہوگا

جاں شنے دے الفت جیسے کچھ نہیں ہوگی — مرتے مرتے نہ تیری یاد سے غافل ہوگا

کل خفا ہو کے اوٹھا مین تو کہا سن حیرت
تو نہ آئیگا تو بیچین میرا دل ہوگا

بیوجہہ میرا دل نہین محبت سے بدل گیا — افسون تمہاری چشم فسونگر کا چلگیا
راز و نیاز عشق کا ہنگام ٹل گیا — وہ دن گذر گئے وہ زمانہ نکل گیا
شانے سے اونکے کاکل پیچان نکلگیا — پہونچا نہ میرا ہاتہہ جہان دست شل گیا
دل مثل موم گرمی رنج سے پگھل گیا — انجام کار گور کے سانچے مین ڈھل گیا
شاباش تیری دست درازی اے جنون — دامن کا چاک تا بہ گریبان نکلگیا
مین پھر عرض حال گیا کل جو اونکے پاس — لب تک نہین ہلے تھے کہ ان رخ بدلگیا
ہر وقت دل سے آتی ہے بوے برشتگی — شاید تمہاری آتش فرقت سے جلگیا
بوسہ لیا جو سیب ذقن کا تو بول اوٹھے — کیونکر تمہارا نخل تمنا ہی پھلگیا
اللہ رے شعلہ رخ روشن تیرا فروغ — نظارہ جا کے صورت پروانہ جلگیا
کہتے ہین دیکھیے تو میرے منتظر کا حال — آنکھین کھلی ہوئی ہین مگر دم نکلگیا
سن لیجیو جنون کہ تیری آبرو نہین — فصل بہار مین جو کہین دل سنبھلگیا
اللہ رے اونکے خنجر ابرو کا اشتیاق — بے ساختہ مین دوڑ کے سوے اجلگیا

حیرت ہے اس صداے حزین پر خدا کی مار
جسنے تمہارے نالے سے سینے جی دہلکیا

ڈھونڈھا جو دل تو دشمن ایمان کے گھر ملا
کیا قدیم یار تھا جاکر ادھر ملا

معشوق جو ملا ہمین بیداد گر ملا
مشتاق دل کوئی کوئی مشتاق سیر ملا

کیا فایده ہے گلشن ہستی اگر ملا
جب نخل آرزو ہی ہمین بے ثمر ملا

لگتا ہے آکے سینہ مین تیر نگاه یار
آرام گاه کو جسے زخم جگر ملا

تیری طرح سے پہر کو ہی ہے تلاش یار
مین ننگے پانون نکلا تو وه ننگے سر ملا

مین دیکھ لونگا خانہ دل ہی مین جب تمہین
تم بھی کہو گے ہان کوئی اہل نظر ملا

جانبر نہوگا تیغ تغافل سے وه کبھی
کوئی اجل رسیده جو تمکو بشر ملا

گذری تمام عمر اسی کے بیان مین
افسانہ فراق بھی کیا مختصر ملا

پہر جواب خط جو مین گھبرا کے خود گیا
نامہ بیٹھا ترتیب سر نامہ بر ملا

سامان جبر و صبر کی تقسیم جب ہوئے
سنگ جفا تمہین ہمین شوریده سر ملا

جسوقت کر چکے مجھے شرمنده وصال
کہنے لگے کہ اب تو نظر سے نظر ملا

بولے زمین سے آتی ہے کیون بو کباب کی
شاید کہ خاک مین وه برشتہ جگر ملا

کنج مزار روح کو کیا مفت مل گیا
جب قصر تن اوجاڑ دیا تب یہ گھر ملا

صبح شب وصال ہے پہلی ہی بول اوٹھا — دشمن ہماری جانکا مرغ سحر ملا

روز ازل ملے ہمین تیور بوجہے ہوئے — دل بہی ملا تو صورت شمع سحر ملا

سمجہا نہین جہان مین کوئی بادیہ نورد — ہان جابجا بگولہ تو ایک ہمسفر ملا

جسنے تجہے تلاش کیا خود وہ کہو گیا — جویان تیرا ہر ایک ہمین بیخبر ملا

رونا ہے کیا یہہ عارض رنگین کے یاد مین — ہمکو لہو سے گل کا گریبان تر ملا

سمجہے جہان مین کیا کوئی صورت قیام کی — ظاہر تو ہے کہ منزل فانی مین گہر ملا

سہتے ہو وار خنجر ابرو کے کسقدر
حیرت نہین جگر تو بجائے سپر ملا

زیب تن دہان تو ہے ملبوس خود آرائیگا — پیرہن چاک ہے یہان صبر و شکیبائیگا

بعد مردن بہی اوڑیگی خاک بگولہ ہوکر — عشق کہتے ہین جسے بادیہ پیمائیگا

کہین بدنام ہوا لگ کے سینے سے ہمین — آپ سمجہین تو نتیجہ میری رسوائیگا

کی دم نزع نظر رخ پہ تو بولے کہ دیکہو — دم اٹکتا ہے انکہون مین تماشائیکا

چاندنی ڈہونڈتی پہرتی ہے کسیکو گہر گہر — اسکو بہی عشق ہے شاید اوسی ہرجائیکا

ساتہ غیرونکے بہت سیر چمن ہوتی ہے — ہم کہیں بیٹھے ہین گل کہلتا ہے سودائیکا

کس جفاکیش کے عاشق ہوئے اے حضرت دل — شور سنتے تھے بہت آپکی دانائیکا

دلکی حالت ہے جو کچھ ہمکو دکھائین کیونکر
داغ دیکھا ہے کبھی لالۂ صحرائی کا

لیتی ہے باد صبا میری سی ہندی وسالیشین
گل نے سیکھا ہے طریقہ تیری عنائیکا

رحم کر رحم ارے زلف خدارا اتبو
حال دیکھا نہین جاتا تیرے سودائی کا

کہ میرا جذب دلی اپنا اثر دکھلائے
فاتحہ تم بھی پڑھو صبر و شکیبائی کا

ہے زمانیکی زبانپر جو سنا ہو تمنے
بیکسی نام ہے میری شب تنہائی کا

آئینہ دیکھکے کہتے ہین بجز ذات خدا
بیوقوفی ہے جو دعوی کرے یکتائی کا

تمنے کب بستر غمسے مجھے اوٹھتے دیکھا
حال کیا پوچھتے ہو تاب و توانائی کا

ہے وہی دشمن جان خیر نہین لے حسرت
جسکا شہرہ ہے زمانیمین مسیحائی کا

غزل

آئی ہے روح جانکے ملبوس تنمین کیا
یہہ بھی خراب ہوگی اسی پیرہن مین کیا

وحشت زدون سے لطف جنون کچھ نہ پوچھئے
ہم کیا کہین کہ ہوتا ہے دیوانے پنمین کیا

انکھون نے آپ کی تہہ و بالا کیا جہان
ہوتا ہے اور گردش چرخ کہن مین کیا

داغ جگر کہ آتش فرقت ہے شعلہ زن
روشن برنگ شمع ہے فانوس تنمین کیا

آئے پس فنا تو کہا ہمکو چھوڑکر
شرمندگی سے منہہ کو چھپایا کفن مین کیا

پاتے ہین اسکو گیسوئے شب رنگ یار مین
خوشبوئے مشک اب نہین رہی ختن مین کیا

پژمردہ گل ہین اور ہے بلبل سکوت مین
پہر آمد خزان ہے الہی چمن مین کیا

ہندوے خال مصحف رخ پہ ہے کیون فدا
اولٹی سما گئی ہے دل برہمن مین کیا

جاتی ہے میرے مرغ سحر بولا تو کہا
فرقت نصیب آیا کوئی انجمن مین کیا

مِسّی طلب ہے کیون در دندانکی تابسے
بجلی گرائے گا سوادِ یمن مین کیا

آئی صدائے نالہ تو گہبرا کے یون اوٹھے
وحشت زدہ ہمارا پہر آیا وطن مین کیا

پہولی شفق کہ پہونچی مرے آہ شعلہ ور
دیکہو تو آگ لگ گئی چرخ کہن مین کیا

خوشبو ہین کتنے خال رخ یار اے نسیم
یہہ تل بسائے تو نے گل یاسمن مین کیا

آتا کوئی جو ملک عدم سے تو پوچہتے
چرچا ہمارا ہوتا ہے [illegible]

پہونچے مزار مین شب غربت جو ہو گئے
صبح وطن کا لطف ملا ہے کفن مین کیا

لب بند ہین سکوت ہے کیون لو لئے نہین
کہئے کیسا راز نہان ہے دہن مین کیا

وعدے پہ خود نہ آیا نہ مجہکو طلب کیا
کچہہ ضد سما گئی دل پیمان شکن مین کیا

چشم سیاہ یار سے دعوای ہمسری
پردہ پڑا ہے چشم غزال ختن مین کیا

بولے کلام سنتے ہی تسخیر دل ہوا
حیرت بہرا ہے سحر تمہارے سخن مین کیا

غزل

تیرے احسان ہیں اے دیدۂ گریان کیا کیا
تونے دہوئے ہیں مرے دامن عصیان کیا کیا

آپ نے آئینۂ عکس کو دیکھا کہ نہیں
رخ انور سے رہا کرتے ہیں حیران کیا کیا

نہ تو بلبل کا ٹہکانا نہ کہیں گل کا پتہ
اے خزان تونے اوجاڑے ہیں گلستان کیا کیا

حالتِ گل کہیں ہے یا قصۂ غمناک سحر
ہمنے دیکھے ہیں تیرے چاک گریبان کیا کیا

واوئے عشق جنون خیز میں گذرے کبہی ہو
خضر کیون تمنے تو دیکھے ہیں بیابان کیا کیا

یاد دندان میں کیا کرتی ہے ہر رو نثار
صدفِ چشم مری گوہر غلطان کیا کیا

شب ہجر انکی اذیت کو نہ پوچھو ہمسے
کیا کہیں تم سے کہ تہا معرکۂ جان کیا کیا

فکر بخشش میں ندا غیب سے آئی یہ مجھے
چاہتا ہے مرے شرمندۂ احسان کیا کیا

تو ہی منصف ہو کہ ہم پائے کے غفلت کے سبب
سختیان سہتے ہیں تیری شب ہجران کیا کیا

باغ ہستی سے گئے جانب صحرائے عدم
لالہ رو غنچہ دہن سرو خرامان کیا کیا

ہمنشین ٹہرا بلبل نالانکے جو بیتابی پر
گل کے انجام پہ شبنم ہوئی گریان کیا کیا

شب مہتاب میں چہرے سے الٹ دی جو نقاب
رات شرمندہ ہوا ہے مہ تابان کیا کیا

شاید اسمین بہی حسینونکا غبارِ دل ہے
پردۂ خاک سے نکلے گل خندان کیا کیا

رخ روشن کی تجلی کا جو مذکور ہوا
رات محفل میں جلی شمع شبستان کیا کیا

روز فرقت تو کسی طرح سے مر کر کٹا
دیکہیں اب ہمکو دیکہائے شب ہجران کیا کیا

آئی بن ٹہنکے مرے پاس تو پوچہا حیرت
ہم سے بتلا کہ ترے دلمین ہین ارمان کیا کیا

غزل

کیون ہم پہ ستم ہوتا ہے وزانہ کسیکا
دل ہمنے ربا نہین ستایا نہ کسیکا

اب سنکے خجل ہوتے ہو افسانہ کسیکا
کیون تمنے ستایا دل دیوانہ کسیکا

سرشار مے عشق یہ ہوتے ہین اثر سے
لبریز ہے اب عمر سے پیمانہ کسیکا

منہہ پہیر کے کہتے ہین دم عرض تمنا
ہمسے نہ سنا جائیگا افسانہ کسیکا

بیخود ہین بشر سیکڑون تاثیر نظر سے
جی لے گئی تری نرگس مستانہ کسیکا

اب غیر کے بن آئی کبہی ہم بہی تمنا تہے
شانے سے ملا رہتا تہا جب شانہ کسیکا

ملنے سے ترے ہاتہونکی ثابت ہے کہ تجہکو
افسوس ہے اے سبزہ [illegible] کسیکا

سب لوگ سمجہتے ہین جسے برق جہندہ
یہہ بہی تو ہے [illegible] مستانہ کسیکا

میخانہ مین ہوکر ہمہ تن چشم تماشا
ہے منتظر دید یہہ پیمانہ کسیکا

جی لینے کی ہے فکر نہین دل پہ قناعت
کہتے ہین نہ پہیرینگے یہہ بیعانہ کسیکا

ملجائے کہین کشتہ کاکل کی جو ہڈی
اے شانہ گر و خوب بنے شانہ کسیکا

کہتے ہین محبت نکرینگے نکرینگے
بدنام کریگا ہمین یارانہ کسیکا

بیچین کئے دیتی ہے باطن کی محبت
ناحق نہین ہوتا کوئی دیوانہ کسیکا

کہتے ہین کہ سنتے ہی بگڑتی ہے طبیعت
بے شبہہ جنون خیز ہے افسانہ کسیکا

دنیا مین جو سرشار یہہ میخوار نہونگے
کیا حشر مین کام آئیگا میخانہ کسیکا

سب لو تو لگاے ہین مگر شمع تجلی
دل پہونک ندے صورت پروانہ کسیکا

تقدیر موافق ہو تو ہے خیر نہین تو
اپنا نہ کسیکا ہے نہ بیگانہ کسیکا

یہان ہاتہو نمین بدّہی ہے کہ نہ پہا نہین سکتے
وان شور ہے دیکہو نہ دبے شانہ کسیکا

ساقی نہین ہو جبہ گہٹا جہومتی آتی
پہر قصد ہے شاید سوئے میخانہ کسیکا

یہہ دلمین سمائی ہے بگڑ جاے کہ بنجاے
در چہوٹے نہ اسے ہمت مردانہ کسیکا

وہ زلف مین اولجہا مگر سلجہا نہین ہے
اب غم ہے بجاے دل دیوانہ کسیکا

مشتاق تہا مزا جو انکو حسینونکو بہی دیکہا
انداز ہے یان سب سے جداگانہ کسیکا

ہر نخل سے ہر گل سے جو رہتا ہے کنارے
پامال ہے یہہ سبزۂ بیگانہ کسیکا

حیرت دل صد چاک کو دیکہا کرو ہر دم
پیش نظر آئینہ رہے شانہ کسیکا

غزل

تمہارے عشق کا مارا سنبہل نہین سکتا
طلسم عشق سے کچہہ زور چل نہین سکتا

کسیکا ایکطرح دل وہ جھیل نہین سکتا / مگر تمہارا زمانہ بدل نہین سکتا

خلش سے نوک مژہ کے بچائیو یارب / لگے جو دلمین وہ کانٹا نکل نہین سکتا

نہ حال پوچھیے بیمار ہجر کا اپنے / سنا ہے آج وہ کروٹ بدل نہین سکتا

گرایا کیون اسی دامن سے چشم تر تو نے / یہہ طفل اشک تو گودمین پل نہین سکتا

شریک روح ہے قالب مین آپکی الفت / یہہ جب تلک ہے مرا دم نکل نہین سکتا

اوٹھائے لاکہہ کوئی مجھکو مثل نقش قدم / کسیطرح در دولت سے ٹل نہین سکتا

ہوئی یہہ آپکی تیر نگاہ کی شہرت / کہ اوس طرف سے کوئی راہ چل نہین سکتا

یہہ حال ہے غم فرقت سے ناتوانی کا / کہ ہاتھ دست تاسف بھی مل نہین سکتا

سوا کمر کے جہان مین ہے کونسا مضمون / جو میری فکر کے سانچے مین ڈہل نہین سکتا

یہہ فکر تھی کہ لب لعل کی صفت لکہون / کہا قلم نے کہ مین خون اوگل نہین سکتا

سموم عشق سے یارب بچائیو دلکو / چراغ عمر ہوا گل تو جل نہین سکتا

ہوا سے وصل سمجھکر کہا ترے دلمین / وہ حوصلہ ہے جو ہرگز نکل نہین سکتا

سہی قدونسے بھلا کیا کسیکو ہو امید / کہ نخل سرو کبھی پہول پہل نہین سکتا

یہہ حکم ہے کہ کرو صبر دلکو حسرت / غریق بحر محبت اوچھل نہین سکتا

نہین سنتا کبھی شیون کسیکا
الٰہی دل نہو دشمن کسیکا

بہار آئی ہے جو رنگ مسی سے
دہن ہے غنچۂ سوسن کسیکا

سویدا ہے یے دل عاشق بنا ہے
یہی خال رخ روشن کسیکا

گلون نے بھی گریبان پہاڑ ڈالے
جو دیکھا چاک پیراہن کسیکا

غرور حسن بیجا ہے سمجھ لو
نہین رہتا سدا جوبن کسیکا

جزا کے روز سن لینا کہ ہوگا
کسیکے ہاتھہ مین دامن کسیکا

بگولہ بنکے اوٹھےگی مری خاک
گذر تو ہو سر مدفن کسیکا

کرین تاریکئ مرقد کا کیون غم
نظر مین ہے رخ روشن کسیکا

کہین مہر تابان کی چمک ہے
کہ جلوہ ہے پس چلمن کسیکا

ضیائے تن سے ہے فانوس کی شکل
بدن مین صاف پیراہن کسیکا

کہین اب رنگ روئے گل نہ اوڑ جائے
ارادہ ہے سوئے گلشن کسیکا

وہ بولے ہنسکے کیون دیکھا ہے حیرت
کبھی اوبھرا ہوا جوبن کسیکا

چشم گریان نے جو انکو دکھایا دریا
عرق شرم مین غیرت سے نہایا دریا

صدف چشم سے ہے قلزم خونبار روان
اس تنگ ظرف مین کسطرح سمایا دریا

عاشق صانع قدرت ہون کہہ جیسے تیری
رخ کو نہ دیکھا دلکو بنایا دریا

بحر ہستی سے جو اکدم مین کنارے کیوے
ہنسا ہو دم شمشیر کا پایا دریا

صفت غنچہ مرے تنگدلی تہلائے
حال دل اونکا جو پوچہا تو دکہایا دریا

غسل کرنے کہین آیا وہ سمن رو تو نہین
آج کسنے تجھے پہولو مین بسایا دریا

جوش تہا تجہہ مین کب ایسا کہین عیسو تو نہین
کسنے گریا نکو تہہ خاک دبایا دریا

بولے بیخود ہو جو ایسے تو کہین ڈوب مرو
مین نے پوچہا کہ کہان ہنسکے بتایا دریا

ایک عالم نظر آئیگا ہمارا اونکا
مے وحدت کا جہان تجہہ سے لگایا دریا

شکم صاف ہے اوس شوخ کا یا بحر محیط
ناف گرداب ہے یا پہیر مین آیا دریا

تجہہ مین پانیکی عوض خاک اوڑہی اوڑنے لگی
حضرت عشق کا پڑجاے جو سایا دریا

کسکے غم مین یہہ موج یہہ تڑپ ہی سینے
تجہکو بھی ماہیئے بے اب بنایا دریا

جانی ہے عمر روان موج روانے لگے
لیتے ہین عالم ہستی کے کنایا دریا

اشک تو دیدہ حیران مین نہ تھے اے حسرت
غم تہہ دل سے مگر کہود کے لایا دریا

مجھے کافی ہے حاصل یہی سر عشق کا لیکن [illegible]
چمن کا ہی نہ [illegible] دیا ہی کہ کنج لحد کا [illegible]

گل عارض پہ سنبل تہا جہان خط سیاہ کب ہوا
[illegible] قدرتی [illegible] چمن مین [illegible]

نہین جانتے ہم کہنا کسی کا ہو کہ تڑپ ہو جاتی ہے اسکے سوا
کہ ہمین صورت قبلہ نما دل زار بھی محو سراغ ہوا

ترے مست نگاہ نے چور کیا مدہوش کیا مجبور کیا
یون دلکو مرے مخمور کیا یہ شراب بجز دہ ایاغ ہوا

کبھی چشم کا حال کیا آلودہ گرد ملال کیا
جنگل مین ایسے کو غزالان کیلئے کا دہ چشم چراغ ہوا

کیا شوق سے سمجھے ہے خندۂ گل کہ یہ چوف خزان گلشن کا
انجام تو سوچ ذرا بلبل تجھے نکہت گل سے دماغ ہوا

حیرت کبھی چشم پر آب رہے کبھی مایل عہد شباب رہے
ترے عشق مین خانہ خراب ہے گئے زیر زمین تو فراغ ہوا

ہے تصور دلمین تیغ ابروے خمدار کا
حیف نخل ارزو مین پہل لگا تلوار کا

جبسے رونا کام ٹھہرا چشم دریا بار کا
عین دریا مین ہے مسکن مردم بیمار کا

خط سے پہلے شور تہا آئینہ رخسار کا
اندنون ڈھانڈہ طلب ہے ملگیا تاتار کا

مین تو گہایل ہون کسیکے سبزہ رخسار کا
میرے زخم دلکو مرہم چاہیے زنگار کا

کیا کہین کچہ نہین سکتے ہین اوس پیمان شکن
ایک عالم ہے ترے اقرار کا انکار کا

خال ہندو ہے عیان جس مصحف عارض پر
دل لیا جاتا ہے اوسپر کافر و دیندار کا

سن لیے ہین سب طایر و لنگر ہو گیا وہ دشنام
کیا ہما پر پڑ گیا سایہ ترے دیوار کا

اب کوئی دم مین وہ چلتا ہے سوے ملک عدم
حال تو دیکھو ذرا وارفتہ رفتار کا

سامنے آتے ہی اوسکے دلمین وہ جو ہو گیا
کیا کہین کیا توڑ تہا تیر نگاہ یار کا

دیکھ تو او دُرا چلکر سے بہار زمان
حال ابتر ہے تمہارے طالب دیدار کا

سچ بتا دو ہمسے حسرت کیون پریشان حال ہو
کیا تجھین سودا ہے زلف عنبرین یار کا

بُرا پھندہ ہے زلف مشکبو کا
پڑا اسمین اگر کوئی تو چھو کا

ہنسا بیتائی بلبل پہ جو دم
تو شبنم نے بھی رودی گل پہ تھو کا

جلین گے آتش فرقت مین کیا ہم
خیال انیگا اوس شعلہ رو کا

حنا بندی سکھائے کون اوسکو
کوئی پیاسا نہین اپنے لہو کا

تری تلوار مین جو پھل ہے قاتل
ثمر ہے وہ مرے شاخ گلو کا

ہمارے دلکو سب کہتے ہین مقتل
جہانپر خون ہوگا آرزو کا

عرق آیا رُخ انور پہ حسرت
خدا حافظ تمہارے آبرو کا

غزل

تیغ ابرو سے دکھلائے تو جوہر اپنا
منگا لیتے ہین اوسکو جسے دلبر اپنا

یان بھی اب بارگران دوش ہے سر اپنا
کیسے پتھر سے لڑا جاکے مقدر اپنا

عشق اس مہوش کیمیان تھے وہ عطا مجھکو ہوئی
دیکھ رتبہ تو ذرا اے دل مضطر اپنا

غم و اندوہ و الم سے ہوئی کیون دلکو شکست
حضرت عشق لئے آئے ہین لشکر اپنا

دیکھکر عاشق ابرو کو یہہ فرماتے ہین
دیکھے تشنہ خون کسکا ہے خنجر اپنا

ہوس موئے میان مین تو یہہ نوبت پہونچی
تری تصویر کمر ہے تن لاغر اپنا

جستجو ہی مین پہرا کرتا ہے تیرے شب مز
اک رقیب اور رہے یہہ ماہ منور اپنا

کنج مرقد کے تصور کو نہ چہوڑے کوئی
دلمین سمجھے تو کہ آخر ہے وہی گہر اپنا

ان حسینونکے نگاہونمین ہے جادو حیرت
جی بہلا انسے بچائے کوئی کیونکر اپنا

گیسوے مشکین وہ کہتے ہین بلا بنجائیگا
ہمسے کیا مطلب جو کوئی پیچ مین آجائیگا

چاہنیوالا کوئی ہمسے نہ بہتر پائیگا
قتل کرکے دیکھ لے قاتل بہت پچھتائیگا

جو جلائیگا برنگ شمع خود جل جائیگا
کیا مرا سوز جگر ادہر ہی ادہر جائیگا

مجھہ پہ کیا موقوف جو عاشق ترا ہو جائیگا
چین سے ہرگز وہ دنیا مین نہ رہنے پائیگا

کیا ہمارے غنچۂ دل ہی پہ آئیگی خزان
آئیگا یہہ سبزۂ خوش رنگ بہی مرجہائیگا

فکر تہی وصل صنم کے غیب سے آئی ندا
جو ہمین ڈہونڈہے دیار بیخودی مین پائیگا

کشتۂ ناز و ادا کی قبر چہونے کی نہین
جب وہان پیر پانون رکہیگا تو دل پہر آئیگا

کچہہ ہمین شیرین کلامی مین نہین یارے تیرے
آپکے باتو ہمین جو آئیگا دہوکہا کہائیگا

یہہ پسینہ تو نہین انشین خسارونکا | گرمئ حسن سے نکلا عرق انگارونکا

کون جیتا ہے دل کون فدا کرتا ہے | حوصلہ دیکھئے اج اپنے خریدارونکا

بلبلے سمجھو نہ دریا مین تیرے رستے | قافلہ جاتا ہے یہہ چشم کے بیمارونکا

ہمکو دنیا مین تو تفریح بہی مشکل ہی ہو | عطر کہنچوا ین پسینے مین لیے ہارونکا

اے ستم حسن جسے لوگ ہما کہتے ہین | ڈہونڈہتا پہرتا ہے سایہ تیری دیوارونکا

تو جو پہلو مین نہین یار ستمگر کی قسم | بستر گل ہی مجہے فرش ہے انگارونکا

کیا دن تہا روح کو اس جسم خمیدہ کے تئین | کچہہ بہروسا نہین گرتے ہوے دیوارونکا

تو تو محمود ہے شیشہ کو سنبہالے کہنا | دیکہہ ساقی کہین دل ٹوٹے نہ میخوارونکا

آئے جب گور غریبان مین تو بولے افسوس | عشق مشہور تہا جن ہجر مین بیمارونکا

صورت شمع جلاتے ہین یہہ عاشق کو مدام | حال روشن ہے زمانہ مین [illegible]

آئینہ خود کو سمجھتا ہے فلک کا ہمسر | عکس پڑتا ہے جو ان چاندسے رخسارونکا

دخت رز سے لکیا اونکو لنے پردہ شاید | آج میخانہ مین جہرمٹ نہین میخوارونکا

دلکو کرتا ہے نشانہ تو نظر سیدہی کیہہ | تیر ترچہا نہین ہوتا ہے کماندارونکا

دیدہ ہے شعلہ رخونکی سبب سوزش چشم | اسی تقصیر سے گہر جلتا ہے نظارونکا

طلب بوسہ ابرو مین یہہ ملتا ہے جواب | تمنے دیکہا نہین جوہر مری تلوارونکا

کرکے زخمی مجھے فرماتے ہین سب ہی حیرت
نازو انداز و ادا نام ہے ہتھیار ونکا

پھر اُسکے عدم سے تو ہوا شوق ادہر کا
اے جان حزین قصد ہے اب یانسے کدہر کا

یہہ پردۂ کاکل رخ انور سے نہ سرکا
منہہ ہمنے نہ دیکھا شب گیسو کی سحر کا

تمکو بھی ہے معلوم مزا زخم جگر کا
کیا جاوے جو تیغ نگہ ناز کا چرکا

کرنا نہ ارادہ بت سفاک کے گھر کا
پچھتایگا اے دل مرے پہلو سے جو سرکا

کیون چھوڑ دیا آپنے انا مرے گھر کا
شاید کہ نتیجہ ہے یہی پاک نظر کا

پونچھے جو صفت نشتر مژگان تو یہہ بولے
خنجر ہے یہی چشم فسونگر کی کمر کا

سمجھے ہو جسے ابر گہربار یہی ہے
بھیگا ہوا رومال مرے دیدۂ تر کا

تمنے روش تیغ جو سکھلائی نظر کو
ہمنے دل سرکش سے لیا کام سپر کا

دیکھی گل نرگس می تربت پہ تو بولے
شاید کہ یہہ مرقد ہے کسی اہل نظر کا

آئے جو دم نزع تو حسرت سے یہہ پوچھا
کیا عالم ہستی سے ارادہ ہے سفر کا

آئینہ گردون نہین سمجھے ہو جسے ماہ
اے غافلو یہہ عکس مرے رشک قمر کا

دیکھے کوئی خالی تو نہ سمجھے کہین محتاج
اے اہل کرم ہاتھہ ترے دست نگر کا

فکر دہن تنگ سے مہلت نہین ملتی
معدوم ہوا جاتا ہے مضمون کمر کا

وان اونکو شب وصل کے وعدہ کا ہے صدمہ | یان ہمکو ہے شام سے دہڑکا ہے سحر کا

ضبط غم ہر وقت تو کسی سے نہیں ہوتا
ختم کرتے ہیں حسرت یہہ نہین کام بشر کا

نگہہ قاتل غضب غمزہ نیا انداز چتونکا | نہین دیکہا کوئی معشوق اس سن [illegible] کا
رخ رنگین ہے شکل گل تو انکہین نرگس بستان | مسی مالیدہ لب یا کوئی غنچہ ہے سوسن کا
نہال دل ہے پژمردہ سموم عشق سے اپنا | ٹہکانا ہے نہین [illegible] کے گلشن کا
یہہ جتنے مذہب و ملت ہین سب دنیا کے جہگڑے ہین | ذرا سمجہو تو خالق کون ہے شیخ و برہمن کا
بگولے کیطرح اکثر پہرا کرتے ہین سرگردان | یہہ کیا پوچہتے ہو ہمسے دیوانونکے مسکن کا
تمہین انصاف سے کہدو بشر کیونکر نہ عاشق ہون | پری زادو نہین شہرہ ہے تمہارے رنگ و روغن کا
یہہ غصہ مجہپہ ناحق ہے خطا گر ہے تو دلکی ہے | گریبان گیر ہو اوسکے جو وابستہ ہو دامن کا
سبکدوشی جو حاصل ہو تو ہے احسان یہ قاتل | تو اپنی تیغ سے کہدے اوتارے بوجہہ گردن کا
سیا تہا رشتۂ الفت سے تو نے تیری کہجنی | غضب ہوتا ہے ٹانکا ٹوٹتا ہے جامۂ تن کا
جہان پر گل کہلے تہے وان اوگے ہین خار صحرا | خزان آئی ہے جبسے دگرگون حال گلشن کا
کوئی ذرہ سمجہا اور کوئی نیر تابان | یہہ عالم ہمنے دیکہا تیرے دیوار و مکی روزنکا
یہہ زور ناتوانی تہا کہ مرنے پر بہی ظاہر ہے | بگولہ بہی نہین اوٹہتا ہمارے خاک مدفن کا

جو دیکھا قبر نجیہ ہو گئی دل کی حرارت ہے
لگے کہنے الہی ہے یہہ مرقد کس جلے تن کا

یہہ کہتی گیسوے مشکین ہے یا شام غریبان ہے
رخ روشن تمہارا ہے کہ جلوہ روز روشن کا

نہین گر مونس و یاور تو میرے بعد مین لینا
لحد پر بیکسی روئے گی کر کے بین جوگن کا

کیسکا غم نہ تھا ہم کیا کہین کیا زیست کیسے دن تھے
زمانہ یاد کر کے ہم تو روتے ہین لڑکپن کا

جھکی جاتی ہے گردن ضعف سے نوبت یہ پہنچی ہے
گریبان تنگ گلے مین ہو گیا ہے طوق آہن کا

بنایا ہے ہلال عید اوسکو سیر گردون نے
سوار نعمین گرا جو نعل اوسکے توسن کا

جسے ہو عشق انسے سیمین لبونکا سخت نادان ہے
بہت ہو جاتے ہے کو سنا ہے کیش برہمن کا

تمہاری سختیونکا جبر تھا جو زیست مین ہم ہے
وہ پتھر ہو کے آخر بن گیا تعویذ مدفن کا

مین اپنے دل کے پھر جانے پہ کیونکر نہ ہون اے حسرت
رفاقت چھوڑ کر میری بنا ہے دوست دشمن کا

شکوہ مہر و وفا اے دل نادان کسکا
ساتھ دیتی ہے بھلا عمر گریزان کسکا

نام لین اور بھلا دیدۂ گریان کسکا
تو ہی بتلا کہ اوٹھایا ہے یہ طوفان کسکا

اگلی الفت کا کرو ذکر تو فرماتے ہین
تم بیان کرتے ہو یہہ خواب پریشان کسکا

کیسی عریانی بدنے جان پہ جب کھیل گئے
نذر گردن ہے جو کر دے تو گریبان کسکا

ہین دل آزار زمانے مین بہم مشہور کہ تم
نام لیتے ہین بھلا گبر و مسلمان کسکا

ترا سایہ تو نہیں پڑ گیا اے زلف دراز
روپ لائی ہے سیاہی شب ہجران کسکا

کسکی آمد کی خبر سنکے کھڑا ہے خاموش
راستہ دیکھتا [illegible] گلستان کسکا

داغ دکھلائیگا محشر میں دیکھیگا کوئی
ہاتہہ کس عضو کا ہاتہ آئیگا گریبان کسکا

خود بخود آج رگ جاں لگا لہو جوش میں ہے
یاد آیا ہے اسے نشتر مژگان کسکا

وان تو بیکار ہیں سب عقل و خرد ہوش و حواس
کوچہ عشق میں ہے کون نگہبان کسکا

تجھہ میں بھی کوچہ کاکل کی طرح ہے اندھیر
ڈھنگ سیکھا ہے یہہ تو نے شب ہجران کسکا

دیکھتا پھرتا ہے ہر ایک کا منہہ میری طرح
نہیں معلوم یہہ آئینہ ہے حیران کسکا

ہیں سبکدوش جو ہوں خنجر قاتل کے سوا
اور کبھی ہم سے گردن پہ ہے احسان کسکا

اب جو چونکے تو یہہ ثابت ہوا دل ڈوبگیا
خواب میں دیکھ لیا چاہ زنخدان کسکا

تجھکو بھی رونے سے ہے کام سدا میری طرح
صبح بتا غم ہے تجھے شبنم گریان کسکا

اے پپیہے تری آواز سے دل چھدتا ہے
نام لیتا ہے تو اے مرغ خوش الحان کسکا

دل تو پہلے ہی گیا جان بھی حاضر ہے مری
اور فرمائیے اب دل میں ہے ارمان کسکا

مرض عشق جو دیکھا تو مسیحا نے کہا
پہر تو دنیا سے چلے [illegible] درمان کسکا

یہاں تو یہہ حال کہ اب جان لبوں تک پہونچی
وان یہہ معلوم نہیں کون ہے خواہان کسکا

کسکی یہہ آتش غم شعلہ فشاں ہے سر سے
تو نے دل پھونکدیا شمع شبستان کسکا

عاشق زلف نہو کیتے تھے تم سے حضرت
یہہ تو فرمائی اب دل ہے پریشان کسکا

دیوانہ بنا پہرتا ہے ہشیار تمہارا
اتنا دونشے بہتر ہے گرفتار تمہارا

کس کسکو نہین عشق مرے یار تمہارا
دم بہرتے ہین سب کافر و دیندار تمہارا

جب طور جلا حضرت موسی کو غش آیا
تہا جلوہ نما روزن دیوار تمہارا

شرما گیا مین تمکو ذرا رحم آیا
کیا کچہہ نہ رہا مجہسے سروکار تمہارا

پہر کسکی خبر لیگے تم اے رشک مسیحا
جب جی سے گذر جائیگا بیمار تمہارا

ایذا مین رہون یا مری آرام سے گذرے
ہر حالمین احسان ہے اے یار تمہارا

ہے مد نظر جلوہ نمائی تو ستادہ
کب تک رہے مشتاق گنہگار تمہارا

کو طول مین ہمسر نہین اے گیسوے مشکین
پر رنگ دکہائی ہے شب تار تمہارا

جسدن سے تمہین دیکہہ لیا پہر گیا مجہسے
میرا نہین اب ہے یہہ دل زار تمہارا

گہہ وادی ایمن مین کبہی طور پہ چمکا
کسجا نہوا نور نمودار تمہارا

تمکو نہین پروا کوئی جاہے کہ نہ جائے
پر نام رٹے جاتے ہین غمخوار تمہارا

نظارہ سو کچہہ پر صورت پروانہ جلینگے
بہڑکا جو کبہین شعلہ رخسار تمہارا

حالات وہ دیکہے کہ جنہین کہہ نہین سکتا
بیہوش نہین واقف اسرار تمہارا

بیتاب مجھے دیکھ کے کہتے ہیں وہ اکثر | رسوا تہمیں کردیتا ہے کردار تمہارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنا
حیرت ہے فقط طالب دیدار تمہارا

تیغ نگہ یار کا مارا نہیں بچتا | اس گھاٹ جسے تمنے اوتارا نہیں بچتا
نالاں ہیں تیرے ہاتھ سے سب شیخ و برہمن | تجھسے تو کوئی اے ستم آرا نہیں بچتا
ظاہر میں فقط ہے ملک الموت کا حیلہ | جس جس پہ وہ کرتے ہیں اشارا نہیں بچتا
کیونکر نکریں آپکی ہم دلسے اطاعت | لے اسکے تو ایمان ہمارا نہیں بچتا
ہے زیب فلک مد نظر جب سے تمہاری | افشاں سے گرا جو وہ ستارا نہیں بچتا
اللہ رے ترے آتش رخسار کا شعلہ | ہم کیا کہ وہاں جلکے نظارہ نہیں بچتا
جو صبر میں شاکر ہو وہ ہے رحم کے قابل | کرتا جو نہیں جور گوارا نہیں بچتا
آرایش گیسو میں وہ مصروف ہیں جب سے | مشک ختنی عنبر سارا نہیں بچتا
ہیں عشق کے دریا میں وہ طوفان بلاخیز | جس نے کیا اس سے کنارا نہیں بچتا
کل جسپہ خفا ہوتے تھے اے رشک مسیحا | لو آج وہ بیمار تمہارا نہیں بچتا

حیرت وہ جنون خیز ہے یہ وادی الفت
اسمیں کوئی ہمت کو جو ہارا نہیں بچتا

غور کرکے جو سوے گبر و مسلمان دیکھا
ہمنے دونوں کو ترے عشق مین یکسان دیکھا

ہمکو سمجھاتے تھے کیون اے دل نادان دیکھا
ہمروت سے ملا معرکۂ جان دیکھا

رخ انور کو تہہ کاکل پیچان دیکھا
خیر ہو دل کی یہہ کیا خواب پریشان دیکھا

تو بھی عاشق ہے کسی پر مرے انکھون کیطرح
تجھکو روتے ہی سدا شبنم گریان دیکھا

جلوۂ جسم تہا یار کا پیراہن مین
شمع کو پردۂ فانوس مین عریان دیکھا

آپکے عشق مین ہین زندگی و موت حرام
ہمنے دونوں کو بہم دست و گریبان دیکھا

غنچۂ دل ہے جو پژمردہ تو شبنم کیطرح
رو دیا ہمنے جو کوئی گل خندان دیکھا

ابتدا سے ہے روان مرکز اصلی کیطرف
خوب ہمنے تجھے اے عمر گریزان دیکھا

سرنگون تجھسے ہین سب حور و ملک جن و بشر
جسکو دیکھا ترا شرمندۂ احسان دیکھا

جب کہا آپکے جانباز کہان رہتے ہین
چشم حسرت سے سوے گور غریبان دیکھا

یون تو لاکھون ہین حسینان جہان ظلم پسند
پر کوئی تم سا نہ غارتگر ایمان دیکھا

کوئی تیرے لب رنگین کا نہ ہمسنگ ملا
ہمنے لعل یمنی لعل بدخشان دیکھا

وادئ عشق جنون زا سے بچے جی کیونکر
جسمین وحشت کو ہو وحشت وہ بیابان دیکھا

جان لو اوسکے رگ جان پہ قیامت آئی
جسنے پہر کر طرف نشتر مژگان دیکھا

رخ روشن کے تجلی کوئی دیکھے کیونکر
ہمنے تو شمع کی شعلے کو بہی لرزان دیکھا

قد موزوں سے تمہارے نہیں کچھ بھی نسبت
حال طوبیٰ کا سنا سرو گلستاں دیکھا

مثل پروانہ وہ جلتے ہیں کہ ہو خاک سیاہ
جسنے جلوہ ترا اے شمع شبستاں دیکھا

کشتی عمر ڈبوویں تو عجب اسکا نہیں
کیا کہیں ہم کہ ان آنکھوں نے جو طوفاں دیکھا

کس جگہہ تمنے نہ ڈھونڈھا ہمیں اے بندہ نواز
چھوڑکر ملک عدم عالم امکاں دیکھا

داغ فرقت مرے سینے کے جو چمکے تو کہا
آج تو ہمنے عجب سرو چراغاں دیکھا

ننگ و ناموس و حمیت کو ڈبویا اوسنے
جسنے اے یار ترا چاہ زنخداں دیکھا

محو حیرت ہی ہر اک اہل صفا خلق ہوا
ہمنے آئینہ کو بھی آپ کا حیراں دیکھا

ہم تو سنتے تہے کہ مردونکو جلاتے تہے مگر
دشمن جان تمہیں اے عیسیٰ دوراں دیکھا

مجھسے فرماتے ہیں بتلاؤ تو حیرت تمنے
کبھی عاشق کا نکلتے ہوئے ارماں دیکھا

سچ بتا کل سے کہاں تو اے بت بیباک تھا
کیا کہوں کیسا مرا ویرانہ وحشتناک تھا

پاؤں بالائے زمیں رخ جانب افلاک تھا
ابتدا سے توسن عمر رواں چالاک تھا

نہیں معلوم بہم کس سے وہ سفاک تھا
دیکھتے تھے جسکو مقتل میں وہ وحشتناک تھا

آپنے گلشن میں جاکر کیا اولٹ دی تھی نقاب
بلبلیں نالاں تھیں گل کا بھی گریباں چاک تھا

تیغ ابرو تیر مژگاں قاتل عالم نگاہ
مدعی قسمت میں الٰہی کیا ہی سفاک تھا

لاکہون مین ڈوبے وہ طوفان جن زور عشق ہے / ہان جو کوئی اس سے بچ نکلا بڑا تیراک تہا

طور پر کیا شعلہ ہین اسطرح کے آتش نگاہ / گرم نظارہ ہوئے جسپر وہ جلکر خاک تہا

شیشۂ دل ہی نہین جب پہر کہان ہو جوش عشق / جسکو توڑا تمنے وہ آئینۂ ادراک تہا

زلف پیچان نے اولجہا تہا جو شبکو بار بار / اسکا شانہ تہا یا میرا دل صد چاک تہا

بوالہوس عاشق جو ہین اونسے کسی دن پوچہیے / کسکا کسکا موسم گل مین گریبان چاک تہا

قبر عاشق پر گل نرگس جو دیکہے تو کہا / زندگی مین کیا اسے شوق نگاہ پاک تہا

ہے بنا اسکا ہزارون آفتون کا تار بار / یہہ لباس زندگی کیا لائق پوشاک تہا

لالہ رو پیدا ہوئے کیا کیا ہزارون گل ملے / بعد مرنیکے کہلا یہہ سب طلسم خاک تہا

اونکے محفل مین ہوا شب جو غیرون کا ہجوم / سب کے سب خوش تہے وہان ایک مین غمناک تہا

آپکی فرقت مین مجہکو موت ہی تہی زندگی / زہر اگر اوسوقت ملجاتا تو وہ تریاک تہا

چند دنون تم کہیلتے تہے طایر دل کا شکار / حلقۂ گیسو تمہارا حلقۂ فتراک تہا

ہوگئے آخر بوقت امتحان تمسے جدا / غیر تہے ناپاک اونکا عشق بہی ناپاک تہا

[illegible] تہی یہہ گرمی کی روشنی / آفتاب حشر تہا یا روئے آتشناک تہا

جسکو حیرت کہتے تہے میکش نہال زندگی / ہمنے اوسکو باغ مین دیکہا وہ نخل تاک تہا

بدنام کوئی اہل وفا ہو نہین سکتا
اچھا تو کسیطرح برا ہو نہین سکتا

باتین ہین کہ نسخۂ سحر ہے آنکھین ہین کہ جادو
تمسا تو کوئی ہوش ربا ہو نہین سکتا

کس سحر کے ہین جور ترے او ستم ایجاد
دل تنگ ہے پر تجھسے خفا ہو نہین سکتا

ہمکو جو کہے فتنۂ محشر نہ خفا ہو
رفتار سے کیا حشر بپا ہو نہین سکتا

ہے سبکو خبر حضرت موسی پہ جو گذری
ہر ایک ترا محو لقا ہو نہین سکتا

دقت تو یہی ہے کہ وہ ہین ظلم کے خوگر
مجبور جو کرین رحم تو کیا ہو نہین سکتا

سنتے ہین کہ بچتا نہین مشتاق تمہارا
جو تجھپہ ہو مگر ترک وفا ہو نہین سکتا

ممنون ہون لائے جو ادھر نکہت گیسو
پر تجھسے تو اتنا بھی صبا ہو نہین سکتا

ہے دید رخ یار کی خواہش تو ادھر دیکھ
کیا شیشۂ دل عکس نما ہو نہین سکتا

ہر چند کہ مشہور جفا جو ہے فلک بھی
پر ظلم مگر تمسے سوا ہو نہین سکتا

دل دینے کو موجود ہین کیا سر کی حقیقت
پر تمسے تو وعدہ بھی وفا ہو نہین سکتا

مذکور نہین آپ کا پر اور کسی جا
خون عاشق شیدا کا روا ہو نہین سکتا

حیرت نکرو وصل کے اقرار کا مذکور
ہمنے تو بہت غور کیا ہو نہین سکتا

بیچین دلکو ہمسے نہ پوچھو کدھر گیا
جاتا رہا شباب تو وہ بھی گذر گیا

کہئے تو خون ڈال کے کیون غیر مر گیا
کیا اوسطرف بہی آپ کا تیر نظر گیا

ہر شب دکہاتا پہرتا ہے شرمندگی کا داغ
جب سے تمہارے بام کی جانب قمر گیا

پیک قضا بہی آتا ہے کترا کے راہ کو
ایسا تمہارے ناوک مژگان سے ڈر گیا

اے جان تمہارا عشق ہے وہ خانمان خراب
جس گہر مین اوسنے پانونکو رکہا وہ گہر گیا

وانسے جواب خط کی ہوا امید ہمکو کیا
مایوس ہو کے جیسے جہان نامہ بر گیا

ہے قول یار ہم نہین گردنکشی پسند
جو سر چہڑہا ہماری نظر سے اوتر گیا

ہمتو اسے فراق مین عدم ہی رہے
عشق دہن ہوا جو خیال کمر گیا

دیکہا تو ہوگا شمع نے گذری جو رات کو
محفل مین اونکے پانونکے رکہتی ہے سر گیا

ابتک ہمارا غنچۂ دل وا نہ ہو سکا
سمجہے نہی اعتقاد نسیم سحر گیا

کیا فایدہ ہے روز کے جہگڑے چہیڑ چہاڑ سے
ثابت ہوا کہ آپ کا جی ہمسے بہر گیا

کہتے ہین اوسکو زندۂ جاوید اہل دل
جو آکے آپکے درِ دولت پہ مر گیا

جسدم نگاہ روزنِ دیوار پر پڑے
بولے ادہر سے کیا کوئی اہل نظر گیا

جسنے سہی قدونسے کیا ربط و اتحاد
باغ جہان سے جان لو وہ بے ثمر گیا

ہوش و حواس کہو کے ہین اب رہکے کیا کرین
حیرت اوسی طرف نہ چلو دل جدہر گیا

دست جنون سے کچھہ نہ گریبان مین رہگیا
تار نفس فقط تن عریان مین رہگیا

تاب و توان و ہوش و خرد سارے چلبسے
لیکن تمہارا غم دل نالان مین رہگیا

پہلو سے میرے تم تو خفا ہو کے اوٹھہ گئے
نقشہ تمہارا دیدۂ حیران مین رہگیا

وحشت تو دیکھنا دل شوریدہ بخت کی
پہلو سے جا کے زلف پریشان مین رہگیا

بلبل کے خاک سے جو بگولہ روان ہوا
وہ سرو بنکے صحن گلستان مین رہگیا

بولے گلے لگا کے یہہ مشتاق وصل سے
کیون ابتو نیش غم رگ جان مین رہگیا

دنیا نہین قیام کے لایق جگہہ مگر
جو رہگیا تمہارے نہین ہان مین رہگیا

اللہ رے اونکے مردم دیدہ کا بندوبست
نظارہ چھید کے ناوک مژگان مین رہگیا

راضی ہے کس سے یار کسی پر نہ یہہ کھلا
جھگڑا یہی تو کفر و مسلمان مین رہگیا

جس جس کو تمنے بھیجا بہر امتحان
وہ چند روز عالم امکان مین رہگیا

لازم تہا قیس کو در لیلے نہ چھوڑنا
وحشی مزاج جا کے بیابان مین رہگیا

کون و مکان مین جسکے سمائی نہو سکی
وہ عشق آنکر دل انسان مین رہگیا

روح روان تو جانب ملک عدم گئی
یہہ جسم زار گور غریبان مین رہگیا

تمنے عوض نیکی کے اگر دی سزاے بد
پہر کون فرق مور و سلیمان مین رہگیا

حیرت کہان تجھے کل سے کٹی رات کسطرح
کیونکر تمہارا دم شب ہجر امین رہگیا

غزل

اوس سنگدل کے عشق مین کیون مبتلا ہوا
اے ناشکیب دل تجھے کیا جانیں کیا ہوا

کیا ظلم ہے خمیر بتان مین ملا ہوا
جو جو ہوا حسین وہ اہل جفا ہوا

پیک اجل کے دیکھتے ہی دم فنا ہوا
اسنے ہمارا کھیل بگاڑا بنا ہوا

سارا جہان آپکا محو لقا ہوا
ہمنے بھی اوس طرف کو جو دیکھا تو کیا ہوا

[illegible] صبا کے فیض سے لاکھون مین گل کھلے
لیکن ہمارا غنچۂ خاطر نہ وا ہوا

[illegible] دلکا [illegible] مین یار کو
مضمون ملگیا جو کوئی [illegible]

ہم اسکو اب چشم سے سینچا کئے مدام
پر نخل آرزو نہ ہمارا ہرا ہوا

[illegible] کیا خراب [illegible]
پہلو مین اک غریب پڑا تھا دبا ہوا

کرتا ہے ہر حسین کے رنگین دست و پا
خون شہید ناز سے نخل حنا ہوا

آیا ترا خیال جو تسکین کے لیے
سینے مین پیشوائی کو دل اوٹھ کھڑا ہوا

آئے ہین پھر فاتحہ خوانی جو قبر پر
کہتے ہین اس غریب پہ صدمہ بڑا ہوا

اللہ رے رعب آتش گلرنگ روئے یار
شعلہ بھی ہمکو آیا نظر کانپتا ہوا

ناموس فرنگی اوسنے ڈبویا جہان مین
اوس بحر حسن کا جو کوئی آشنا ہوا

گو مین تمہارے عشق مین رسوا ہوا مگر
سمجھو تو کسکا راز نہان برملا ہوا

بعد فنا جو آپکی تعظیم کے لیے
اوٹھا مرا غبار تو وقف صبا ہوا

پائی نہ قبر عاشق شیدا تو بول اوٹھے
نقش فنا کا ہائے نشان تک فنا ہوا

جائینگے اب اوسے تمہین جسنے دیا غرور
پائی بہروسے تمنے جو اپنی خدا ہوا

سجدہ کیا جہان نظر آیا تمہارا نوس
آنکھین بچھائین ہمنے جہان نقش پا ہوا

کیون عندلیب کیا یہہ کسیکا ہے مبتلا
گل کا بہی دیکہتے ہین گریبان پہٹا ہوا

یان زندگی خراب وہان خوف باز پرس
آئے عدم سے ہم یہہ نہایت برا ہوا

پژمردگی پہ غنچہ دل کے گرائے اشک
آیا نظر ہمین جو کوئی گل کہلا ہوا

سن اے زبان حرف شکایت سے باز آ
کیا لطف ہے جو یار کا دل بیمزا ہوا

حیرت دم فنا بہی زبان پہ ہو اونکا نام
نکلے قفس سے طایر جان بولتا ہوا

غزل

دکہایا ایک تل بہر مین ہمین نقشہ خدائی کا
یہہ ادنی سا نمونہ ہے تیرے قدرت نمائی کا

جلایا آتش فرقت سے دل اپنے فدائی کا
نتیجہ کیا یہی ہوتا ہے رسم آشنائی کا

کوئی نالان ہو یا گریان ہو پر ہمکو نہین پروا
طریقہ سیکہہ لے تمسے کوئی بے اعتنائی کا

ہمارا خانۂ دل ہے خراب اپنے دو عالم مین
اوسمین یاد ہے تیری اوسمین غم خدائیکا

کہانسے آگیا اتنا غرور ان خوبرویون مین
مگر ہان یہہ بہی اک جلوہ ہے شان کبریائیکا

مرے کہنے کو مانو مزرع دل سے کرو پیدا
ثمر ہوگا نہایت تلخ نخل بیوفائیکا

سنا خنجر بکف قاتل ادہر آتا ہے مقتل مین
چلین جانباز اب موقع ہے قسمت آزمائیکا

تمہارا درد سر کہو یا ہمارے قتل ہونے سے
مگر اس خون ناحق مین اثر تہا مومیائیکا

ترا پرتو ہے شاید عشق جو ہلتا نہین دلسے
یہی باعث سمجہتے ہین ہم اسکے دلربائیکا

مذاق عشق زندان جہان کیا جانے جو حاصل ہو
قبائے شیخ مین دہبہ لگا ہے پارسائیکا

ثنا کی کچہہ نہین حاجت زمانے بہر مین شہرہ ہے
تمہارے بادشاہی کا ہمارے بینوائیکا

زبان سے ہم نہین کہتے مگر کانون سے سنتے ہین
وفادارو ہمین چرچا ہے تمہارے بیوفائیکا

بیان حال دل پر کیون ہے ہونا راض مجہ سے
گلا کرتے تہے ہم اپنے مقدر کے برائیکا

سنا ہے کنج مرقد مین وہ خود تشریف لاتے ہین
مرے روح رواں کو لگا ہے ارادہ پیشوائیکا

نہ ہوتا وہ آئینہ نہ ہوتے حسین خود بین
سکندر سے ہوا ایجاد طریقہ خود نمائیکا

پہونچ جاتی ہم اگر اونتک اثر دیکہلاتی اپنا یہہ
گلا ہے ہمکو اس آہ رسا کی نارسائیکا

زمانہ بہر مین مرزا فاش ہین مگر ذوق تم حامی
مدد ہو اب مرے ہمی وقت ہے مشکل کشائیکا

اگر تم چاہتے ہو یار سے موقع صفائی کا		خیالات جہان آئینۂ دل سے مٹا ڈالو

ارے نادان نہ گھبرا یہہ ندائے غیب آتی ہے
خیال آیا ہمین حیرت تری حاجت روائی کا

رخ تابان تو ہوا جانکا خواہان پیدا	دل ہنسا ہیکو ہوئی زلف پریشان پیدا
نہین معلوم ہوا کب سے وہ جانان پیدا	جسکے باعث سے ہوا عالم امکان پیدا
ہو چکی ہے مرے گردن پہ رگ جان پیدا	کہین تیزی نہ کرے خنجر مژگان پیدا
سایۂ رخ سے ہوئے ہین گل خندان پیدا	عکس قامت سے ہوئے سرو گلستان پیدا
نہین یک لحظہ ٹہرتے جو کبھی آتے ہو	تم ہوئے کیا [illegible] پیدا
شکل دکھلاؤ اپنی نہین روتے روتے	کوئی طوفان نہ کرین دیدہ گریان پیدا
تیری خلقت تو اسی سے ہے نہین اے زلف دراز	اگر تجھی سے ہوا طول شب ہجران پیدا
دیکھ کر حسن خداداد کو کہتے ہین ملک	کیا کہین ہم ہوئے صورت انسان پیدا
تم نہ آئے تو ہماری شب تنہائی مین	ایکدل سوز ہوئی شمع شبستان پیدا
کیون نہ یاران عدم کھینچے سوئین اسمین	جبکہ مر مر کے کیا شہر خموشان پیدا
آپ فرمائی ہم اسکو نہ دیکھین کیونکر	مصحف رخ سے تو ہو جاتا ہے ایمان پیدا
قد جانانکو تو سب کہتے ہین سرو شمشاد	اسمین کسطرح ہوا سیب زنخدان پیدا

تم ذرا تبسم [illegible] سے اشارہ تو کرو
لاکھون ہو جائینگے شرمندۂ احسان پیدا

اس سے ثابت ہے کہ دنیا نہین جائے قیام
ابتدا ہی سے بشر ہوتے ہین گریان پیدا

کسلیے رکہتے ہوا ہے یار سے زیر نقاب
تیغ ابرو تو ازل سے ہوئے عریان پیدا

اب تری ظلم کی فریاد دسی سے ہوگی
تجھکو جسنے کیا اے فتنۂ دوران پیدا

ایسے صدمے ہین شب ہجر کے دیکھو **حیرت**
روز ہوتی ہے سحر چاک گریبان پیدا

ناراض ہمسے رہتے ہوا ہے یار کیا سبب
تم ہو گئے جو در پئے آزار کیا سبب

ترچھی ہے تیغ ابروے خمدار کیا سبب
کس پر کی کھا رہی ہے یہہ تلوار کیا سبب

ملتا کہین تو صانع قدرت سے پوچھتے
ہوتے ہین سنگدل یہہ طرحدار کیا سبب

گھایل اگر نہین ہے تو آچھی بتائی
پہلو مین ٹوٹتا ہے دل زار کیا سبب

تجھہ مین تو اک جہان کی ہین کج ادائیان
سب چاہتے ہین تجھکو ستمگار کیا سبب

اغیار روسیہ کو تو محفل مین جا ملے
ترسے تمہارا طالب دیدار کیا سبب

جب وجہہ قرب غیر کو پوچھو تو کہتے ہین
پہلوئے گل مین ہوتے ہین کیون خار کیا سبب

فرمائی تو آپکی الفت کسے نہین
اک مین ٹہر گیا جو گنہگار کیا سبب

آئے کہین نہ محو تجلی عتاب مین
ہوتے ہین بند روزن دیوار کیا سبب

بندہ تو ہون اگرچہ ہون ماخوذ جرم عشق
ہوتے نہین جو مجھسے خبردار کیا سبب

ہے نشہ شباب کہ مست شراب ہو
بہنکی ہوئی ہے آپکی رفتار کیا سبب

دل لے چلے ہو پہلے ہی باقی ہے اب جان
پہر مجھکو دیکھتے ہو جو ہر بار کیا سبب

کہتے ہین کسنے صورت تصویر کر دیا
بیٹھے ہو آج پشت بدیوار کیا سبب

تاکا ہے تمنے پہر کسی آشفتہ حال کو
بل کہا رہا ہے زلف کا ہر تار کیا سبب

کیون عندلیب نالۂ موزون مرے سنے
اب بند ہو گئی تری منقار کیا سبب

میخانہ بند ہے کہ در توبہ کہل گیا
منہہ ڈہانک ڈہانک ویتے ہین میخوار کیا سبب

قطعہ

کہلتا نہین ہے حال یہہ دونو فریق کا
آپسمین ذکر کرتے ہین تکرار کیا سبب

اب ہمین ہے کہ شیخ و برہمن سے پوچہئے
تسبیح مین شریک ہے زنار کیا سبب

مین ابتدا سے طالب دنیا نہین ہوا
پیچہے پڑی ہے میرے یہہ مردار کیا سبب

اے باغبان گلشن ہستی بتا ہمین
اس نخل آرزو مین نہین بار کیا سبب

پہر لے پوچہتے ہین یہہ طرفہ ستم سنو
حیرت ہے اپنی جانسے بیزار کیا سبب

غزل

عشق ہو جسکو وہ دیکہے آکے بہار بوتراب
ہے زمین کربلا مین لالہ زار بوتراب

ہین وہ خوش قسمت جو ہین قرب مزار بوتراب
جنت الماوی سے بہتر ہے دیار بوتراب

عکس افگن جب سے ہے روئے نگار بوتراب
دل مرا آئینہ ہین آئینہ دار بوتراب

مجھکو دو حامی ملے ہین مرتضی و مصطفی
ایک فخر اولیا اک افتخار بوتراب

شب شب گیسو کا سایہ رخ کا پرتو روز ہے
ہین زمانے سے الگ لیل و نہار بوتراب

دل تو کہتا ہے ابہی چلکر مشرف ہو جیے
دیکہین کب تقدیر دکہلائے دیار بوتراب

بہر بخشایش نبی آئینگے جبدن حشر ہین
پہلے پوچہے جائینگے امیدوار بوتراب

خاک کا پیوند جب ہون اس مرے پروردگار
یا مدینے مین ہون یا قرب مزار بوتراب

یان رسول پاک راضی وان خداوند جہان
فرش سے تا عرش دیکہا افتخار بوتراب

میری قسمت سے ادہر رخ تو کرے تیر نگاہ
دل تو کیا ہے طایر جان تک شکار بوتراب

اونکا دل تاریک ہے جو کچہ بہی کہتے ہین غبار
جنکے طینت صاف ہے وہ ہین نثار بوتراب

صاحب ایمان کے قابل ہین یہی تین مقام
یا ہو کعبہ یا مدینہ یا جوار بوتراب

جب تڑپ کر وہ ٹہر جاتی ہے زیر آسمان
ہنستے ہین برق طپا انکو بیقرار بوتراب

نخل نرگس کے اوگے ہین اونکی قبر پر
زیست مین جو جو تہے وقف انتظار بوتراب

کہتے ہین برق جہندہ جسکو سب خاکی نژاد
ہم اوسے سمجہے ہین عکس ذوالفقار بوتراب

جان لو وہ ہے اڑی ہین عاشق صادق کی خاک
جو بگولہ پھرتا ہے گرد مزار بوتراب

داغ بر دل لالۂ خونی کفن صحرا مین ہے
سنبل تر باغ مین ہے سوگوار بوتراب

اپنے دلبندونکو دے ڈالا خدا کی راہ مین
ایکوئی دنیا مین کر سکتا ہے کیا بوتراب

کیسہی کافر ہو وہ ایمان لائیگا ضرور
جو کہ سن لیگا کلام خوشگوار بوتراب

کیا تجہی کو فخر ہے اے چرخ تیرے ساتھ مین
چاند سورج بہی تو ہوتے ہین نثار بوتراب

مرقد مولا پہ حیرت چل کے ہو جاروب کش
تا کہ سب سمجہین تمہین خدمتگذار بوتراب

کیا کہین کٹ لی ہی کسطرح دل زار کی شب
تمنے دیکہی ہے کبہی مردم بیمار کی شب

نہ تو جینے مین نہ مرنے مین نہ دل قابو مین
یون گذرتی ہے ترے طالب دیدار کی شب

عکس ابرو سے سیہ تاب کیا ہے تونے
یا کہ عاشق ہوئی قاتل تری تلوار کی شب

عاشق گیسو رخسار کا اوس صانع نے
دن اذیت کا بتایا ہے تو آزار کی شب

اب تو نالونکی صدا بہی نہین آتی دن سے
آج بڈہب ہے مسیحا ترے بیمار کی شب

عاشق زلف کو دیکہا تو لگے فرمانے
تیرہ تر ہوتی ہے ایسے ہی سیہ کار کی شب

محو رخ مین تمہین آرایش گیسو کا خیال
دن مرا غم مین کٹے عیش مین اغیار کی شب

آتے آتے جو کہین آ گئے تو بیٹھے ہو الگ
تم ہی منصف ہو کہ ہے آج بہی انکار کی شب

کفش پا کے جو ستارون نے چمک دکھلائی
چاندنی لوٹ گئی دیکھ کے رفتار کی شب

کھو چکا یار مین دیکھے ہین نئے لیل و نہار
چاندنی کا تو ہے دن سایۂ دیوار کی شب

جب ہوا خط سیہ یار کا پیدا مین سپید
ہو گئی صبح قیامت گل رخسار کی شب

باغ مین سنبل تر رخ پہ تری زلف ہے کیا؟
متحیر ہین کہ کسکو کہین گلزار کی شب

یہہ تو باور نہین دن وصل کا دکھلائے ہمین
ہان اگر کہائے قسم گیسوے خمدار کی شب

خال و خط ابروے خمدار و پریشان گیسو
تیرگی مین ہے مقدم انہین دو چار کی شب

یون تو ہین کاہش جان اور بھی ہائے فراق
سب سے بدتر ہے مگر تا نہ گرفتار کی شب

تہا یقین پہر نہ ستانیکا ارادہ کرتے
دیکھہ لیتے جو کہین آ کے گنہگار کی شب

غیر ہین مورد الطاف ہمارے حق مین
وہی ہر روز کی اور ہین وہی تکرار کی شب

اپنے محبوب کے حیرت ہین عجب لیل و نہار
رخ تو ہے روز حلب زلف ہے تا تار کی شب

غزل

کیا کہین ہم سے ماجرائے شباب
کچھہ دنو چل گئی ہوائے شباب

ہین نالان نہین برائے شباب
تم بہی رو رو کہو گے ہائے شباب

خیر ہنس لو ہمارے رونے پر
جب تلک ہے بندہی ہوائے شباب

خط کے آتی ہی ہو گیا کافور
دیکھہ لی ہمنے انتہائے شباب

چلدیا ہمیر وہ لا کر کے — رہگیا دلمین نقش پائے شباب

سبزۂ خط نہین ہے خلعت ہے — آنکو مل گئی قبائے شباب

ہم جو دکھلائین عشق کے جلوے — عرق شرم مین نہائے شباب

عاشقونسے تو ہے تمہین نفرت — دیکھین پھر کسکے کام آئے شباب

چال الہڑپن کی مت چلئے — کہین ٹھوکر نہ کہائے پائے شباب

تب سے کہٹکے میرے دل کی بیتابی — جب تمہین بھی یونہین ستائے شباب

نکلے لالہ اوگے ہین تربت پر — دل مین جو جو تھے داغ ہائے شباب

اوسکی فرقت مین زندگی ہے وبال — موت ہی آئے گر نہ آئے شباب

جسپہ اتنا غرور کرتے ہو — چند روزہ ہے یہہ بقائے شباب

کہئے اب حال دل کہین کس سے — ہو گئے تم تو مبتلائے شباب

تم اگر شاہ حسن ہو مشہور — ہمکو کہتے ہین بینوائے شباب

جل بسا دہ ہنسی خوشی یان سے — رہے رونیکو ہم قفائے شباب

تہین لڑکپن کی شوخیان تو غضب — دیکھین اب کون رنگ لائے شباب

آدمیت سے وہ گیا گذرا — جسپہ نازل ہوئی بلائے شباب

کر گیا ہمسے وہ دغا بازی — اب یقین ہے نہ منہہ دکھائے شباب

تمکو بتلاکے میرے پاس آئے
حضرت عشق رہنمائے شباب

ہر گھڑی روٹھہ روٹھہ جاتے ہین
یہہ بہی ہے اونکا مقتضائے شباب

ہم جو دکہلائین عشق کے جلوے
وجد مین جہوم جہوم جائے شباب

روے جلجل کے شمع کے مانند
جو کوئی تجہسے لو لگائے شباب

دیکہے گر تجہسے دل رمیدہ کو
جو گھڑی اپنی بہول جائے شباب

سختیان بے مروتی کرنا
اون مین یہہ بہی تو ہے ادائے شباب

دشمن جان و دشمن ایمان
اور کوئی نہین سوائے شباب

تم اوسی پر فدا رہو حیرت
جسکے باعث سے ہے بنائے شباب

غزل

پہر تفریح تو ہون در سے اغیار طلب
اور محروم رہے روز یہہ دیدار طلب

کر چکا بوسہ ابرو تو کئی بار طلب
رگ جان کیا تیری گردن سے ہی تلوار طلب

دلکو عکس رخ روشن سے منور کردو
یہہ مرا آئینہ مدت سے ہے انوار طلب

ہجر مین موت ملا دشمن نہین ڈہونڈہے ملتا
سونچیئے اوسکی مصیبت کو جو ہو یار طلب

ذبح کا قصد ہے یاد یگا رہائی صیاد
آج کیون ہین قفس مرغ گرفتار طلب

سکی قیمت ہمین اک بوسۂ خسارو ہے | جنس دلکو جو کرے تسا خریدار طلب
کہتے ہین ہم نہین اسو جہہ سے دیتے ہین جواب | کہ تری بات ہوا کرتی ہے تکرار طلب
ہے شفا تجھکو مبارک ہو مریض ہجران | اوس مسیحانے کئے آج تو بیمار طلب

حسرت دید تو نکلےگی اوسیدن حیرت
ہونگے جب عرصۂ محشر مین گنہگار طلب

غزل

گلشن مین خاک اوڑائے کہ چپا عندلیب | گل کو تو مطلقاً نہین پروائے عندلیب
فریاد ایسی خاکمین ملجائے عندلیب | گل تیری آہ گرم سے مرجائے عندلیب
تم ہو جفا شعار مرا دل وفا پسند | تمکو ہے عشق گل مجھے سودائے عندلیب
دیکھے کہین جو عارض گلرنگ یار کو | تو بھی مری طرحسے پھر کجائے عندلیب
گل ہو چمن مین اور نہ گلچین باغبان | ہو تخلیہ تو کیا تری بن آئے عندلیب
دیکھے کہین اگر تو مرے گلعذار کو | کہتا ہون تیرا ہوش بگڑ جائے عندلیب
نالے سنے جو میرے تو بولے کہ خیر ہے | کیا ہو گیا ہے تجھکو بھی سودائے عندلیب
دکھلائیگے اوسے گل داغ جگر کی سیر | آئے اودہر خزان تو ادہر آئے عندلیب
فصل خزان مین گل تو ہوئے راہی عدم | اب دیکھئے چمن سے کہان جائے عندلیب

سمجھی تھی عشق سہل ہے اب یہ آ بنی جی
اپنے کئے کی آپ سزا پائے عندلیب

ہونے دے شاخ گل پہ نشیمن تجھے خوشی ہے
اے باغبان یہی ہے تمنائے عندلیب

جز میرے اوسکے کون ہے دنیا مین عشق باز
سمجھاؤ ہمین اوسے مجھے سمجھائے عندلیب

کرتا ہون ضبط نالۂ موزون مین اسلیئے
سن لے کہین تو دلمین نہ شرمائے عندلیب

قطعہ

کہتا ہے باغبان کہ تو نالان ہے کس لئے
ہم کیا کہین جو صبر تجھے آئے عندلیب

جب قدردان نہ پایا تو پر دیسے خاک کے
تیری ہی جستجو مین تو گل آئے عندلیب

خواہان گل ہین سب نہ کوئی اوسکا ہے غمین
صیاد ایک ہوتا ہے جویائے عندلیب

ہمکو ہے ضبط گریہ وہ رہتی ہے نالہ زن
یہہ مصلحت ہماری وہ ہے رائے عندلیب

گر پوچھتا ہے عشق کا حاصل تو کہہ دون
تلوے ہمارے آنکے سہلائے عندلیب

دعوی کرے نہ عشق کا دیکھے اگر مجھے
آداب دور ہی سے بجا لائے عندلیب

کیا نالے بے اثر ہین جو گلشن مین یار کے
ہنس ہنس کے دیکھتے ہین تماشائے عندلیب

حیرت جہان مین ہوتے ہین معشوق بیوفا
تسکین ہے کہ گل تو نہ گھبرائے عندلیب

غزل

یہہ نہ معلوم تھا اس طرح کے عیار ہین آپ
ہمتو سمجھے تھے محبت کے سزاوار ہین آپ

ہمنے مانا کہ حسینونمین طرحدار ہین آپ / قدردانی نہین عاشق کی تو بیکار ہین آپ

سنتے ہین کاکل پیچان کے گرفتار ہین آپ / شامت آئی ہے اگر محو شب تار ہین آپ

خواہش بوسہ ابرو بین یہہ ملتا ہے جواب / واجب الرحم نہین لایق تلوار ہین آپ

اسیطرح پڑتی ہے ابتو مرے پہلو پہ نظر / اس سے ثابت ہے کہ خواہان دل زار ہین آپ

مجھکو اظہار محبت کی ضرورت کیا ہے / جب مرے دلکی حقیقت [illegible] ہین آپ

خود ہی دل سحر نگاہی سے تو بیہوش کیا / اور فرماتے ہین کس چشم کے بیمار ہین آپ

ایکدم بہی رخ انور جو نہ دیکھون نہ جیون / سچ تو یہہ ہے کہ مرے زیست کے آثار ہین آپ

سجدۂ شکر بجا لاؤن نہ کیونکر کہ مجھے / لوگ کہتے ہین کہ مد نظر یار ہین آپ

ہوس خنجر ابرو ہے عیاذاً باللہ / یہہ تو فرمائیے کیا جان سے بیزار ہین آپ

ہم نہ آواز سناتے نہ بلا مین ہنستے / یہہ نہ معلوم تہا نازل پس دیوار ہین آپ

رنج و راحت کا تصور نہین اب ہو جو عطا / مین تو ہر حال مین مجبور ہون مختار ہین آپ

دلکو تسکین ہے مجہپر ہی عنایت ہوگی / ہے یہہ مشہور جہان کل کے مددگار ہین آپ

گو غم و فکر مین جی جاوے ہین تند مزاج / اوسنے یہہ کون کہے باعث افکار ہین آپ

شکل کو دیکھ کے حیران ہو کیون یاد بہا / لالہ و غنچہ دہن آئینہ رخسار ہین آپ

حال دل کہیے تو فرماتے ہین معلوم ہوا / ایک مدت سے مرے درپے آزار ہین آپ

آئے کوئی نہ چہیڑ لگا نہ روٹہو حیرت
ہمنے جانا کہ بڑے صاحب انکار ہین آپ

غزل

دکہلائے خدا اوس بت گل فام کی صورت
دنیا مین یہی ہے مرے آرام کی صورت

مانا بہت اچھی ہے دل آرام کی صورت
ہم جسکو نہ دیکہین تو وہ کس کام کی صورت

جیسے ہون رخ و زلف کے نظارے سے محروم
دیکہی نہین جاتی سحر و شام کی صورت

کہتے ہین ترے عشق نے رسوا کیا ہمکو
کیا خوب نکالی مرے الزام کی صورت

افسانۂ عاشق مین وہ ہے طول کہ جسکے
آغاز نے دیکہی نہین انجام کی صورت

دیکہا نہین جسدن سے تمہارا رخ روشن
آنکہین مری بے نور ہین بادام کی صورت

زلفوں مین او لجہتے ہین کہین رخ کے فدائی
وہ کفر کے تصویر ہیہ اسلام کی صورت

ہوتا ہے ارادہ سفر ملک عدم کا
جب دیکہتے ہین ابلق ایام کی صورت

دنیا مین تو صنعت تری دیکہی دم محشر
اب دیکہنی ہے بارگہ عام کی صورت

ہتی زیست مین کیسی رخ روشن کی تجلی
دیکہے کوئی اب گور مین بہرام کی صورت

غافل نکرین دہر مین رہنے کی تمنا
مٹ جائیگی یہہ بہی ہوس خام کی صورت

کیا ہم ترے احسان کے لایق نہین ساقی
ہمکو بہی نظر آئے کبہی جام کی صورت

یارب تو مجہے زلف کے پہندے سے بچانا
سوتا ہون تو آتی ہے نظر دام کی صورت

پہر کسکو ستاؤگے جو حیرت نہ رہیگا
اب وہ تو ہے خورشید لب بام کیصورت

غزل

غیروں نے گرم تہی تری محفل تمام رات
مین دل گرفتہ تہلتے رہا دل تمام رات

ہمکو تو لطف خواب تہا حاصل تمام رات
مجھکو ستا رہا تہا مرا دل تمام رات

مین جستجوے یار مین نکلا تو ساتھ ساتھ
مشعل بکف رہا مہ کامل تمام رات

وہ ہاتھ مجھسے پہر گئے تقدیر کیطرح
رہتے تہے جو گلے مین حمایل تمام رات

آئے جو آپ عالم گریہ مین دیکھتے
کشتی عمر تہی لب ساحل تمام رات

لو مین چلا جہانسے نالے کریگا کون
اب سوئیگا چین سے غافل تمام رات

کہتے ہے محو خنجر ابرو نہو جیے
اب کہئے کون رہتا ہے بسمل تمام رات

سوتا ہے ایک جہان تصور مین آپکے
مین لوٹتا ہون اور میرا دل تمام رات

نکلا فلک پہ چاند تو دہوکہے مین آپکے
آنکہین رہین ادہی سے مقابل تمام رات

مثل سپند جو کہ رخ آتشین پہ ہے
آنکہون مین تہا ہمارے وہی تل تمام رات

اوبت نہ پوچہہ ہمسے شب غم کی سختیان
چہاتی پہ سنگ صبر کے تہی سل تمام رات

سوتا ہون مین جو یاد خط و خال و زلف مین
کیا کیا بلائین رہتی ہین نازل تمام رات

عاشق تمہارے عارض و کاکل کا کون ہو
روروکے دن کٹے تو بمشکل تمام رات

کس کس مصیبتوں سے ہوئی طے شب فراق
پیش نظر تھی گور کی منزل تمام رات

حیرت تمہاری یاد مین کل ہم جو سو گئے
کیا کیا مزے ہوئے ہمین حاصل تمام رات

غزل

پہلے تو کیا خلق مین رسوائے محبت
اب کہتے ہین ہمکو نہین پروائے محبت

دیوانے نہ کہلاسے اگر دل مین ہو تی
جو چاہے سو باتین ہمین سنوائے محبت

فرہاد نہین قیس نہین کون کرے قدر
ہم بھی جو نہ رہین تو کہان جائے محبت

وہ شے نہین جو آنکھ سے محسوس نظر ہو
فرمائیے کیونکر کوئی دکھلائے محبت

یان تک کیا دیوانہ کہ بجنے لگی زنجیر
اب آگے کہین پانون نہ پھیلائے محبت

ہمپر جو گذرنی تھی ترے عشق مین گذری
اب دوسری کروٹ نہ کہین کھائے محبت

سب عاشق کاکل کو کہا کرتے ہین مجنون
طرہ یہہ نیا ہوتا ہے بالائے محبت

دل دیکے حسینونکو بنین تابع فرمان
دیوانونکو ہوتی ہے تمنائے محبت

حیرت کبھی بھولے سے قدم آہین نہ رکھنا
کہتے ہین جنون خیز ہے صحرائے محبت

غزل

تنہائی مین گذری جو دل زار کی حالت
کیا تم سے کہین اپنے شب تار کی حالت

صدمہ ہوا کیا خط کا جو بال آگئے آئین
کیسی ہے یہہ آئینۂ رخسار کی حالت

کیون اسپہ توجہہ نہین اے رشک مسیحا
دیکھی نہین جاتی ترے بیمار کی حالت

سمجھے ہین اسے لوگ حباب لب دریا
اب ہے یہہ میرے دیدۂ بیدار کی حالت

صفاک ترے سامنے بولا نہین جاتا
ہوتی ہے کچھہ ایسی لب اظہار کی حالت

سنکر میری فریاد وہ ہنس دیتے ہین اکثر
یہہ ہوگئی اب نالۂ بیکار کی حالت

کہتا ہے کوئی ماہ کوئی مہر درخشان
پہونچی یہہ ترے روزن دیوار کی حالت

اے یار ترے حسن خداداد کے آگے
ہے ایک سی ہر کافر و دیندار کی حالت

کچھہ سم ترے آنکھو مین ہے یا سحر ستمگر
کیون روز بگڑ جاتی ہے دوچار کی حالت

جب ہڈیان کھاتا ہے کسی سوختہ جانکی
ہوتی ہے ہما کیا تیری منقار کی حالت

اے سنگدل لو یہہ نہین ممکن کہ نہ رو دو
دیکھو جو میرے دیدۂ خونبار کی حالت

نظارونکے پر جلتے ہین اللہ رے تجلی
اب ہوگئی یہہ روزن دیوار کی حالت

جیسے کہ گئی آہ شرربار فلک پر
اوسدنسے بری ہے کرۂ نار کی حالت

حیرت کا دم آنکھوں مین سنا جب تو یہہ بولے
ہوتی ہے یہی طالب دیدار کی حالت

غزل

تمسے سہی بچا گئی ہرگز جگر کی چوٹ
دیکھو بہت کڑی ہے بچاؤ نظر کی چوٹ

بیڈھب ہے تازیانۂ زلف دو سر کی چوٹ
اے دل نہ سر پہ لے کہ یہہ ہے عمر بھر کی چوٹ

کیونکر بکھر نجائے ہر اک اسکی پنکھڑی
غنچہ کی لگ گئی ہے نسیم سحر کی چوٹ

فریاد سنکے ہاتھہ سے دل کیون نکل گیا
دیکھی ہمارے نالۂ وحشت اثر کی چوٹ

تنگ ستم سے اوسکا بھی سینہ ہے داغ داغ
دیکھو تو آنکھہ اوٹھا کے فلک پہ قمر کی چوٹ

دل محو یار عقل یہہ کہتی ہے باز آ
دونو مین چل رہی ہے یہہ [illegible] کی چوٹ

اعضا ہین چار سمت مگر ہے یہ کم نصیب
دل پر پڑیگی آپ لگائین جدہر کی چوٹ

اونکے لگی جو شیشۂ سر سے جی یہ آبنی
دیکھی نہو تو دیکھہ لو اوسکے اثر کی چوٹ

بولے شب وصال کا حاصل ہے کیا بھلا
ابتک کسک رہی ہے ہماری کمر کی چوٹ

کوئی کہے نہ ہمسے کہ ناخوش ہے تمسے یار
دلکو ہلاک کرتی ہے ایسی خبر کی چوٹ

بیشک اسکی ضرب ہے ہوتا ہے دل سیاہ
یارب کسی بشر کو نہ لگ جائے زر کی چوٹ

تیغ نگہہ کو دیکھہ کے کہتے ہین الامان
جن دیری اوٹھا نہین سکتے بشر جو تیغ کی چوٹ

تیر نگاہ یار نے پہر دل دو کہا دیا
اچھی نہین ہوئی تہی ابہی پہلے تیر کی چوٹ

تہا ماتم شباب مین آگے جو سینہ زن
ابتک نہین گئی ہے دل نوحہ گر کی چوٹ

ہم بے سبب ہوئے نہین اے یار کوزہ پشت
تیہر عصائے غمنے لگائی کمر کی چوٹ

دلبر لگائی جسنے وہ آئے تو یہہ ٹلے
پہر راہ دیکہتی ہے ادہ سی فتنہ گر کی چوٹ

دل اک طرف ہے اور جگر دوسری طرف
حیرت پسند آگئی ہمکو کدہر کی چوٹ

غزل

آتے ہین تو گہبرا کے چلے جاتے ہین چٹ پٹ
روکو تو پہر انکی قسم کہاتے ہین جہٹ پٹ

وہ ناز و ادا سے جو چلے آتے ہین جٹ پٹ
انداز میرے دیکہ بدلجاتے ہین جہٹ پٹ

آئے ہی عیادت کو تو غیروں سے یہہ کہکر
ہم مثل نظر دیکہہ کے پہر آتے ہین چٹ پٹ

کٹتا نہین یون رنج و مصیبت کا زمانہ
دن عیش کے جسطرح گذر جاتے ہین چٹ پٹ

کسطرح کے موذی ہین اے تیرہ سحاف گیسو
دیکہین کوئی خوش دل تو یہہ ملجاتے ہین جہٹ پٹ

تیور ہی بدلجاتے ہین ملتا ہے جو موقع
دشمن میرے ایسا وہ نہین بہکاتے ہین جٹ پٹ

اے سنگدلو اسمین تعجب نہین کیا ہے
دل موم ہین جنکی وہ پگہل جاتے ہین جہٹ پٹ

جب بلبلین سمجہتے ہین کہ یہہ جان یہ کہیلا
تنہائی مین کیسا مجہے سمجہاتے ہین جہٹ پٹ

آتا ہے تصور جو ترا اے گل خوبی
ہم خانۂ دل میں اوسے بٹھلاتے ہین جھٹ پٹ

کرتا ہون اونہین رام مین جب دلکی کشش سے
تب غیر بہی تلوے میرے سہلاتے ہین جھٹ پٹ

احوال غم و درد تو سنتے ہین خوشی سے
پر وصل کے پیغام سے گھبراتے ہین جھٹ پٹ

اے طایر دل بچکے نکلنا تو ادہر سے
دام سر گیسو مین وہ اولجہاتے ہین جھٹ پٹ

قطعہ

اقرار زبانی مین تامل نہین کرتے
پر جو یہہ میرے سر کی قسم کہاتے ہین جھٹ پٹ

آئے جو لب مرگ دم غسل یہہ بولے
جائینگے کہان کیون انہین نہلاتے ہین جھٹ پٹ

کی عرض یہہ اونسے کہ یہان ہم ہین مجبور
مالک ہین جو اونکے انہین بلواتے ہین جھٹ پٹ

یہہ سنتے ہی اشک آنکھوں مین آئے کہا چپ کر
خود دیر مین روئے ہمین رلواتے ہین جھٹ پٹ

دیکھا اونہین کیون نرگس شہلا نے گلگشت
گلشن مین دکھا کیسا تجھے شرماتے ہین جھٹ پٹ

ہمنے شب ہجر عشق کو بہولا بھی نہ تہا
مشکل غم و اندوہ تو سہلاتے ہین جھٹ پٹ

ردکو دم رخصت تو یہہ فرماتے ہین ہنسکے
گھبراؤ نہ حیرت ابہی ہم آتے ہین جھٹ پٹ

غزل

جان جاتی ہے یار کے باعث
یہہ خزان ہے بہار کے باعث

چشم جانان مین ہم حقیر ہوئے
دیدۂ انتظار کے باعث

جتنی رسوائیان اوٹھاتے ہین
دل بے اختیار کے باعث

ہے مکدر جو آج باد صبا
میرے مشت غبار کے باعث

آپ مشہور خلق ہین تو سہی
مگر اس جان نثار کے باعث

پہر بہار آئی پہر تہر کی اوٹھے
داغ دل لالہ زار کے باعث

کیون نہ نالان ہون جو چہٹے ہمسے
تہے جو صبر و قرار کے باعث

ابتو سارا جہان معطر ہے
گیسوئے مشکبار کے باعث

چہوڑ دینگے ہم ایکدن دنیا
عمر ناپائیدار کے باعث

نالہ زن رہتا ہے جو مرغ سحر
میری شبہائے تار کے باعث

بولے پژمردہ رہتے ہو حیرت
کیا کسی گلعذار کے باعث

غزل

تیری اس چال سے ہوگا تن بیجان محتاج
تو کر گئی ہمین اے عمر گریزان محتاج

کون کہتا ہے نہین صاحب ایمان محتاج
مصحف رخ کے تو ہین سارے مسلمان محتاج

دل صد چاک کو دیکہا تو یہہ خوش ہو کے کہا
کب ہے اس شانے کی تیرے زلف پریشان محتاج

دونو مشتاق ہین بیکار ابہی جوش جنون
تیرے امداد کے ہین دست و گریبان محتاج

رخ پرنور تیرا زلف کے آغوش میں ہے
صبح صادق کی نہیں شام غریبان محتاج

شیشۂ دل کی طرف بھی تو مخاطب ہو کبھی
پرتو رخ کا ہے آئینہ حیران محتاج

گل عارض تو تیرے فیض سے شاداب ہے
اور رہجائین ہم اے چاہ زنخدان محتاج

دل لیا صبر لیا تاب و توانائی لی
کردیا تمنے تو ہر طرح میری جان محتاج

عذر تاریکیٔ شب کیا وہ کرینگے مجھسے
روشنی کا ہین اونکا رخ تابان محتاج

اے پپیہے تری فریاد سے اللہ اللہ
تو ہے کس بات کا اے مرغ خوش الحان محتاج

وصل ہو یار سے حاصل کہ نہو اے حیرت
پر نہو دولت دیدار کا انسان محتاج

غزل

ہو رہا ہے حلقۂ زنجیر ماتم خانہ آج
قید ہستی سے چھٹا شاید کوئی دیوانہ آج

بادۂ گلگوں کا ملجائے کوئی پیمانہ آج
ساقیا کالی گھٹا اوٹھی ہے سوئے میخانہ آج

منتشر ہین چہرۂ انور پہ گھبراہٹ سی ہے
کہدیا اونسے کسی نے کیا میرا افسانہ آج

عشق کامل کا اثر اک روز تو ہونا ہی تھا
شمع بھی جلتی ہے دیکھو صورت پروانہ آج

کیا طبیعت کے بہک جانیکی پھر رت آگئی
خواب مین دیکھی ہے اونکی نرگس مستانہ آج

جس مریض غم کا کل چرچا تھا وہ کیا ہو گیا
لوگ کیون کہتے ہین ہمکو شمع کے پروانہ آج

مسکراتے ہین کبھی وہ روٹھہ جاتے ہین کبھی
ہو رہی ہے ہم پہ مشق ناز معشوقانہ آج

حضرت موسی اوٹھے غش سے تو فرمانے لگے
حسن عالم سوز مین تھی شوکت شاہانہ آج

دیکھہ کر میرا دل صد چاک پہلو مین کہا
تم جو در لائے ہمارے گیسوؤنکا شانہ آج

پھر چلی باد سموم عشق یارب دل کی خیر
اس ہوا سے گل نہ ہو جائے چراغ خانہ آج

گل خفا ہے جس سے وہ ہے جان بلب اے سنگدل
ہاتھہ ملنے گا برنگ سبزہ بیگانہ آج

جو گھڑی گذرے محبت مین غنیمت جانیے
یہہ مینا مین رہتا جو روح [illegible] آج

پہنی او سیماب وش کانون مین بجلی اسلیے
تاکہ پھر دیکھین کسیکا حال بیتابانہ آج

خود بخود آتا ہے پھر جوش جنونکا خیال
وحشت دل پھر نہ لیجائے سوے ویرانہ آج

پہونچی ہے بابا جابت تک دعائے میکشان
مژدہ اے ساقی گھٹا آئی سوے میخانہ آج

ابتلک تیری ہی رٹ ہے نزع کی ہچکی نہین
رشتہ جان مین ہے دل تسبیح کا دانا آج

میرے نالے سنکے بولے تم تو ضابطے سے پرے
کیا ہوئی حسرت تمہاری ہمت مردانہ آج

غزل

آنکھہ نے فکر یہہ کی دید رخ یار مین آج
عکس منہ کر گئی آئینہ رخسار مین آج

دل میرا قید کیا گیسوے خمدار مین آج
آپ نے لوٹ لیا مجھکو شب تار مین آج

گفتگو کرتے ہین سب نسبت کے آثار مین آج
اے مسیحا نہین کچہہ بہی اثر بیمار مین آج

کیا سمجھتے تہے کہ ہو صحبت اغیار مین آج
آکے شرمندہ ہوئے آپکی سرکار مین آج

حال پرسی کو میرے آیا جو آفت جان
رعب نے دے دیئے ٹانکے لب اظہار مین آج

صاف نکلا کہ نہوگا کبھی محتاج وصال
فال دیکھی جو ترے مصحف رخسار مین آج

رخ روشن کی تجلی سے یہہ معمور ہوا
کہ نظر جا نہ سکی روزن دیوار مین آج

پہر ہوئی یاد مژہ پہر ہوئی آفت نازل
پہر خلش ہونے لگی میرے دل زار مین آج

چل بسی کیا اوسی آرام طلب کے ہمراہ
نیند آتی ہی نہین دیدۂ بیدار مین آج

ہمکو سمجھے کہ اسی وقت قیامت آئی
شور تہا یہہ تری پازیب کی جہنکار مین آج

بولے اغیار کہ لو ابتو ہوئے تخت نشین
جلکے بیٹھے جو تری سایۂ دیوار مین آج

عقل مانع ہے مگر کہتا ہے دل آیا ہے مل
آبنی جان پہ ان دونونکی تکرار مین آج

اس ادا سے نہ بنا طفل برہمن اسکو
رشتۂ جان بہی لپٹ جائے نہ زنار مین آج

گیا وحشی ترا آخر سوئے صحرائے عدم
یہی چرچا ہے ہر اک کوچہ و بازار مین آج

آکے گردن سے جو لپٹے تو یہہ جانا مجہسے
ابتو تخفیف ہوئی عشق کے آزار مین آج

کیا ترے وحشی مژگان کا ارادہ ہے ادہر
نوک نکلی ہے جو صحرا کے ہر اک خار مین آج

ہین تو حیران تہا کہ ہے کیون تہہ و بالا عالم
تہی قیامت ہی ترے عربدۂ رفتار مین آج

ذبح کرنیکا ارادہ تو نہین ہے صیاد
عل ہے کیسا قفس مرغ گرفتار مین آج

آئینہ دیکھتے ہی ہو گیا میرا یہی حال
تفرقہ کچھہ نہ رہا غافل و ہشیار مین آج

[illegible] یاد کلام طرب آگین مین سحر
پھیر دیئے منہ مجھے لگی انسو نکلے تار مین آج

دوستانی سے بتاؤ تو ہوا کیا نقصان
کچھہ کمی ہو نہ گئی دولت دیدار مین آج

دل صد چاک بنا شانۂ کاکل حیرت
کیا تعجب جو پڑے کشمکش یار مین آج

غزل

ای دل اولجھہ نہ اوسسے نہین وہ بشر مزاج
آفت مین ڈالدینگے بگاڑا اگر مزاج

پہلے تو ہم سے یار کا تمہارا راہ پر مزاج
کیا جانئین اب ہوا ہے منحا طلب کدہر مزاج

آتی ہے کیا تو اوس گل رعنا کے پاس سے
ملتا نہین ترا ہی نسیم سحر مزاج

ہوتے نہ مبتلا نہ اوٹھاتے ترے ستم
اب کیا کہین سمجھہ نہ لیا پیشتر مزاج

مین ہی جبا تو ہون وہ نہایت ہین تند خو
خط دیکھو سمجھکے تو اسے نامہ بر مزاج

کہتے ہین کچھہ پتہ نہین لگتا ہے کیا کرین
جب دیکھتے ہین آپ کا اہل نظر مزاج

مومن سے پوچھہ کہتے ہین مشتاق دید سے
دیکھا ہے طور پر جو میرا اشتعلہ در مزاج

کیون ہو نہ اوسکے عشق مین خوف بر خستگی
مین بیہدہ دل شدہ میری ہے شر مزاج

او بدگمان کاکل پیچاں کی طرح سے
سیدھا ہوا نہ ہم سے ترا عمر بھر مزاج

بالائے بام رات کو ہم دیکھتے ہیں روز
آتا ہے تم سے پوچھنے شاید قمر مزاج

بدظن ہے کون جی سے گذرتے ہیں تجھ کو
کچھ بھی تجھے خیال ہے او بے خبر مزاج

بوئے کسیکی زلف کا سودا ہے سر میں کیا
مدت سے دیکھتے ہیں ترا منتشر مزاج

ناراض جب ہوں وہ کچھ ایسی خطا نہیں
کیا پوچھتے نہیں ہیں یہ اشتر سا بشر مزاج

کہتے ہیں تم سے یار تلون کو چھوڑ دو
انسان نہیں وہ جسکا نہو معتبر مزاج

کیا جانیں کسنے جوڑ رکھا یا جو یار کا
بگڑا ہی ہم سے رہتا ہے آٹھوں پہر مزاج

گذری تمام عمر تمنائے وصل میں
سیدھا ہوا کبھی نہ ترا فتنہ گر مزاج

کہئے جو حال دل تو یہہ کہتا ہے تندخو
کوئی کرے جو عرض تو بیجا نکر مزاج

حیرت انہیں گریز ہے کیوں ہم سے اندنوں
پہلے تو اسقدر رہا نہ وحشت اثر مزاج

غزل

شعلۂ رخ سے بڑھی ابروئے خمدار کی آنچ
سارے تیغوں نے کڑی ہے تری تلوار کی آنچ

کون کہا سکتا ہے تیغ نگہہ یار کی آنچ
خون جلا دیتی ہے اوس ساعد گلنار کی آنچ

زلف مشکیں میں جو ہیں کانکی بجلی جسکی
لوگ چونکے کہ یہہ کیسی ہی شب تار کی آنچ

کسی دل سوختہ کی خاک ہے کیا اسمین شک | پاس آنے نہیں دیتی ترے دیوار کی آنچ
عکس انجم ہے وہ جو جل کے ہوا خال سیاہ | کس غضب کی ہے ترے شعلۂ رخسار کی آنچ
آتش حسن بہت تیز ہے یا آتش عشق | تہی منصف ہو جلا دیتی ہے کس نار کی آنچ
رخ روشن کی تجلی سے فروزان ہوا | پھر گیا منہہ جو لگی روزن دیوار کی آنچ
بھڑکی جب آتش گل اور بھی جلتے تھے وہان | دل بلبل ہی مین لگ جاتی تہی گلزار کی آنچ
شعلۂ رنگ حنا جبکہ کف پا سے اوٹھا | ہنس کے فرمایا ذرا دیکھیے رفتار کی آنچ

قطعہ

اونسے پوچھے کوئی حسن ازلی کی گرمی | جنکو دکھلائی گئی جلوۂ دیدار کی آنچ
آیا غش حضرت موسی کو بھی جب طور جلا | ہوش مین آئے تو فرمایا یہہ تہی یار کی آنچ
کبھی جانبر نہو جل بھن کے وہ ہو خاک سیاہ | جسکو لگ جائے زمانے مین غم یار کی آنچ
لو لگی جیسے کہ اوس شعلۂ تجلی کی مجہے | بڑھ گئی اور بھی سینے مین دل زار کی آنچ
آہ سوزان میری پہونچی تو فرشتوں نے کہا | شعلۂ عشق یہہ ہے یا کرۂ نار کی آنچ

دیکھ کے پہلو سے یہہ فرمایا کہ اُف رے حسرت
دل جلاتی ہے تیری آہ شرربار کی آنچ

مطلع

دیکھا تو اس جہان کے ہیں لیل و نہار ہیچ — صبح فراق ہیچ شب انتظار ہیچ

اونہیں ہوا اثر تو ہیں نالے ہزار ہیچ — یہہ فعل سب ترے ہیں دل بیقرار ہیچ

خواب و خیال گلشن ہستی ہے غافلو — یاں کی خزاں بہی ہیچ یہاں کی بہار ہیچ

دیکھے جو باغبان گل داغ جگر میرے — پہر ہو تیری نظر میں تیرا لالہ زار ہیچ

دنیا کی فکر عشق بتان عیش زندگی — یہہ سب ہے پیش طاعت پروردگار ہیچ

روز و نہیں روز دید شب و نہیں شب وصال — اسکے سوا ہیں اور یہہ لیل و نہار ہیچ

طاؤس پر نظر ہے تجہے دیکھتے نہیں — تجہکو وہ جانتے ہیں دل داغدار ہیچ

لایا نہ بار نخل تمنا میرا کبہی — تیری ہوا بہی ہے چمن روزگار ہیچ

ٹہرے نہ یاں کا غم نہ مسرت ہے استوار — ہر حال میں ہے گیتی ناپایدار ہیچ

آئینہ حلب تیرے چہرے سے منفعل — آگے شمیم زلف کے مشک تتار ہیچ

اے چشم جسکے شوق میں وا تہی تجہے روز و شب — سمجہا ہے تیرا عشق وہ غفلت شعار ہیچ

کافی ہے ساری گور غریبانکو روشنی — چمکے جو داغ دل تو ہے شمع مزار ہیچ

گر بن پڑے تو یار حقیقی کو خوش کرو
حیرت یہہ ہیں جہانکے سب کاروبار ہیچ

غزل

جوب سے لقب ہے گیسوے مسکین کا شام صبح
رخ کو بھی اونکے کہتے ہین بیت الحرام صبح

آئے بھی ہم تو نہین تو پہر روانگی
وہ شام ہی سے کرتے ہوئے انتظام صبح

دیتے ہین بوسۂ رخ روشن وہ خواب مین
غفلت مین پھیر منہہ سے ملاتے ہین جام صبح

بولے شب وصال مین مرغ سحر سے دوست
ملتا ہے ہمکو اسکے زبانی پیام صبح

آتی ہے روز چاک گریبان ہمارے پاس
معلوم یہہ نہین کہ کہان ہے مقام صبح

وہ عکس رخ سے کرتی ہے روشن جہانکو
ہم دیکھتے ہین روز ہی فیض عام صبح

حیرت شب وصال کا دشمن جہان نہ تہا
پر فال دیکھیے تو نکلتا ہے نام صبح

غزل

الٰہی اب وہ کہان جا پڑی حجاب مین روح
ہمین بہار دکہاتی تہی جو شباب مین روح

جہان کی امد و شد سے ہے اضطراب مین روح
مثال شیشۂ ساعت ہے انقلاب مین روح

اسیکے دم سے ہے بنیاد قالب خاکی
ہوا کیطرح سمائی ہے اس حباب مین روح

نہ پوچھ کشمکش دلکا ماجرا ہمسے
پڑی ہے کاکل پیچان کے پیچ و تاب مین روح

ہمہ جستجو ہے جو دل کو پتہ نہین ملتا
تو شب کو ڈہونڈہتی پہرتی ہے ہمکو خواب مین روح

پہنسا دام زلفین الجہا بلا مین وہ بہی پڑی
پہنسی کہان سے دل غلمان خبر آئی مین روح

ہمیں یہی خوف ہے اس دل کی بیقراری کے سبب ۔ نہ روز حشر نہ آئے تیرے عتاب میں روح

یہ بیکلی میں جو ہر شب تھی کہاں بدنے میرے ۔ نکل کے پہنچ گئی اس برق شعلہ تاب میں روح

ہر ایک جزو عناصر میں عشق ہے جیسے ۔ ہوا میں خاک میں آتش میں اور آب میں روح

تمہاری نذر تو لائے ہیں سمجھتے ہیں ۔ جو دل کی قدر نہیں ہے تو کس حساب میں روح

وہ ابتدا میں مخاطب ہوئے تو دلکو لیا ۔ پسند آئی مگر ان کے انتخاب میں روح

اگر نہیں ہے گلگون تو زندگی نہیں ۔ یہ میکشوں کی تو ہے شیشہ شراب میں روح

نکل کے دیدہ تر سے گئی تو ہے تحقیق ۔ ہمیشہ گریہ کنان پردہ سحاب میں روح

شب [illegible] کی سختی ان عذاب الم ۔ جو بیقرار ہے دل تو ہے اضطراب میں روح

سمجھاؤ داغ محبت سے دلکو اے حیرت
قسم خدا کی پڑے گی بڑے عذاب میں روح

غزل

ہمارے دیدہ گریان میں ابر تر کی طرح ۔ بھرا ہے جیسے سمندر تیرے نظر کی طرح

جواب کہاں سے کہ ان کے کوچے میں ۔ پھرے ہیں نامہ کے ٹکڑے ہی نامہ بر کی طرح

تمہارے بام پہ آنے سے کون تھا آگاہ ۔ گلے کے ہار کی خوشبو اڑی خبر کی طرح

کہے جاتے ہو کیوں بلا گیسوئے خدا ۔ وبال دوش ہیں کیا تمکو میرے سر کی طرح

جو دیکھتے ہو کبھی پاش پاش آئینہ
وہ میرے دل کی طرح ہے مرے جگر کی طرح

پھر نہ کوئی عدم سے کہ پوچھتے انکو
جو ہیں گے عشق میں جو گم ہوئے کمر کی طرح

زوال حسن کے دن آگئے تو چہرے پہ
نمود خط سے گہن لگ گیا قمر کی طرح

ہنسی سے گل کے کہلا دیا گان اٹھے بلبل
تیرا بھی عشق میں جو آہ بے اثر کی طرح

اونہیں کا خوف ہمیشہ رہا اگر ہے تو
وہ آپ دل میں سمائے ہیں اپنے ڈر کی طرح

ابھی تو آتی ہے سیب زنخداں میں کدورت
جو ہم سے جھک کے ملو نخل باردار کی طرح

بھونکو خلق کیا جسنے صورت شمشیر
اوسی نے دل ہی بنایا مرا سپر کی طرح

جو عکس زلف ہے رخ میں تو زلف کا عکس
وہ دن ہے رات کی صورت یہ شب سحر کی طرح

جمال یار جو دیکھا تو بول اوٹھے یہ ملک
کہ ماہ ہے [illegible] پیدا ہو بشر کی طرح

اگرچہ نور کا شعلہ نکلا ہے اونکا [illegible]
جلال چہرہ یہ رہتا ہے دوپہر کی طرح

نصیب سے کہے گر [illegible] باغ عالم میں
جلائے جلتے ہیں کیسے ہم شجر کی طرح

نہ نیند آئے گی تجھکو نہ موت آئیگی
بتائے تو شب ہجراں گذر کی طرح

تمہارے دل میں ہے کس مہ جبین کا غم حیرت
کبھو تو چاک گریبان ہو کیون سحر کی طرح

غزل

دیکھے جو تیری ناوک مژگان کی آب سیخ
ہو جائے مارے رشک کے جل کر کباب سیخ

ایسا جلایا شعلۂ رخ نے کہ اب تلک
دلمین ہے وہ تپش کہ نہ لاے گی تاب سیخ

تنہا ہمارا دل تیرے مژگان ہین مشتاق
یان ایکہی کباب ہے وان بیحساب سیخ

دلہی تلک ہے خواہش مژگان ابدار
گر جلگیا کباب تو ہو گی خراب سیخ

دلکو ہمارے ناوک مژگانسے چہید ئے
بے مثل یہہ کباب ہے وہ جو لاجواب سیخ

کس شعلہ رو کے عشق مین یہہ ہے اگر کا رنگ
ہے اگ سے ہی سرخ تری افتاب سیخ

غیرونکے ساتہہ کرتے ہین اب تو وہ میکشی
حیرت ہمین تو ہو گئی موج شراب سیخ

غزل

ہمارے گل کا ہے ایسا بدن سرخ
کہ جسکے عکس سے ہے پیرہن سرخ

کیا ہے سجدہ تیغ خون چکا لکا
کہ قشقہ ہے ترا اے برہمن سرخ

اگر ٹہرا دل بسمل دم قتل
تو ہو جائینگے دست تیغ زن سرخ

ہمارے نالۂ آتش فشان مین
شفق سے یہہ نہین چرخ کہن سرخ

تو کسکی یاد مین خون رو رہی ہے
ترے آنسو ہین کیون شمع لگن سرخ

جلاتے ہین ہمین غیرون مین بیٹہے
برنگ شعلہ پہنے پیرہن سرخ

چھڑین کیون گل نہ ہنگام تکلم
زبان گلبرگ پائی ہے دہن سرخ

کسے زخمی کیا تیر نگہ سے
تیری انکھین ہین اے ناوک فگن سرخ

ہمارا فرنیش جوش پر ہے
ہوا ہے آتش گل سے چمن سرخ

ہمارا داغ دل مرقد سے نکلا
نہین یہہ لالہ خونی کفن سرخ

کہین شب خون نہ لائے نقدان کو
ہے عکس رخ سے زلف پرشکن سرخ

تمنائے شہادت تمکو حیرت
عجب کیا ہے جو پہنائے کفن سرخ

غزل

ہمنے دیکھے بہت بشر گستاخ
تو ہے سب سے زیادہ تر گستاخ

تیرے شکوے شکایتین ساری
دلمین ہین نقش کالحجر گستاخ

چشم روزن سے آ جاتی ہے
یہہ ہوئی ہے تیری نظر گستاخ

آکے بالائے بام ہر شب کو
دیکھتا ہے تمہین قمر گستاخ

قمر ہوگا اگر پھڑک اوٹھی
ہے میری آہ شعلہ ور گستاخ

رات جاتی ہے مجھکو جاننے دو
آنہ جائے کہین سحر گستاخ

چشم گریا لینے ہمری کیسی
ہوگیا کیا یہہ ابر تر گستاخ

منہہ پہ چہرہ بنا ہے خوبرویونکے — آئینہ بہی ہے کسقدر گستاخ
ہمسری اونکے قد کی کرتا ہے — باغ مین سرو بے ثمر گستاخ

قطعہ

مانگتا ہے جو بوسۂ رخسار — قصد ایسا کبہی نکر گستاخ
تیری درخواست گر قبول کرین — یہی خواہش کریگا پر گستاخ
تیغ ابرو کو چوم لے جو تیری — ہے کوئی مجہسا بے جگر گستاخ
مین جو لپٹا تو ہنس کے فرمایا — چہوڑ تو ٹی میری کمر گستاخ
عشق ابرو مین ایکدن ہو گی — میری تلوار تیرا سر گستاخ

ہمسے ایماے وصل کیون حیرت
تم ہوئے کب سے اسقدر گستاخ

غزل

رخ بہی دکہلاؤ مجہے زلف سیہ فام کے بعد — قاعدہ ہے کہ سحر ہوتی ہے ہر شام کے بعد
تند دشنوہ تو ایذا ہنو آرام کے بعد — آکے تسکین بہی دیتے ہین تو الزام کے بعد
حال ہے رخ پہ جو گیسوئے سیہ فام کے بعد — مرغ دل دیکہہ یہہ دانہ ہے پہنسا دام کے بعد
اونکی آنکہونکو جو لپکا ہے نظر بازیکا — کہڑکیان اور بہی رکہی ہین در و بام کے بعد

حضرت عشق کی دیکھی ہین بہت سی رسمین
جنکا آغاز ہوا کرتا ہے انجام کے بعد

تھے جو محسود خلایق وہ ہین رسوا جہان
دیکھین کیا ہوتا ہے اس گردش ایام کے بعد

گو بظاہر نہین باطن مین ہے الفت اتنی
نام لینگے ہی کسیکا تو ترے نام کے بعد

تو بہہ لکھ ہے درمیخانہ پہ اے پیر مغان
زندگی ہیچ ہے دنیا مین مے و جام کے بعد

ابتدا کی تو اذیت کا نہین اندیشہ
ہان وہ تکلیف ہی ہوتی ہے جو م ارا کے بعد

نام ہے عشق جنون خیز کے دل کانپے گا
ہوش مین آؤ گے جسدن ہوس خام کے بعد

مے الفت نہ ہو حضرت دل کہتے تھے
آپکے ہوش بگڑ جائینگے اک جام کے بعد

جو گئے کعبۂ ابرو کی زیارت کے لئے
اوسنے پایا نہ کفن جامۂ احرام کے بعد

عشق مین کیا ارادہ [illegible] تو جی کو نہ ڈرے
وہی ہوگا جو ہوا کرتا ہے اس کام کے بعد

غم مین اب زیست کے دن یاد خدا کر غافل
رات ہوجائیگی خورشید لب بام کے بعد

کعبۂ دل نکرو ندر بتان اے حیرت
داخل کفر ہوئے جاتے ہو اسلام کے بعد

غزل

تو مجھے قید نکر کہتی تھی بلبل صیاد
جان دو نگی جو چھٹا مجھسے اگل صیاد

تب ترے دام سے کا تجھے کھل جائے اثر
تو بہی ہو جائے کہین قید سے کاکل صیاد

رحم کرتے نہیں نالوں پہ کسی قیدی کے
بیوفا گلشن ہستی میں ہیں کیا کل صیاد

کسکو کسکو نہیں غم میری گرفتاری کا
گل ہے پژمردہ پریشان ہے سنبل صیاد

کوئی ہمدرد ہے شاید کہ گرفتار بلا
آج پھر باغ میں ہوتا ہے بڑا غل صیاد

جو رہے تیرے چمن میں کوئی بلبل ہی
دست گلچین سے نہ گلشن میں بچا گل صیاد

نالۂ بلبل شیدا نے دکھائی تاثیر
چھوڑ کر دام ہوا اہل توکل صیاد

دام کاکل میں بہنا لطف اسیری ہی سہی
دشمن جان ہے مگر تیغ تغافل صیاد

بہہ بہی مرغان خوش الحانکی ہے قسمت حیرت
فصل گل میں بہی نہیں کرتے تامل صیاد

غزل

تو کیا کرتی ہے کسواسطے بلبل فریاد
کیا سمجھتی ہے کہ سنتا ہے تری گل فریاد

رات ہو جائیگی دنکو نہ ستاؤ اوسکو
گر اوٹھیگا جو کہیں عاشق کا کل فریاد

حال دل میں نے تو کہتے ہیں نہ او میرے گھر
کیا ہیں انسان نہیں ہوں جو سنو غل فریاد

ہے جو تقدیر کا لکھا کہ نہ پہونچے اودن تک
تو رسائی میں بھی کرتی ہے تامل فریاد

کسی تدبیر نے اپنا نہ اثر دکھلایا
کر چکے ہم تو بہت صبر و تحمل فریاد

تمہیں انصاف سے بتلاؤ کہاں تک میں سنوں
حال دل جتنا کہا تمنے وہ ہے کل فریاد

اتفاقاً کہین اون تک جو پہونچ جاتی ہے
تو پڑی رہتی ہے پہر زیر تغافل فریاد

آنکہے عاشق کاکل کی یہی ہے پہچان
کہ وہ کرتا ہے ہمیشہ تہہ سنبل فریاد

نہین سنتے نہین سنتے یہہ ستمگر میری
ابتو ہے آپ سے اے صاحب دلدل فریاد

بے نیازی اونہین سکہلاتی ہے ہرگز نہ سنو
کان تک آکے نہ دیجائے تمہین مُل فریاد

یار کے جبر مین تم صبر کرو اے حیرت
کہین کرتے ہین بہلا اہل توکل فریاد

غزل

گرمی حسن پہ اتنا نکرا اے مغرور گہمنڈ
آتش عشق سے ہوجاتا ہے کافور گہمنڈ

ہمکو سمجہاتے ہین اب دل سے کرو دور گہمنڈ
یار انسان کو کر دیتا ہے مجبور گہمنڈ

جتنے نادان ہین اونہین کا تو ہے دستور گہمنڈ
پر خردمند سے رہتا ہے بہت دور گہمنڈ

اہل ایمان کیا کرتے ہین اوس سے نفرت
رہتا ہے بادہ نخوت سے جو مخمور گہمنڈ

مجہسے ناخوش ہو تو کچہہ مین نہین لا سکتا ہان
آپ کا سارے زمانہ مین ہے مشہور گہمنڈ

یار کے برق تجلی نے کیا خاک سیاہ
سر اوٹہائے ہوئے کرتا تہا بہت طور گہمنڈ

بلکے مطلع تیری رخ سے ستم گر ہے یہین
صبح صادق کو دکہائے شب دیجور گہمنڈ

کبر انخوت نے تمہین جب سے ہوئے ظلم پسند
دلمین کچہہ خوف خدا ہو تو رہے دور گہمنڈ

جو گئے زیر زمین دلمین تکبر کو لئے
اونکے ہمراہ ہوا خاک مین مستور گھمنڈ

گرچہ تہا عشق حقیقی پہ ہوئی دار نصیب
اپنے جانبازی کا رکہتا تہا منصور گھمنڈ

دہر مین چشم حوادث سے بچے رہتے ہین
جب تلک کرتے نہین قیصر و فغفور گھمنڈ

کبریائی کا بہی جلوہ ہے بشر مین شاید
کرتا ہے پردۂ انسان مین ہی نور گھمنڈ

منہہ لگانے سے ترے غیر تنے پہرتے ہین
دل مین کینہ ہے مرا سر مین ہے معمور گھمنڈ

سرکشونکی بہی تو پیری نے جہکا دی گردن
آخرش سنگ حوادث سے ہوا چور گھمنڈ

اصل کیا غیر کی جو ہم سے کبہی آنکہہ ملائے
بازکے سامنے کر سکتی ہے عصفور گھمنڈ

جسکے باعث سے ہوئی نشو نمائے گلشن
فقط اوسکے لئے زیبا ہے بدستور گھمنڈ

بندگی چاہئے حیرت کہ وہ ہے بندہ نواز
اوسکے دربار مین ہوتا نہین منظور گھمنڈ

غزل

ہمنے لند ہوا یا تہا کیا شامل گیسو تعویذ
آج دیتا ہے عجب طرح کی خوشبو تعویذ

نقش ہے دلمین مرے ایک فسونساز کا نام
کارگر مجھہ پہ نہوگا کوئی جادو تعویذ

زیب سر جیسے کیا ہے تو لٹک کر ہر دم
شوخیان کرتا ہے کیا آپکے ابرو تعویذ

نقش جب لکہئے تو ہوتی ہے عداوت دل مین
اونکے حقمین تو بدلجاتا ہے پہلو تعویذ

اونکے جوڑے سے جو گرتا تو لیتے ہین
جب سے باندہا ہے اوسنے ستم ہونے لگے

جانکر اہل ختن نافۂ آہو تعویذ
ہو گیا یار تیرا قوت بازو تعویذ

تیرے مس کرنے سے ہو جاتی ہے اولٹی تاثیر
دیکھہ حیرت نہ چہوا کر میرا اب تو تعویذ

کیون صبا چہیگیا زلفونمین وہ رخ ہوکر
آج بہی رہگئی صبح شب یلدا ہوکر

آتش حسن تو بہڑکی رخ زیبا ہوکر
اور اوٹھا ہے دہوان زلف چلیپا ہوکر

کیا تماشا ہے کہ ایک آن مین پہر جاتی ہین
تری آنکھین میری گردش کا ستارا ہوکر

آئینہ دیکھکے ایسے وہ ہوے محو جمال
کہ تماشا ہوئے خود محو تماشا ہوکر

آتش عشق لگی سر سے تو تلو دمین بجھی
پانی ہو ہو کے بہی آبلہ پا ہوکر

مرض عشق مرا کام کئے جاتا ہے
مجھکو اچھا نہین کرتے ہو مسیحا ہوکر

عاشق چشم کسی طرح نہ بچنے پائے
صف مژگا نمین یہہ رہجاتا ہے چرچا ہوکر

جان و دل ہوش و خرد سب سے کنارہ کر جائے
آپکو جو کوئی چاہے تو اکیلا ہوکر

سرکشی نالۂ خاموش کی دیکھو تو ذرا
بعد مرنیکے بہی اوٹھتا ہے بگولا ہوکر

لاکہہ چاہا کہ چہوڑائین نہ چہٹتا پرچہپا
رہگیا رنگ حنا محو کف پا ہوکر

یہہ نہین مردمک چشم سواد گیسو
میری آنکھونمین بسا صورت لیلا ہوکر

کشور دل کو نہ تاراج کرو کہتے ہین
پہر یہہ آباد نہین ہونے کا صحرا ہو کر

حسرت وصل کبہی دل سے نہ نکلی لیکن
باغ عالم مین رہے نخل تمنا ہو کر

میرے رونیکا سنا ذکر تو فرمایا کہ ہان
ہم بہی آتے ہین ابہی جانب دریا ہو کر

ہم تو کہتے تہے نہ چاہو اونہین اے دل حسرت
کہیے اب کسکی بسر ہوتی ہے رسوا ہو کر

چہوڑ دو الفت گیسو نہین دلمین حیرت
یہہ وہ سودا ہے کہ رہتا ہے سویدا ہو کر

ہاتہہ خواب ناز مین ہے ابروے خمدار پر
اونکو صفائی کا دعوی ہے اسی تلوار پر

آئے ایکدن مزار طالب دیدار پر
کچہہ تو ہوا احسان اس وارفتہ رفتار پر

کچہہ عجب عالم ہے بیت ابروے خمدار پر
خود مصنف محو ہے اس مطلع انوار پر

گیسوے شب گون ہے روے آتشین یار پر
یا دہوان چہایا ہوا ہے شعلۂ رخسار پر

مین تو عاشق ہو گیا ایک شوخ کج رفتار پر
دل نے مجہکو یہہ خبر دی آنسوؤنکے تار پر

یہہ نہین قطرے عرق کے یہ ہین پہول گل رخسار پر
شبنم غلطانکو غش آیا گل بیخار پر

بارک اللہ کی صدا آتی ہے ہر دیوار پر
گرد ہین عاشق ہین تیغ ابروے خمدار پر

بدگمان تو یہہ شب تاریک ہے تارے نہین
جلوہ افشان ہے زلف عنبرین یار پر

جائے غیرت ہے مسیحا گر یہہ بیخود مر گیا
اب قضا کی آنکہہ پڑتی ہے ترے بیمار پر

اسکے دیکھے سے فنا ہوا ویسکے کہانے سے مرے / زہر گیسو کو تو ہے ترجیح سنبل زار پر

جسطرح عشق مژہ مین ہے انا مژگان کی ہن / صورت منصور میرا دل چڑہےگا دار پر

خال ہندو مار گیسو تیر مژگان تیغ ناز / خون دل کا ہمکو دعویٰ ہے انہین چار پر

یون تو کہنے کو بہت جان باختہ مشہور ہین / ہان وہ عاشق ہے جو چڑہے تیغ نگاہ یار پر

کیا ہمارے طرح یہہ دونو بہی ہین مشتاق دید / دہوپ جب آ دیتری تو سایہ چڑہگیا دیوار پر

مجہکو بیخود سنکے وہ آئے تو یہہ بولے رقیب / غافلو لگا وار بہی چلنے لگا ہشیار پر

ساتہہ اپنے چاہنے والون کی دنیا کب گئی / کیا سمجہکر لوگ جے دیتے ہین اس مردار پر

پہر قضا آئی کسیکی پہر ہوا سر پہ طلب / او مینی چڑہتی ہے پہر تیغ نگاہ یار پر

ساغر مے سرنگون ہے اور میخانہ اداس / کوئی صدمہ سخت ہے شاید کسی میخوار پر

کہتی ہے امید یہہ کسکی چڑہگئی تیغ نگاہ / رو دی ہے شبنم گلونکے زخم دامن دار پر

یا الٰہی مجہکو عشق خنجر مژگان نہو / خواب مین دیکہا کہ گردن ہے چلی تلوار پر

آج وہ خاموش بیٹہے ہین کسیکے منتظر / حاجب در رخ ہے انکہین روزن دیوار پر

بوسۂ عناب لب کا چہوٹنا ممکن نہین / عشق کا محصول ہے یہہ حسن کے بازار پر

جلوۂ رخ پر نظر ٹہرے کسیکی کسطرح / گر پڑی غش کہاکے بجلی روزن دیوار پر

رشتۂ الفت سے انکی کافر و دیندار کا / دانہ تسبیح بہی ہین دو رشتۂ زنار پر

کوئی شمع طور کہتا ہے کوئی اوسکو آفتاب
پھبتیان ہوتی ہین کیا کیا روزن دیوار پر

لطف مرگ و زیست کی گردمین کھنچے ہو ہوس
چل بسو حیرت مزار احمد مختار پر

غزل

یہہ نہین ہر مے کا جوبن چشم نرگس فام پر
مردم بیمار مایل ہین سواد شام پر

ہے دو روزہ حسن ظاہر ہے یہہ خاص و عام پر
اے پری رو ناز بیجا ہے خیال خام پر

وہ قد آفت گل ہے مین عاشق ہون اک گلفام پر
ایک سی آفت ہے مجہپر بلبل ناکام پر

رات دن اوس شوخ کی ہمپر ہین چشمک زنیان
تازیانہ ہے یہہ پشت ابلق ایام پر

وہ کبھی عارض دکہاتے ہین کبھی زلف سیاہ
وصل کا وعدہ رہیگا یعنے صبح و شام پر

توسن عمر روانکی واہ رے چالاکیان
کیا روش ہے دل بسیا جاتا ہے ہر گام پر

شعلہ رخ کی بہڑک سے کیون نہ ڈر جا نظر
جس جگہہ نکلین بجاکر طایر اوہام پر

ہم سوے میخانہ ساقی آپ سے جاتے نہین
کیا کرین جی لوٹ جاتا ہے سبو کے نام پر

سیج تا حیرت تیری ہے کیون تہہ بالا نگاہ
جلوۂ [illegible] نے دیکہا کیا کسی کو بام پر

غزل

خواب مین دیکھا کیا مژگان دلبر رات بھر
کہائے کیا کیا اسدل شیدا نے نشتر رات بھر

مشک کی ہر شب ہمارے ناک مین بو آتی ہے
تم کھلی رکھتے ہو کیا زلف معنبر رات بھر

قد جانا کے تصور مین جو آجاتی ہے نیند
دیکھتا ہون خواب مین شکل صنوبر رات بھر

دل تمہارا بھی کسی پر آئے تب بتلائین ہم
دیکھین پھر آرام سے سوتے ہو کیونکر رات بھر

اپنے وعدہ پر نہ آیا کل جو لوا سنگدل
ہمنے رکھا صبر کا چھاتی پہ پتھر رات بھر

رخ کے دہوکے مین تمہارے دیکھتا ہون چاند کو
یاد افشان مین گنا کرتا ہون اختر رات بھر

قطعہ

کل شکایت اونسے کی مینے کہ مین گرد پا کن
تم رہو اے یار غیرونکے مکانپر رات بھر

گیسوئے رخسار دکھلا کر تسلی کی میری
یعنی ہم گھر مین رہینگے تیرے دن رات بھر

ختم پروانے پہ ای دل کچھ نہین ہے سوز عشق
شمع بھی جلتی ہے روتی ہے برابر رات بھر

تجھکو کچھ پروا نہین اسکی ارے وعدہ خلاف
انکھین تکتی ہین ہماری جانب در رات بھر

میرے نالونکی صدا سنکے یہہ کہتا ہے وہ شوخ
کون رویا کرتا ہے حسرت ترے گھر رات بھر

سو یا وہ باہرو جو ہمارے پلنگ پر
گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تار پلنگ کے

ایسے ڈرے کہ سر مرا زانو پہ رکھلیا
مین گر پڑا جو ضعف کے مارے پلنگ سے

آؤگے حسب وعدہ مرے پاس وقت خواب — یا مین ہی آؤن یار تمہارے پلنگ پر

فرمائی تو یہ شب گیسو سے آپ کے — افشان گری ہے یا ہین ستارے پلنگ پر

روٹھے تھے دونون سے نہ آتے تھے ہاتھ گہنا مین — مشکل سے رات آئے وہ بارے پلنگ پر

ہم دیکھتے تھے دور سے چالاکیان تری — غیرون سے ہو رہے تھے اشارے پلنگ پر

اوٹھتی نہین ہین جب شب فرقت کی سختیان — ہم لوٹتے ہین رات کو سارے پلنگ پر

کیا اسمین عیب ہے جو بلاؤ تم پاس اپنے — لیٹے رہینگے ایک کنارے پلنگ پر

سارے مکان مین ہوگیا ایک نور جلوہ گر — کپڑے جو اوسنے شب کو اوتارے پلنگ پر

دلبر تو مجھ سے کیون لپٹ کر ہمارے ساتھ — اٹے نہین حجاب کے مارے پلنگ پر

حیرت خوشا نصیب تمہارے وہ نازنین — کہتا ہے تمکو پیار سے آرے پلنگ پر

ہم نار پہ عاشق ہین نہ انداز سخن پر — جی لوٹتا ہے آپ کے ہنستے دہن پر

وان عارض گلگون پہ نکلتا ہے پسینہ — یان اوس پڑی جاتی ہے ہر ایک چمن پر

جب خاک مین ملجائینگے ہو جائیگا آرام — دنیا کے تکلف سے ہے تکلیف بدن پر

غنچہ کوئی سمجھے گا کوئی نقطۂ موہوم — خاموشی مین کیا کیا نہ گمان ہونگے دہن پر

ہے قالب خاکی مین اذیت اسے کیا کیا — سچ یہ پوچھو تو ہے روح کا احسان بدن پر

پتہ نہ مہر و وفا کا ملا جہان مین جب ... تمہارے پاس مین آیا ہون مین بجا ہو کر

نہ باز آوگے مژگان کے عشق سے حیرت
پھروگے کانٹون مین شاید برہنہ پا ہو کر

رکہہ دیا عشق کا مجہپر وہ گران بار پہاڑ ... پا سکین جسکی گرانی کو نہ دو چار پہاڑ

جان حاضر ہے محبت مین مگر غصہ سے ... پہول بار و گے تو سمجہے گا گنہگار پہاڑ

مین تو انسان ہون بہلا میری حقیقت کیا ہے ... کاٹتی ہے نگہہ ناز کی تلوار پہاڑ

سختیان کر لو یہان خیر مگر روز جزا ... اے بتو تمکو بہی ہونگے یہی کچھ د[illegible] پہاڑ

دل عاشق [illegible] اٹہاتا ہے محبت کے گزند ... اسکے دیکہے مین تو ہو جاتی ہین [illegible] پہاڑ

جسکے پتہر سے ہو جاتے ہین کبہی ہرگز ... عاشق زلف کے ہوتی ہے شب تار پہاڑ

سنتے ہین ہجر سے کیا زور کسیکا ورنہ ... دوست کے واسطے ڈہا دیتے ہین [illegible] پہاڑ

غش مین بہلا حضرت موسی کو نہ آتا کیونکر ... جب نہین دیکہہ سکا جلوہ [illegible] پہاڑ

حال جان کا ہے فرہاد بیان کر دیتا ... کاش دنیا مین جو رکہتا لب اظہار پہاڑ

پوچہیے کیا ہو حقیقت شب تنہائی کی ... نظر آتے ہین ہمین تو در و دیوار پہاڑ

لے گئے بیہودگی گجرا تو یہہ جہنجہلا کے کہا ... کیا کرون مین میرے گردنکو ہوا ہے یہ پہاڑ

لاکہہ چاہا اسے ٹالین نہ ٹلا پر نہ ٹلا ... ہو گیا حق مین میرے عالم افکار پہاڑ

دیکھو برق نگہہ یار سے سرمہ ہوکر
سب کے آنکھون مین بسا طور دھوان دھار پہاڑ

گرد و پیش اور چپ و راست تمہارے غم کی
نظر آتے ہین ہمین چار طرف چار پہاڑ

کیا ہے درپیش ہمین کو سفر ملک عدم
کاٹنی تجھکو بہی ہے منزل دشوار پہاڑ

دیکھہ تو بار محبت سے دبے ہم ہین کہ تو
تونے کیون سر پہ اوٹھایا تہا دل زار پہاڑ

کیون قضا آئی ہے تم کس سے بہڑ ہو حیرت
یار کی سنگدلی سے تو گئے ہار پہاڑ

اب ہمارے دست و پا کرنے لگے ہمسے گریز
یہہ تعجب ہے کرین تسبیح سے تمسے گریز

ابر تر کی کیا حقیقت جو ملائے مجھسے آنکھہ
بلکہ دریا کو ہے میرے دیدۂ نم سے گریز

جسکو جی چاہے سلوسی کو آنکھہ بہی دیکھا کرے
جام کا مقدور کیا جو کر سکے جم سے گریز

اسکے منہہ سے مین پڑا جو بہر چھوٹا غم بہر
چاہیئے انسان کو گیسوئے پرخم سے گریز

صبر و طاقت کو پہنچ کب کے کر گئے اب غمگین
روح بہی کر جائیگی اس ذر کے غم سے گریز

ادسکے اشکونکو تو سمجھا ہے وہ آب زندگی
گل بہلا کیونکر کرے گلشن مین شبنم سے گریز

شوخ چشمونکی نظر حیرت نہ ٹہرے گی کبہی
آہوئے وحشی بہی کرتے ہین کہین رم سے گریز

جان جائیگی نکرنا گل خندانکی ہوس
چہوڑ دے بلبل تمنائے گلستانکی ہوس

دشت وحشت مین ہے عریان تنی ہمکو پسند
نہ تو دامن کی ہوس ہے نہ گریبان کی ہوس

جسکو حیرت ہو وہ آئینۂ رخ پر ہو فدا
جو پریشان ہو کرے زلف پریشان کی ہوس

ہمتو مر کر بہی نہ چہوڑین در جانان ہرگز
ہین وہ دیوانے جو کرتے ہین بیابان کی ہوس

اسمین ڈوبا جو کوئی پہر نہ اوچہلتے دیکہا
باؤلا ہو جو کرے چاہ زنخدان کی ہوس

تیغ ابرو کے اشارے سے سبکدوش کرو
میری گردن کو نہین خنجر بران کی ہوس

بوسۂ لعل لب یار پہ جی دیتے ہین
نہ حلب کی ہے تمنا نہ بدخشان کی ہوس

پانون پڑتے ہین میرے پہوٹکے رونیکے لیئے
ابلونکو ہے بڑی خار مغیلان کی ہوس

کیون ہے یہہ خال سیہ مصحف رخ پر حیرت
کہین ہندو کو بھی ہوتی ہے مسلمان کی ہوس

تیرے نالونسے ہے ناراض وہ قاتل خاموش
اب مناسب نہین فریاد دل ایدل خاموش

کہتے ہین قیدی کاکل کی خبر لائے کوئی
اوسکے پانونکی ہے کیون آج سلاسل خاموش

خوف سے تندمزاجی کے تمہین کوٹھے پر
دیکھنے آتا ہے اکثر مہہ کامل خاموش

جنکی گویائی کی تہی دہوم سبہی اہل سخن
کیسے تربت مین پڑے سوتے ہین غافل خاموش

تل ترے چاہ زنخدان مین ہے اے زہرہ جبین
یا فرشتہ ہے میان چہہ بابل خاموش

نالے کر کر میری آنکھونسے بہایا دریا
کشتئ عمر ڈوبی تو ہوا دل خاموش

کنج مرقد مین میرے دل کی صدا اُسن لینا
بعد مردن بہی رہیگا نہ یہہ شاغل خاموش

آج جو قالب خاکی ہے بہت نغمہ سرا
ایکدن ہوگا یہی کالبدِ گل خاموش

آئینہ دیکھہ کے کہتے ہین ادھر آ حیرت
دیکھہ تو بہی ہے میرا طرف مقابل خاموش

ہے عشق کی پنہان دل بیتاب مین آتش
دی ہمنے دیا معدن سیماب مین آتش

دریا مین نہ جائے کوئی پیدایش مرجان
یہہ دست حنائی سے لگی آب مین آتش

پہر عشق نہو جائے کہین شعلہ رخون کا
سوتا ہون تو مین دیکہتا ہون خواب مین آتش

اکسے سے عرق سکے نہ ہوا شعلۂ رخ کم
یہہ طرفہ تماشا ہے کہ ہے آب مین آتش

بہتے ہین سدا گرم میری آنکہہ سے آنسو
رہتی ہے ہمیشہ میرے سیلاب مین آتش

ہے دلمین تصور جو میرے شعلہ رخون کا
اسواسطے جلتی ہے بہرے باب مین آتش

لے شبکو ستار اوسنے جو دیپک کو ملایا
انگشت حنائی ہوئی مضراب مین آتش

حال دل سوزان جو میرا اوسمین لکہا تہا
نامے سے لگائی پرِ سرخاب مین آتش

دنیا مین یہی پرتوہ عشق ہے حیرت
سمجہتی ہی نہین عالم اسباب مین آتش

اب تو دنیا مین نظر آتا ہے کمتر اخلاص
نہین رکہتے ہین برادر سے برادر اخلاص

زور آمیز ہی کرتے ہین وہ اکثر اخلاص | دل کے اندر ہے بھرا بغض تو باہر اخلاص

مثل آئینہ رہے صاف تو انسان وہ ہے | ہے زمانہ مین بشر کے لیے جوہر اخلاص

جنکی عادت ہے ستانیکی وہ ہین ظلم پسند | کہین کرتے ہین کسی سے بھی ستمگر اخلاص

جانکر عاشق ابرو مجھے فرماتے ہین | تیری گردن سے کریگا میرا خنجر اخلاص

لے کے اوڑ جاتا ہے دنیا سے سو مقابر ہین | طایر روح کے بنجاتا ہے شہپر اخلاص

نام سنتے ہین جہا مین نظر آتا ہے کسے | اس زمانے مین ہے عنقا کے برابر اخلاص

نہین معلوم سبب کیا ہے کہ ہم منس تو ہین | کیون نہین رکھتے سخنور سے سخنور اخلاص

ان جفاؤن پہ بھی [illegible] نہین کرتے حیرت
اس زمانہ مین تو بس ختم ہے میتر اخلاص

شیشہ دلمین میرے کیون نہو جا عارض | آئینہ ہے کہ نہین عکس نمائے عارض

نظر آتا نہین اب کچھ بھی سوائے عارض | ابتو ایسے میری آنکھو مین سمائے عارض

پھیر آنکھین ہی نہین محو لقائے عارض | شیشۂ دل بھی ہے مشتاق صفائے عارض

زرد ہو جاتی ہین بوسے کے تصور ہی کے ساتھ | پھر میرے لب بھی ہین کیا ہمنشین ہائے عارض

ہوا گر حضرت موسی کو ہوس یار دگر | جلوۂ روشنیٔ طور دکھائے عارض

خواہش رخ ہی تو پھر لعت مین اد لچہا ناحق | تیرے سر آئے نہ اے دل پھر بلائے عارض

زہر پہلے تو نہ کہاتا تہا کوئی بہی امیر
سبزۂ خط سے ہوئی نشو و نمائے عارض

نام جنت کا نہ رضوان کے زبان پر آتا
دیکہتا میرے نظر سے جو فزائے عارض

جب ہوئی حسن خداداد کے تزئین منظور
ہو گیا خط سیہ فام قبائے عارض

نہین ہے جو یہہ گل زرد ہوئے جاتے ہین
آنکے دلمین بہی سمائی ہے ہوائے عارض

پردۂ زلف مین چہپ جانیکا اندیشہ ہے
کہین ایسا تو نہ اندہیر مچائے عارض

کیا کسی غیر نے دیکہا جو پسینہ نکلا
عرق شرم مین کیون یار نہائے عارض

اور سب عضو بدن کہینچ کے نقاش ازل
وجد مین آگیا جسوقت بنائے عارض

زلف سرکائی جو رخ سے تو خفا ہو کے کہا
ہاتہہ ٹوٹین جو چہوئے کوئی پرائے عارض

عمر کٹ جائیگی یون ہین میری روتے روتے
شب کو زلفونکے لئے دنکو ترے عارض

تا دم زیست یہہ ارمان نہین جانیکا
تمنے اے یار نہ عارض سے ملائے عارض

میری وحشت کی دوا کچہہ نہ مسیحا سے ہوئی
مجہسے بیخود کو مگر ہوش مین لائے عارض

زلف کیا کم تہی جو ہین خط کے نمایان آثار
ایک بلا اور بہی آئی تہہ قفائے عارض

تجہہ سے سرو دشمن ہے کہ ہمنے بہی سر دیتے ہین
مہہ کامل کی طرح داغ اوٹہائے عارض

اوسکے نور کے نقطہ ہم ہی نہین ہین مشتاق
حور بہی ملے تو آنکہونسے لگائے عارض

بزم خوبان مین کسیطرح سے پائے نہ فروغ
شمع محفل جو تیری لو نہ لگائے عارض

تجھکو کیا تیر گئے قبر کی دہشت حیرت
کیا وہ اگر نہ دیکھا ینگے ضیائے عارض

جس روز سے دیکھی ہے صفائی گل عارض
آنکھیں ہین میری محو لقائے گل عارض

پژمردہ کیئے غنچۂ دل سیکڑون اسنے
جسدن سے ہوی نشو نمائی گل عارض

ہیو جہہ نہین چاک گریبان گلون کو
شاید کہین اونکے نظرائے گل عارض

منظور نہین طایر دل کا جو پہنسانا
کیون زلف کا ہین جال لگائے گل عارض

بلبل کی طرح نالہ زنی کرتے ہین دن رات
کسدرجہ سمائی ہے ہوائے گل عارض

نظارے سے محروم ہین ہم اسکے سبب سے
ہے زلف بہی ایک طرفہ بلائے گل عارض

جو تجھکو ہے صدمہ وہی مجھکو ہے بلبل
تو گل پہ فدا مین ہون فدائے گل عارض

خواہش نہ مجھے گل کی نہ گلشن کی تمنا
جبسے مری نظرون مین سمائے گل عارض

یہہ سبزۂ خط کی ہے [illegible] کیسے دیکھین
اب اور کوئی رنگ نہ لائے گل عارض

فرماتے ہین کیون آج کہے جاتے ہو حیرت
کیا تمنے بہی دیکھی ہے فزائے گل عارض

جب تھے حواس کہو تے تھے شور و فغان کا ضبط
دل ہی یہ آہنی تو بتاؤ کہان کسکا ضبط

گلزار مین یہہ کہتی ہے رو رو کے عندلیب
مجھسے نہوگا صدمۂ باد خزان کا ضبط

سن سن کے سخت چپ ہوئے ایسے کہ بت بنے
جس پر نہیں ہے آپ کو اپنے زبان کا ضبط

لا کہوں ستم اوٹھائے مگر منہہ سے اُف نکی
گھبرا گئے وہ دیکھہ کے مجھہ خستہ جان کا ضبط

جب سے لئے بار عشق کو سر پر اوٹھا لیا
دل مین میرے سما گیا سارے جہان کا ضبط

بجلی سے تیرے کانکی زلفین ہین منتشر
ابر سیاہ کو نہین برق طپان کا ضبط

حیرت کرو نہ شکوہ تیغ نگاہ یار
عاشق مزاج کرتے ہین زخم نہان کا ضبط

رخ پہ ہر وقت ہے کیون زلف سیہ فام محیط
روز روشن پہ تو ہستی نہین یون شام محیط

عشق صادق ہو تو کچھہ اپنا اثر دکھلائے
یار کے دل پہ ہو کیونکر ہوس خام محیط

وان تو یہہ قاعدہ بے رنج و مصیبت ملین
یان وہ شامت ہے کہ ہے خواہش آرام محیط

صدق دل سے جو کوئی لے تو ملے اوسکی مراد
کیون نہو ساری خدائی پہ ترا نام محیط

نہ بچا طایر دل کوئی جہان مین صیاد
یہہ ہوا کاکل پیچان کا ترے دام محیط

بے سبب مجھسے مرے یار نے دل پھیر لیا
ابتو اسطرح کی ہے گردش ایام محیط

دیکھہ لے ساری خدائی کو جو دل صاف کرے
جام جم پر بھی ہوا کرتا ہے یہہ جام محیط

کیون نہون نام پہ ہم احمد مرسل کے فدا
جنکے باعث سے ہوا کفر پہ اسلام محیط

حال دل اسلئے وہ کہتے نہین بشر کو اکثر
ضبط ہو جاتا ہے ہوتے ہین جو اوہام محیط

نہین میلان طبیعت تو بتا و ہر شب
ماہ کیون ہوتا ہے آکر کے لب بام محیط

ابتدا ہی مین گیا دل تو نہین مانگی خبر
مجہہ پہ آغاز سے ہے عشق کا انجام محیط

سنگدل پر ہی ہوا ہے کوئی جادو نادان
تو کبہی اوس پہ ہنو گا دل ناکام محیط

حشر مین یار کو دکہلاؤگے منہہ کیا حیرت
اوسکے جانب سے تو ہین سیکڑون الزام محیط

غزل

رخ پہرا یار کا خدا حافظ
اب دل زار کا خدا حافظ

پہونچا پاس اونکے خواب غفلت مین
بخت بیدار کا خدا حافظ

مجہکو فرماتے ہین وہ عیسے وقت
ایسے بیمار کا خدا حافظ

زلف سب طرح بڑہتی آتی ہے
کمر یار کا خدا حافظ

میرے رونے پہ ہنسکے کہتے ہین
در و دیوار کا خدا حافظ

مجرم عشق جسکو لوگ کہین
اوس گنہگار کا خدا حافظ

آپ مختار ہین جو چاہین کرین
ہمسے لاچار کا خدا حافظ

قیدے زلف کو وہ کہتے ہین
اس گرفتار کا خدا حافظ

بولے اب ہمتو جاتے ہین حیرت
تیرے گہر بار کا خدا حافظ

جور و ستم کہان تلک اے یار الحفیظ
کب سے پکارتے ہین گنہگار الحفیظ

جسپر تڑپے پہر اوسکو خدا ہی پناہ دے
اونکی نگاہ ناز کے تلوار الحفیظ

ہوتے ہین یون تو نالۂ عاشق بہت حزین
لیکن صدائے تازہ گرفتار الحفیظ

پہونچی جو آہ شعلہ فشان تا بہ آسمان
گہبرا کے بول اوٹھا کرۂ نار الحفیظ

کہتے ہین کون نالہ کنان شبکو تہا یا
یہہ کسکی تہی صدا پس دیوار الحفیظ

غیرونکی التجا سے الہی بچائیو
عاجز نواز کل کے مددگار الحفیظ

کیا کیا بتائین قیدئے کاکل کی سرگذشت
وہ بیکلی وہ طول شب تار الحفیظ

دیکہی جو میری نبض مسیحانے یہہ کہا
اس ناتوانکو عشق کا آزار الحفیظ

اسواسطے ہوا ہے وہ قاتل جفا پسند
دوچار الحذر کہین دوچار الحفیظ

کیونکر اوٹہینگے گور غریبانکی سختیان
وہ بیکسی وہ منزل دشوار الحفیظ

حیرت یہہ رات کسکی تہی آواز دل خراش
کہتا تہا کون یہہ شب تار الحفیظ

پروانیکی نہ موت سزاوار ہوگی شمع
آخر تجہے بہی صبح نمودار ہوگی شمع

صدمے شب فراق کے معلوم کیا تمہین
ہم جلتے ہین یا تو خبردار ہوگی شمع

یہہ سرکشی تری نہین گلگیر کو پسند
اکبر وہ زندگی تجھے دشوار ہوگی شمع

جانا کبھی نہ کشتۂ کاکل کی قبر پہ
تو بھی بری بلا مین گرفتار ہوگی شمع

پروانے کو جلاتی ہے گو جرم عشق مین
ہم جانتے ہین تو بھی گنہگار ہوگی شمع

کیون تجھکو سب جلاتے ہین کچھہ ہم ہین ایسے یار
تو بھی کسیکے در پے آزار ہوگی شمع

پروانہ اور ہم تو ہین مذہب مین ایک ہی
وہ جلگیا تو ہمسے بھی تکرار ہوگی شمع

بیجا ہے شعلہ رویون سے دعوی ہمسری
رسوا تو ایکدن سر بازار ہوگی شمع

میری طرح سے رات کو جل جل کے رو دی ہے
شاید اونہین سے طالب دیدار ہوگی شمع

ہر شب یہہ جا سے بزم مین میری جگہہ نہو
ادنکی نظر مین لایق دربار ہوگی شمع

محفل مین دیکھو آتا ہے حیرت وہ شعلہ رو
رخ سے اوٹھی نقاب تو بیکار ہوگی شمع

غزل

وہ لالہ نہنکے نکلے جو تھے دل پہ کہا داغ
مرنیکے بعد دیکھیے کیا رنگ لائے داغ

کچھہ بھی ہمین نظر نہین آتا سوائے داغ
ابتو ہماری آنکھون مین ایسے سما گئے داغ

عاشق تمہارے ہوئے عدم اسطرح گئے
پہنکا لباس نسبت کو بنئے قبائے داغ

سرخ ٹھنڈی ہوگئی پڑ دل پر تپتا ہے آہ کی | شمع گل ہوتی ہے لیکن نیم بسمل ہے چراغ

شعلہ دیوں سے مشابہ ہو یہ ہو سکتا نہیں | بلکہ اونکے سوختہ ماتو نہیں داغ جل ہے چراغ

دیکھو حیرت گل نہو باد سموم عشق سے

خانۂ تن کے اندھیرے کے لئے دل ہے چراغ

غزل

روز و شب یکساں ہے اونکے سو [illegible] | دن کو رہتا ہے فقط مہر درخشاں کا فروغ

شعلۂ رخ کے سبب سے زلف میں ہے ان کا فروغ | آتش گل ہی سے ہے اس شبستاں کا فروغ

بعد مردن میری تربت پر وہ گیسو کھولکر | رنگ لایا ہے ہمارے داغ سوزاں کا فروغ

داغ دل کی روشنی سے آبرو رکھ لی مری | کھو دیا تھا شمع نے گور غریباں کا فروغ

تا تلو تم نے بوجھایا گو چراغ زندگی | خون ناحق سے تو ہے گنج شہیداں کا فروغ

ایک تارہ خون روتا ہے اوسکی یاد میں | لعل لب نے کھو دیا لعل بدخشاں کا فروغ

اے گلو اتنا نہیں ہنستے سمجھ لو ایک دن | نالۂ بلبل مٹا دیگا گلستاں کا فروغ

آتش فرقت سے تیرے سینہ میرا [illegible] | میرے آگے کیا بھلا سرو چراغاں کا فروغ

صانع قدرت کی حیرت ہے یہہ ساری شئی

ماہ تاباں [illegible] ہے مہر درخشاں کا فروغ

غزل

پڑ گئی کیا آنکھہ اوس سفاک کے دل کیطرف
ہر گھڑی کہتا ہے چلئے کوئے قاتل کیطرف

اوسکے چہرے پر کہان یہہ چشم و ابرو و خال و خط
آپنے دیکھا تو ہوگا ماہ کامل کیطرف

مارے غصہ کے ٹپک دیتے ہین اکثر آئینہ
دیکھتے ہین جب کبھی مد مقابل کیطرف

لطف نظارہ تو اوٹھیگا [illegible]
ہو جو گردن زیر خنجر آنکھہ قاتل کیطرف

مین تو خود مٹ جاؤنگا ایکدن نگاہ غیظ سے
دیکھئے کیا ہو بہلا مجہہ نقش باطل کیطرف

مجہہ پہ کیا موقوف آئینہ تلک حیران ہے
جسنے دیکھا ہے ترے حسن و شمایل کیطرف

تخم الفت کا [illegible] کیا جا
رخ ہیرے جانب نظر ہے [illegible] دل کیطرف

کیا [illegible] پہر دل ہوا مایل تمہاری زلف پر
کوئی دیوانہ بہی جاتا ہے سلاسل کیطرف

[illegible] تو نہین بعد قتل
دیکھتے پہر کر نہین مہہ اپنے بسمل کیطرف

حشر مین جھگڑا اٹھیگا جبکہ حسن و عشق کا
جانب گل آپ ہونگے مین عنادل کیطرف

کہتے ہین [illegible] جنہونسے خدا بہی بنا
جب فرشتے دیکھتے ہین چاہ بابل کیطرف

غوطے کہاتا ہون ابہی تو بحر غم مین آپکے
دیکھون لیجاتی ہے کب تقدیر ساحل کیطرف

کچھہ تو اے حیرت تمہین زاد سفر کی فکر ہو
تنگ جاتا ہے بڑی دشوار منزل کیطرف

غزل

کون کہتا تہا کہ جا چاہ زنخدان کیطرف
دل دیوانہ گیا آپسے زندان کیطرف

جب بہار آتی ہے تب کنج قفس مین بلبل
نظر یاس سے تکتے ہی گلستان کیطرف

میرے نزدیک حسینوں مین مروت ہی نہین
یہہ پریزاد نہین دیکھتے انسان کیطرف

وحشیو مژدہ علامت ہے بہار آنیکی
خود بخود دل یہہ لپکتا ہے گریبان کیطرف

ننگ و ناموس ہمیشہ کو ڈبوتا ہے جسے
دیکھتا ہے وہ یہہ پایان زنخدان کیطرف

اوکمان دار تیرے تیر مین تسخیر ہے کیا
دل کھنچا جاتا ہے کیون ناوک مژگان کیطرف

مذہب عشق سے راضی ہے ہمارا دلبر
نہ تو ہندو کی طرف ہے نہ مسلمان کیطرف

وحشی چشم یہہ کہتے گئے آبادی سے
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے بیابان کیطرف

زندگی ہی کے ہین سب یار سمجھ تو پیرت
کوئی آتا نہین پھر گور غریبان کیطرف

غزل

مین ہون کہ نہ دین اور کسی کام کے لایق
ہو جائے زبان میری تیرے نام کے لایق

سر تا بہ قدم مین تو ہون الزام کے لایق
پر ذات تیری ہے کرم عام کے لایق

یا مجھکو مفر ہو غم دنیا سے الہی
یا صبر ملے گردش ایام کے لایق

فرماتے ہین کسوقت رخ و زلف دکھا کر
تو صبح کے لایق ہے نہ ہے شام کے لایق

میرے دل صد چاک کو کہتا ہے ستمگر
شانہ ہے میری زلف سیہ فام کے لایق

اسکا خم گیسو مین پھنسانا ہی بجا تھا
یہہ طایر دل تھا ہی اسی دام کے لایق

جب پوچھئے کیون ہمت توجہ نہین ہوتی
کہتے ہین نہین ہم ہوس خام کے لایق

آئے نہین میرے گہر کے تکلف ہے تو ایسا
ہے دلمین جگہہ آپ کے آرام کے لایق

دن رات رخ و زلف کے نظارے مین گذرے
ہو آنکہہ تو ایسی سحر و شام کے لایق

معمور کئے جائے ہے پیمانہ دلکو
حیرت مے وحدت ہے اسی جام کے لایق

غزل

کیونکر ہوا بہلا میرے رنج و الم مین فرق
ابتک نہین ہے آپکے جور و ستم مین فرق

تم ہو جفا پسند تو ہم ہین وفا شعار
دل مین کرو خیال جو ہے تم مین ہم مین فرق

روتے ہین رات دن وہ فقط برشگال مین
ہے ابرتر مین اور میری چشم نم مین فرق

کہتے ہین جسکو رام اوسیکو رحیم ہین
اپنے سمجھ مین کچھہ نہین دیر و حرم مین فرق

پاتے نہین اب اوسکو جو اگلی نگاہ تہی
کچھہ آج کل ہے آپ کے لطف و کرم مین فرق

ہان جس سخن پہ کی پہر اوسی کو نہین کیا
نزدیک آپکے نہین لا و نعم مین فرق

کتنون کو مار مار کے سیدہا بنا دیا
ایا مگر نہ زلف تیرے پیچ و خم مین فرق

وعدہ خلاف کہنے سے ناراض کیون ہوئے
کیا آپکے ہوا نہین قول و قسم مین فرق

تقدیر کا لکہا کبہی حیرت مٹا نہین
ہوتا نہین نوشتۂ لوح و قلم مین فرق

غزل

تا لے شب فرقت مین کئے ہین سحر تک
اللہ رے غفلت نہ ہوئی تمکو خبر تک

کچھ عیب نہین جلنے مین اغیار کے پر تک
ہان ہمین تو غیرت ہے جو [illegible] گہر تک

قاصد یہہ پتہ کوچہ قاتل کا رہے یاد
جا نبر نہین ہوتا کوئی وان مد نظر تک

پہنس جائینگے لاکہون ترے اس دام مین شیدا
کچھ ختم نہین زلف کا سودا ہے سر تک

سنتے ہو جو تیغ نگہہ یار کی [illegible]
موقوف ہوئی جاتی ہے [illegible]

کچھ اونکے نزاکت نہین [illegible]
کھل جاتا ہے جوڑا تو لٹکتی ہے کمر تک

منزل تو ہے مشہور کڑی ملک عدم کی
ہم ایسے مسافر کہ نہین [illegible]

ہمکو ہر یکتا تو رہے پاس حیا بہی
توقیر گہر کی ہے مگر آب [illegible]

دیکھے رخ روشن کی تجلی کوئی کیونکر
جلتے ہون جہان طایر نظارہ کے پر تک

اللہ رے سوز غم فرقت کے شرارے
وہ آگ لگی دلمین کہ جلتا ہے جگر تک

اس نالہ بیکار سے کیا فایدہ حیرت
کچھ بہی جو اثر ہوتا تو وہ آئین نہ ادہر تک

غزل

کہا بلبل نے دیکھا کی کیا میرے نشیمن تک
چمن مین آتش گل سے جلا میرے نشیمن تک

فروغ حسن ایسا ہے پری بیزار جلتے ہین
پہونچتا ہے کہان نظارہ اونکے روے روشن تک

ہن اگر عشق ابرو ہے تو ہم خوش نہین ہونگے
جو آب تیغ کی آئی کبہی نوبت رگ گردن تک

جنون کے جوش مین کب مین نہ جانے ہوا باہر
گریبان نہیں پڑا جب ہاتہہ تب پہونچا ہے دامن تک

متاع صبر کہو بیٹھے رقیبان سیہ رو بہی
تمہاری راہ وہ ہے جسمین لٹ جاتے ہین رہزن تک

بہار آئی ہے سنبل صورت دود پریشان ہے
فروغ آتش گل سے جلا جاتا ہے گلشن تک

جہان دل تیر مژگانکی نشانے سے نہین بچتا
نگاہ شوق کہتی ہے بہلا چلئے تو چلمن تک

جلے غنچے ہین اوسمین بیتاب دل دانا کو
ہمارے سینہ سوزان سے شرمندہ ہے گلخن تک

تلون چہوڑ دو اب آدمیت پر نظر رکہو
یہہ سب باتین پری رو زیب دیتی ہین لڑکپن تک

کہا کرتے ہین عاقل چار دنکی چاندنی اسکو
زمانہ ناز بیجا کا اگر کچہہ ہے تو جوبن تک

بیان شیخ کیا ہو خال ہندو بہی تو بے حس ہے
تمہارا مصحف رخ دیکہہ کے بت ہے برہمن تک

ستمگر اب یہہ حالت ہے تیرے بیمار ہجر انکی
نہین کچہہ دوست پر موقوف پچہتاتے ہین دشمن تک

سوا حضرت دل کے جو اپنی خیریت چاہو
بچو ان بانکی وضعون سے نہ دیکہو ترچہی چتون تک

نہ سمجہو عشق مین اسکے فقط سنبل پریشان ہے
تمہارے کاکل پیچان پہ لہراتی ہے ناگن تک

قطعہ

کہا بلبل نے قیدی ہین بہ تیرے قسمت کی خوبی ہے
قفس بہی وہ ملا ہمکو نہین ہے جسمین روزن تک

ہمین لیچل دہان اتنا تو کر صیاد سنتے ہین
صدائے خندۂ گل آتی ہے دیوار گلشن تک

مزا صحرا نوردیکا بڑہا ہے جب سے وحشت ہے
بگولونکی طرح ہم بہی نہین رکہتے ہین مسکن تک

ڈہڈاتا ہے ہمین تاریکی مرقد سے کیا داغ عظ | ہماری داغ دلکی روشنی کا دیتے مدفن تک

بہار آفرینش جسکی ہے حیرت ادسکے دیکھو
دلونمین بیقراری ہے ہتو نکے رنگ بدن تک

غزل

بعد مردن جب نہین رہتا کوئی آزار تک | ساتہہ دے پہر کون ایسی منزل دشوار تک
میان مین جاکر چہپی دیکہا نہ کوئی وار تک | تیغ ابرو سے تو گہونگہٹ کہا گئی تلوار تک
کیا رسائی ہوگئی انکی بہی چشم یار تک | نیند آتی ہی نہین اب دیدہ بیدار تک
کان ٹیکے ہے امید ہرکو بدہے منقار تک | نالہ موزون میرے پہونچے جو سوفار تک
اب تو نظار یکا سد باب بہی منظور ہے | بند کرتے ہین وہ سارے روزن دیوار تک
ہمنوا بیہوش ہو نین تہے پر موسی عمران نہتے | جلوہ رخ سے تو غافل ہوگئے ہشیار تک
آتش عشق بتان وہ ہے کہ جسکی آنچ سے | بچکے چلتی ہین ہمیشہ مرغ آتش خوار تک
رہرو ملک عدم کی چال کو بہی دیکہتے | آپ آجاتے اگر وارفتہ رفتار تک
کسطرح دیکہے کوئی ایسا فروغ حسن ہے | جلگیا نظارہ جاکر شعلہ رخسار تک
بجہہ گیا موقوف پروانونکی حالت دیکہلو | شمع کی صورت جلا پہونچا جو بزم یار تک
سنتے ہین سب طایرونکا ہوگیا وہ بادشاہ | کیا ہما پہونچا تمہارے سایہ دیوار تک

کیون ہلا الجھن ہے شیخ و برہمن مین انکا
رشتہ الفت تو ہے تسبیح سے زنار تک

آبلہ پا کیا کوئی ایا تہا اے دشت جنون
خون کی رنگت نظر آتی ہے نوک خار تک

یہ کہہ ملایک ہی نہین محو تجلی جن ہے ہین
روئے روشن کا تصرف نور سے ہے نار تک

ہنسکے فرماتے ہین حیرت جانب مژگان نہ دیکہہ
یہہ سنان نادان نکلجاتی ہے دلکے پار تک

غزل

ہو جائے بلکہ روح تن زار سے الگ
پر یار کو خدا نکرے یار سے الگ

کہا کہاکے غم جو مرکے ہوے یار سے الگ
کیسے پڑے ہین قبر مین نا چار سے الگ

کہتے ہین اسکو شوق اسیری کہ خود بخود
بلبل نے اپنے پر گئے منقار سے الگ

شاید ادہر نہین کے باعث آرام ہو گئی
رہتی ہے نیند دیدۂ بیدار سے الگ

آتے ہین پہر فاتحہ خوانی جو قبر پر
پڑے ہین پانو شوخی رفتار سے الگ

اب تو شب فراق پہر اوس خیال زلف
اندہیر ہے ایک اور شب تار سے الگ

کہٹکا جو ہے مرا کہین مجہکو نہ دیکہہ لے
رہتے ہین اپنے روزن دیوار سے الگ

پہونچے فلک پہ یہہ تو وہ آئے زمین پر
رہتی ہے برق آہ شرربار سے الگ

مجہکو یقین ہے تیرے رحمت کے سامنے
ہو جاینگے گناہ گنہگار سے الگ

دیر و حرم اوسکے ہین اے شیخ و برہمن
کافر ہے وہ جدا ہے نہ دیندار سے الگ

اتنی سمجھ تو ہے کہ یہہ ہمسے ہین برخلاف
دیوانے چلتے پھرتے ہین ہشیار سے الگ

دیکھا جو ہمنے رشتۂ الفت کو آپکے
تسبیح سے الگ ہے نہ زنار سے الگ

بہیجا عدم سے ہمکو جہان خراب مین
رہتے ہین آپ عالم افکار سے الگ

آرام بعد مرگ ہنو جائے اسلئے
رہتی ہے موت بہی تیرے بیمار سے الگ

معدوم کچہہ کمر ہی نہین ہے مین بہی ہے
اک اور ہے عدم کمر یار سے الگ

حسرت ہے ہین اونکے دو ٹہر خدا ہی بنا دے
تیغ نگاہ ناز ہے تلوار سے الگ

حیرت رہین ملو نہ جہان ہے ہمارا دل
دل سے جدا ہنو نہ دل آزار سے الگ

غزل

کیا کرے کوئی ہمسے اوسے ہزار الگ
ہماری دل سے ہنوگا خیال یار الگ

گلون کے سیر تمہین ہمکو داغ دل پر نظر
تمہارا باغ جدا اپنا لالہ زار الگ

کسی طرح سے نہ جائیگا ولولہ دلکا
گلونکے پاس سے بلبل رہے ہزار الگ

تمہین جہان مین رہو ہمین تو عدم کو ملا
تمہارا شہر جدا ہے میرا دیار الگ

ہمین نہین ہین فقط اونکے دید کے مشتاق
تمہین ہین نرگس شہلا ہے انتظار الگ

تمہین یہ حصر ہے مبتلا و منصفی ہی … رقیب پاس ہین اور جان نثار الگ

ستارہے ہین یہہ دو نو تمہارے فرقت مین … دل برشتہ الگ چشم اشکبار الگ

نہ پوچھو حال مری بادیہ نوردی کا … کہ آبلونکے سوا پاؤن مین ہین خار الگ

رہو کنارے ہی دست جنونسے اے حیرت
نہین تو ہونگے گریبانکے تار تار الگ

غزل

اک غم تو دیا اپنا دل زار کے قابل … کیا آنکھہ نہ تہی جلوہ دیدار کے قابل

بانٹے گئے جب شغل ازل مین تو بجز رنج … راحت کوئی ٹہری نہ گنہگار کے قابل

کافی ہے مجھے خنجر مژگان کا اشارہ … مین تیر کے قابل ہون نہ تلوار کے قابل

مرقد کے اندہیرے مین جو کام آئے تو جانین … یہہ داغ جگر ہے تو شب تار کے قابل

اونکے خط شبگون نے کیا حسن دوبالا … تہا ہی یہہ دہوان شعلہ رخسار کے قابل

جبر داد و مکا مین تو نہ یکہین تمہین اغیار … آنکہین ہین مری روزن دیوار کے قابل

دیکھا دل صد چاک تو کہتا ہے ستمگر … شانہ ہے مری زلف دہواندار کے قابل

پیشانی یہ رسیدا ہون نہ کیون ابروے خمدار … یہہ لوح تہی اس مطلع انوار کے قابل

دل نذر ہوا پہلے ہی نظارہ مین حیرت
اب جان ہے وہ ہو کہ نہو یار کے قابل

غزل

جب گیسوؤنکو آپ نے فرمایا دام دل
یاد شن بخیر ہمکو بھی یاد آ گیا نام دل

کیا جانیں کس طرف مرے پہلو سے چل بسا
اب بیقراریاں ہیں جہاں تھا مقام دل

اس ظرف بے بہا کی تمہیں قدر کچھ نہیں
ابتک شراب وصل سے خالی ہے جام دل

اچھا ستائیے کہ بڑا منتقم وہ ہے
ایسا نہو کہ تم سے بھی لے انتقام دل

لائی ہے جیسے نکہت گیسو تری صبا
اوس دن سے ہو رہا ہے معطر مشام دل

پہلو میں میرے چین سے بے چین کر دیا
کرتے ہیں کیا حسین یونہیں احترام دل

کہتے ہیں بار آور محبت ہے بد بلا
تمکو کرے خراب نہ یہہ عقل خام دل

اوسکے بغیر ہے مرا اقلیم تن خراب
کیوں آپ نے بگاڑ دیا انتظام دل

کیونکر نہ سر جھکے خم ابرو کے سامنے
اے منکرو یہی تو ہے بیت الحرام دل

کہتا ہے مجھکو یار کے اوپر فدا کرو
ہر وقت ہر گھڑی ہے یہہ ہمسے کلام دل

لیل و نہار اپنے الگ ہیں جہان سے
آنکھونکو صبح عید ہے رخ زلف شام دل

گھبرائے نہ کوچۂ کاکل میں ڈھونڈئیے
سنتے ہیں اوس جگہہ ہے بڑا ازدحام دل

کہتے ہیں ہمکو ضبط محبت کا لطف ہے
حیرت تری طرح سے نہیں ہم غلام دل

غزل

جسکو ندا ستائے وہ تم سے لگائے دل
پچھتائے عمر بھر یہی کہہ کہہ کے ہائے دل

کیا پیچ و تاب کہاتی ہے عاشق کو دیکھیے
اس زلف بد بلا سے خدا ہی بچائے دل

جی تنگ ہو گیا ہے حسینوں کے ہاتھ سے
ابتو یہی دعا ہے کسی پر نہ آئے دل

سینے میں جو دھڑک تھی وہ موقوف ہو گئی
کیا جانیں کیا ہوا نہیں آتی صدائے دل

دیکھا ہے جبسے زلف مسلسل کو خواب میں
الجھن میں پڑ گیا ہے مرا ماجرائے دل

شئے نہیں جو پیش نظر ہو کسیطرح
اے سنگدل تجھے کوئی کیونکر دکھائے دل

رونے پہ میرے ہنستے ہو خوف خدا نہیں
ایسا نہو تمہیں بھی تماشا دکھائے دل

درخواست کسکی تھی کہ ہمیں چاہیے ضرور
عاشق نہو کسیکے [illegible]

لیکن تو لاکھوں ہیں دنیا میں دلربا
[illegible] اوسکو مانتے [illegible] جو [illegible] اپنا دل

یوں تو گنہگار ہیں ہم بھی بہت مگر
وہ تو بشر نہیں جو بشر کا دکھائے دل

جس شعلہ رو کو دیکھا یہہ پروانہ ہو گیا
ہم جل کے خاک ہو گئے جو لیے میں جائے دل

دل ہے پسند لیجیے لیکن یہہ شرط ہے
پہلو میں رہیے آپ ہمیشہ بجائے دل

حیرت خدائے پاک کے قربان جائیے
اوسکے سوا نہین کوئی حاجت روائے دل

غزل

چمن مین آئے تو شوق لقائے یار مین گل
چراغ زیست ہنو جائے انتظار مین گل

جگر چبہا کے خوشی سے گندہے ہار مین گل
عجیب حیلہ سے لپٹے گلوئے یار مین گل

قفس مین بلبل نالان ہو وائے تقدیر
گلو مین خار رہین یا ہجوم خار مین گل

تمہارے دید سے محروم ہو گئے جب سے
امیدوار خزان رہتے مین بہار مین گل

نظر مین نرگسی آنکھین تو دلمین ہے جنکا خیال
کھلے ہوئے ہین عجب باغ انتظار مین گل

قفس مین بلبل نالان ہنسی تو ہنستے تھے
خدا نے کر دئے گلچین کے اختیار مین گل

خزان کے آتے ہی جب دل نے جوش کیا
جہان سے آئے تھے پہونچے اوسی دیار مین گل

پیام یار تو لائی ہے کیا نسیم سحر
کہ جہوم جہوم کے ہنستے ہین شاخسار مین گل

عرق مین دیکھہ رخ آتشین کو بولی بہار
الہی آئے کہان سے یہہ آبشار مین گل

جلوس یار دو رویہ ہے باغ مین حیرت
ہین اس قطار مین بلبل تو اوس قطار مین گل

غزل

داغ جگر سے اپنے نمایاں ہے روئے گل
داخل ہے اوسمین روح بہی مانند بوئے گل

حسرت سے کہہ رہی ہے قفس مین یہہ عندلیب
تقدیر دیکہین کب ہمین لیجائے سوئے گل

خالی نہین ہین لطف سے شادی و غم ترے
شبنم کا طرز رونے مین ہنسنے مین خوئے گل

کیا جانے کوئی قدر سوا میر آپکی
بلبل کے جیسے پوچہے کوئی آبروئے گل

پہولونکی ہار یہہ نہین گردن مین آپکے
باندہے ہوئے ہے رشتۂ الفت گلوئے گل

ہرگز عرق نہ پونچہئے رخسار صاف سے
شبنم سے کچہہ بگڑتے نہین آبروئے گل

گلزار احمدی کو نہ حیرت چلے چلو
یہہ رہ روش ہے جسکے تجلی کوئے گل

غزل

تو جو صیاد کے پہندے مین نہ آئے بلبل
بے بسی سے یہہ تری جان بچائے بلبل

کیا گلستان مین خزان آئی بجائے بلبل
باغبان کیون نہین آتی ہے صدائے بلبل

تہے گلشن مین بہت شور مچائے بلبل
سنکے نالے ترے صیاد نہ آئے بلبل

مین ترے گل کو جو دکہلاؤن گل داغ جگر
پہر وہ غیرت سے تجہے منہہ نہ دکہائے بلبل

او[illegible] نے یہہ ہنسے گل تو میری رائے ہے یہہ
ایسے بیرحم سے اب دل نہ لگائے بلبل

نظر آئے مرا گلرو تو چمن مین تیرے
نکہت گل کی طرح ہوش اوڑائے بلبل

باغبان اور گل چمن سے تو راضی کیوں ہے
کیا غرض ہے کہ کبھی چین نہ پائے بلبل

کان میں عشق مزاجوں کے خوش آئی اکثر
اک پپیہے کی صدا ایک نوائے بلبل

کیا گل تر کے تمنا تھی کہ ہو مجھ پہ فدا
نہ کرے عشق نہ تکلیف اوٹھائے بلبل

لطف کیا ہے جو گلو میں نہ رہے کچھ وفا
اب مناسب ہے گلستان میں نہ جائے بلبل

چپ ہو گئی سنتے ہی منقار ہے بند
میرے نالے ہی میں کیا ہوش سے جائے بلبل

بیوفائی کا مزا تمکو مجھے لطف وفا
ہوس گل ہے تمہیں میں ہون فدائے بلبل

زندگی جسکی تعلق ہے وہ گل باغ میں ہے
آشیان اور کہان جا کے لگائے بلبل

سیر گلشن کو گیا کیا گل بیچارہ مرا
آج پھر لی ہے بہت آنکھ چرائے بلبل

باغ میں اور بھی طایر تھے ہوئی کسکی نمود
عشق گل ہی سے وہ ہے نشو نمائے بلبل

اوسکی آواز حزین اور میں عاشق ہوں
کوئی کہدے کہ مرا دل نہ دکھائے بلبل

سنتے ہیں نالہ موزوں کا بھی دعوی ہے اوسے
ہمسے آکر تو ذرا آنکھ ملائے بلبل

یہہ نہ سمجھے کوئی مرتی ہے وہ ناحق اوس پر
گل کے دل میں بھی ہے پوشیدہ ہوائے بلبل

باغ عالم میں خوش آواز تو مشہور ہے
پر کبھی نالہ موزوں نہ سنائے بلبل

آتش گل کو وہ اشکوں سے بجھائے پیچھے
پہلے اپنے تو پر و بال بچائے بلبل

ہو اگر ضبط محبت تجھے حیرت کیطرح
تو یقین ہے تری امید برائے بلبل

غزل

او تند خو ہوئے تیرے عاشق کیا نے ہم
جو دل مین ہے وہ کہہ نہین سکتے زبان سے ہم

پہونچائے اب خدا ہمین آئے جہان سے ہم
عاجز ہین اس زمین سے اس آسمان سے ہم

مہمان چند روزہ کی دعوت نہو سکی
شرمندہ ہوکے رہگئے عمر روان سے ہم

باغ جہان مین ہم ہی تہے کیا لائق خزان
ملتا کہین تو پوچھتے اوس باغبان سے ہم

ایک عمر سے تو دختر رز کی ہین تاک مین
کیا سر اوٹھاین خدمت پیر مغان سے ہم

خلقت یونہین ہوئی ہے نہین ہمین اختیار
ہمسے خزان گریز کرے یا خزان سے ہم

او ڈھونڈتے ہین ہین پا بستر غم سے کیسطرح
ایسے گران ہوئے ہین تن ناتوان سے ہم

جانینگے اوسکو جینے کہ پیدا کیا اہنین
اب تنگ آگئے ہین جلائے بتان سے ہم

آگر عدم سے گلشن ہستی مین مثل گل
پژمردہ ہوکے جاتے ہین اس بوستان سے ہم

حیرت کا ذکر کیجئے اونسے تو کہتے ہین
جانے دو بولتے نہین اوس بدگمان سے ہم

غزل

مجال کیا جو کرین عذر حکم یار مین ہم
دل اوسکے قید مین ہے دل کے اختیار مین ہم

جب اتنا فضل ہو پہر وصل کی ہے کونسی سبیل
دیار عیش مین وہ ملک انتظار مین ہم

ہے قول یار جو ہوتا ہے خوش سنا معلوم
نہین شباب وہ ہین پردۂ بہار مین ہم

نہ کچھہ کہینگے چلو ابتو مٹ گیا جہگڑا
تم اپنے گہر مین رہو اپنے انتشار مین ہم

بہت ہونگے جلوہ نما آپ پردۂ گل مین
تو زیر سایہ رہینگے لباس خار مین ہم

اگر لباس محبت مین جاگزین ہین یہین
تو دلمین آیکے ہین پردۂ غبار مین ہم

قصور کسکا کہین اپنی تیرہ بختی سے
پڑے ہین کاکل پیچانکے انتشار مین ہم

ہر ایک پہولمین دیکہا تمہارے عشق کا داغ
گئے جو سیر کو ایک روز لالہ زار مین ہم

پکارا دست جنون کو یہہ دم خفا ہو کر
اولجھہ گئے ہین گریبانکے تار تار مین ہم

مدد کو آئینگے مولا دم اخیر ضرور
اوہنہین پکارینگے جب وقت احتضار مین ہم

تمہاری ہنسنے مین دل سے کوئی کہین بچ ہو سکے
کچھہ یہ سے ہین کہینگے یہی مزار مین ہم

جسے سمجہتے تہے اپنا وہ دوست اونکا ہوا
خراب ہو گئے اس دل کے اعتبار مین ہم

سنا جو مرتا ہے حیرت تو بولے بہتر ہے
محل نہین ہین کسیکے کشود کار مین ہم

غزل

خراب حال ہین ان گلرخونکے پیار مین ہم
برنگ داغ رہین ہستی کے لالہ زار مین ہم

لکاری روح رہینگے نہ جسم زار مین ہم
کہ دل کے ساتہ بلا کے ہین انتشار مین ہم

لگی ہتی زیست مین اللہ رے عشق کی ٹہوکر
پس فنا بہی تڑپتی رہی مزار مین ہم

نہین ہے دلمین کدورت یہہ آپکے ہرگز
بغور دیکہیے رہین پردہ غبار مین ہم

کیا ہے زرد ہمین ایک گل کی الفت نے
برنگ برگ خزان دیدہ ہین بہار مین ہم

کہا یہہ دل نے کہ جی چاہتا ہے ان روز رزن
ہمارا غم رہے پہلو مین زلف یار مین ہم

نحیف وزار ہوے ایسے عشق مژگان مین
یہان تلک کہ کہٹکتے ہین چشم خار مین ہم

ہمین پہ روتی ہے انجام سونچ کر شبنم
گلونکو دیکہ کے ہنستے ہین جب بہار مین ہم

لحد نے کہول کے آغوش کس خوشی سے لیا
جو مر گئے ہوس بوسہ و کنار مین ہم

کبہی نہ چاہیئے ان بیوفایون پہ تمکین
ہزار حیف کہ ہین دلکے اختیار مین ہم

کوئی جہان مین نہ تہا ان بتونکے تا ہو نسے
ستم اوٹہانے کو آئے ہتے روزگار مین ہم

یہ بیہوشی مین کو جیو جاناتلک شریک صبا
نہ ایسی خاک ہین ہم ہین نہ اوس غبار مین ہم

گمان زیست ہے جسکو وہ ہے طلسم فنا
خزانکو دیکہتے ہین پردہ بہار مین ہم

جو پوچہا طایر دلبر مرے نظر تو نہین
تو ہنس کے بولے کہ مصروف ہین شکار مین ہم

پس فنا ہی نہ آئے وہ قبر پر حیرت
تمام عمر رہے جنکے انتظار مین ہم

غزل

کب سے تجھے اوس گل سے سروکار ہے شبنم
کس دن سے مصیبت مین گرفتار ہے شبنم

کیون روتی ہے کیون حال ترا زار ہے شبنم
کیا میری طرح عشق کا آزار ہے شبنم

مجھکو تو ہوائے مژۂ یار ہے شبنم
کچھ تیرے بھی دلمین خلش خار ہے شبنم

تیرا بھی ہے دل کیا کسی بیدرد کے بس مین
یا تو مری آنکھون کی مددگار ہے شبنم

جو مجھکو رولاتا ہے گلستان جہان مین
کیا تیرا بھی دشمن وہ ستمگار ہے شبنم

اوسکو نہ ستا اے گل رعنا کہ ہماری
ہمدرد ہے ہمراز ہے غمخوار ہے شبنم

مرتا ہون مین جس گل پہ نہین کوئی خبردار
ہان ایک مری واقف اسرار ہے شبنم

غش کہاکے بہی گرتے ہی تو اکثر رخ گل پر
بیہوش نجانے کوئی ہشیار ہے شبنم

مین عاشق کاکل ہون تو ہے مایل رخسار
کیا میری طرح تیری شب تار ہے شبنم

دنکو تو گذر رہتا ہے خورشید وشونکا
گلشن مین فقط شب کے گنہگار ہے شبنم

آمد ہے یہہ کسکی کہ جو تو فرش زمین ہے
کس شوخ کے وارفتہ رفتار ہے شبنم

دیکھا جو اوسے نوک پہ کانٹونکے تو بولے
کیا جرم کیا ہے جو سر دار ہے شبنم

اب بعد میرے دیدۂ گریاں کا نمونہ
یا شمع ہے یا ابر گہر بار ہے شبنم

یہہ روئی کہ خود کو ہمہ تن آب بنایا
معلوم ہوا جانسے بیزار ہے شبنم

مکار سمجھ کر تجھے ہنستا ہے گل تر
یہہ سچ ہے تو رونا ترا بیکار ہے شبنم

کیا پوچھتی ہے حال میرا تیری طرح سے
مجھکو بھی تو اب زندگی دشوار ہے شبنم

حیرت بس مردن یہی غمخوار ہین دونو
یا شمع ہے یا رونیکو تیار ہے شبنم

غزل

بولے وہ عکس رخ کو جو دیکھا شراب مین
یا ایک اور آفتاب ہے اس آفتاب مین

وہ نور چہرہ مین ہے نہ ہے ماہتاب مین
ہم کیا کہین کہ گل کسی نے دیکھا ہے خواب مین

سنئے زبان موج جو کہتے ہین آب مین
ہے عمر بے ثبات کا نقشہ حباب مین

سنتے ہین کس سکوت مین وہ حال [illegible]
گو یار زبان نہین دہن لاجواب مین

گھبرا گئے دل ہوا دم رخصت تمہارے ساتھ
ہمکو یہین یہ ہو لگیا اضطراب مین

اونکو تم اپنا فتنۂ قامت دکھا نہ دو
جن جن کو گفتگو ہے قیامت کے باب مین

سنبل اوگا ہے عاشق کاکل کے قبر پر
مرنے کے بعد بھی ہے اوسے پیچ و تاب مین

اونکی پسند طبع ہوا اسکا کیا سبب
شاید ہمارے دلکا مزا ہے کباب مین

زلفون مین آپکا رخ روشن نہان نہین
ہے آفتاب ابر سیہ کے حجاب مین

یہہ برق ابر مین ہے کہ پانی مین عکس ماہ
فانوس مین ہے شمع کہ رخ ہے نقاب مین

صورت گر ازل نے جو پتلے بنائے ہین
مٹی ڈبو ڈبو کے جو نکلی شراب مین

میری طرح سے عشق اونہین بھی ہوا فلک
یہہ بھی ہے کوئی دور ترے انقلاب مین

کیا پوچھتے ہو دیدۂ گریان کا ماجرا
دریا سما گیا ہے سمٹ کر حباب مین

ہنستے ہو میرے سامنے غیرون سے بیدھڑک
کیا مطلقاً حیا نہین ہوتی شباب مین

راضی ہین ہم اوسی مین جزا دین یا سزا
زاہد رہین خیال عذاب و ثواب مین

بولے جو رحم آیا اسیران زلف پر
انکو خدا نے ڈالدیا کس عذاب مین

سمجھے ہو جسکو برق وہ ہے آہ شعلہ ور
رہ رہکے کوندتے ہی جو اکثر سحاب مین

اے یار چار دنکی ہوئی چاندنی تو کیا
یونہین سدا رہے تو مزا ہے شباب مین

جیسے کہ عاشقون مین ہوا غیر کا شمار
ہم بید خشک بھی نہین اونکے حساب مین

اب وہ سمجھ گئے ہین نہین ہم سا دوسرا
دل مین یہہ ہے کہ آئینہ رکھدون جواب مین

دل جسنے بیقرار کیا صبر دے وہی
حیرت کی التجا ہے اوسیکی جناب مین

غزل

گنہ ہونکی ندامت سے جو سر ڈالا گریبان مین　　تو دیکھا نور ایمانکو چمکتے داغ عصیان مین

کبھی ہے زلف پیچان مین کبھی چاہ زنخدان مین　　دل دیوانہ رہتا ہے اسی زنجیر و زندان مین

یہہ مسّی کی نہین رنگت لب گلرنگ جانان مین　　شفق پہولی ہے گویا شام ہوتی ہے بدخشان مین

رخ پرنور یون ہے جلوہ گر زلف پریشان مین　　طلوع مہر کا عالم ہو جیسے سنبلستان مین

[illegible]ی ہماری کیا لباس عشق [illegible]گان مین　　یہہ نشتر تو عاشق کرتے ہین ہر لحظہ رگ جان مین

[illegible] بلبل کا ٹھکانا ہے نہ ہے گل کا نشان باقی　　خزان آئی ہے جب [illegible] اوڑتی ہے گلستان مین

[illegible] ہے شہسوار ایسا جو دنیا مین اسی کے　　بلا کے تیز [illegible] عمر گریزان مین

[illegible]شت ہوئی مجھکو ہوا اب غضب نازل　　تیری دیوانگی زنجیر کو لائی ہے زندان مین

[illegible] ہے زخمی تیغ نگہہ کیا مین اکیلا ہون　　لہو [illegible] بہر ہے [illegible] گل کے گریبان مین

[illegible]ی خبر کرنا بلبلونکے آشیانونکی　　[illegible] ہے آتش گل خوب بہڑکی ہے گلستان مین

یہہ [illegible] کر مرغ دل جو لے گیا تہا دام گیسو سے　　[illegible] صیاد پہر آتا ہے فکر [illegible] مین

گئی تہی ایک ساعت کو زبان تیغ سے چہو　　مزے کیا کیا اوٹھائے ہین زبان زخم خندان مین

رخ روشن چھپا کر زلف مین کیونکہ سمجھے　　سحر روپوش ہوتی ہے یونہین شام غریبان مین

یہہ عشق خال رخ نے بہی عجب نیرنگ کہلائے　　سویدا بنگیا دلمین تو پتلی چشم حیران مین

ہرا تہا خشک صحرا اور کانٹے سر جہکا سے　　ہمارے آبلون نے آب پاشی کی بیابان مین

مری ہمدرد ہے شاید کسیکی یہہ بہی عاشق ہے ۔ دل بیتاب کی سی ہے تڑپ اس برق تابان مین

بہار عارض گل پر نہو مدہوش اے بلبل ۔ ادسے تو دیکہہ جسنے گل کہلائے ہین گلستان مین

گلی کو تجہے بہی آبادی کے ڈہونڈہتی ہین ملتا ۔ ترے وحشی کو وحشت لیگئی شاید بیابان مین

صفائے رخ پہ مت بہولو نمود خط بہی ہے ۔ گہن لگ جائیگا اک روز اس مہر درخشان مین

مجہے دیکہا تو فرمایا خدا اچہا کرے حیرت
سرایت کر گیا ہے عشق تیرے جسم مین جان مین

غزل

ہمین اب بے مو فرگان پہر کسیکے یاد آتے ہین ۔ الہی خیر کرنا دل مین کچہہ کانٹے سے گڑتے ہین

سنو اے حضرت دل عاشق کاکل تو ہوتے ہو ۔ سمجہہ لو یا دنین میری گلے مین طوق پڑتے ہین

یہہ قدغن ہے مرا وحشی نہ جائے جانب صحرا ۔ کہا زنجیر نے ہم بہی تو اونکے پاؤن پڑتے ہین

در دندان کی ضو رنگ مسی یون ہے افشان مین ۔ کہ جیسے لاجوردی لوح مین ہیرے فرنگی جڑتے ہین

تعجب ہے کہ اونسا تند خو مانوس ہو جائے ۔ رقیبان سیہ رو کے مقدر خوب لڑتے ہین

ہمارے درد سر کے آگے سر کی کیا حقیقت ہے ۔ جنہین سر کی تمنا ہے وہی صندل رگڑتے ہین

خدا کے واسطے اے یار مت جا خانہ دشمن ۔ نہین ہوتے ہین پہر آباد جب گہر اجڑتے ہین

نہ جا مین رکشتہ گان چشم کو کہٹکا ہے صحرا مین ۔ یہہ آہو نیکے آنکہونکے چہلاوے دیکہہ تجتے ہین

رسائی کسطرح قاصد کی ہوگی کوچۂ قاتل مین
قدم کیونکر جمینگے وان تو بسمل کے قدم اکھڑتے ہین

گل چنار کا تکمہ عندلیب زار کا دل ہے
نہین لیتے ہین بوسہ خال کا بلبل بگڑتے ہین

طبیعت نے کہا آنکھون نہ لڑنا چشم جادو سے
تمہارا کچھ نہین جاتا ہے آپس مین ہم بگڑتے ہین

خموشی مین تو دیکھا بلبل تصویر کا عالم
دم گفتار گویا ان لبون سے پہول جھڑتے ہین

جو پوچھا گو نہ ہنستے ہو کیون یہہ نقش ملتے گیسو کے
اندھیری رات مین پکڑا ہے دل ڈھیلے جگنو بہتے ہین

مآل کار کی بہی ہے خبر ان بانکی مضمون کو
کفن پہنے ہین اپنی جامہ زیبی پہ اکڑتے ہین

رسائی ہو تیری اے دل تو کوئی یادرمت سے
وہ کمہ سے ہی نکلتے ہین جو دروازے سے اڑتے ہین

ترا دیوانہ دنیا سے سفر جس روز کرتا ہے
سوے گور غریبان سب ملائک دوڑ پڑتے ہین

سنا ہین چشم کے وحشی تو فرمایا کہ سمجھا دو
قضا آئی ہے حیرت ناوک مژگان سے لڑتے ہین

غزل

مسکراتے ہوے غنچونکی طرف جاتے ہین
آج عقدہ دہن تنگ کا کھلواتے ہین

دام کاکل کی ترے جب سے سنی ہے شہرت
طایر دل کے میرے ہوش اوڑے جاتے ہین

ایسے پوشیدہ ملاقات سے کیا حاصل ہے
اب سنتے ہین سبہونکی ہمین سنواتے ہین

غم فرقت کے گھٹا چھائی ہے جب سے دل پر
اشک خون دیدۂ نمناک سے برساتے ہین

سبزۂ خط کے ہین سم خوردہ ہم اے یار مگر
مار گیسو ترے بیفایدہ بل کھاتے ہین

عشق رخسار مین دن کاٹتے ہین رو رو کر
یاد کاکل مین سر شام سے گھبراتے ہین

کوئی اتنا نہین کہتا کہ نہ گھبرا حیرت
جا کے اب ہم تیرے روٹھے کو منا لاتے ہین

غزل

ظاہر تو سختیاں ہین تری رسم و راہ مین
لیکن بھری ہوئی ہے محبت نگاہ مین

جس دن سے دل پھنسا تیری زلف سیاہ مین
اوس روز سے سیاہ ہے دنیا نگاہ مین

جیتا ہے کس طرح کوئی برسون کی چاہ مین
ہم تو تمام ہو گئے اک ہی نگاہ مین

دیکھی تڑپ جو آپ کی تیغ نگاہ مین
کہتا ہے دل کہ جلد چلو قتل گاہ مین

جائینگے پھر پرسش اعمال سامنے
مخفی ہے لطف دید ہمارے گناہ مین

کیا جانیں چھپ کے جاتی ہے کیونکر تہہ وفا
دیکھا کبھی نہ عمر گذر انکو راہ مین

آنکھون ہی پر ثبوت نہین جرم محبت
مارا گیا ہے دل بھی اسی اشتباہ مین

دل سے کہا تھا محو نہ خندان نہ ہو
یہہ خود پسند آپ سے ڈوبا ہے چاہ مین

اونکی نگاہ مہر جو پیر تو فلک نہین
پھر اور کس کے نور کا جلوہ ہے ماہ مین

دل دیکھتی ہی چلنے لگا مجھسے ٹھہر کی چال
کیا جانیں کس بلا کی کجی تھی کلاہ مین

دیوانہ برہمن ہی نہین اونکے عشق کا
ہیت نکلے ہے شیخ بھی اب خانقاہ مین

بس اتنی التجا ہے خداوند کائنات
حیرت رہے پناہ رسالت پناہ مین

غزل

ثابت کرو قصور اگر بولتے ہنین
دنیا مین کیا بشر سے بشر بولتے ہنین

اس بیمروتی کا ٹھکانا بھی ہے کہین
جب دل سے پھر گئی ہے نظر بولتے ہنین

صبح شب فراق بھی کیا ہولناک ہے
دہشت کے مارے مرغ سحر بولتے ہنین

تاکا ہے کیا کہین کسی عاشق مزاج کو
کس پر کسی گئی ہے کمر بولتے ہنین

خوشبوئے زلف یار نہ لائی یہان تلک
جا تجھسے اے نسیم سحر بولتے ہنین

بہکا رہے ہین غیر وہ حیران سے ہین کھڑے
آنکھین ادھر ہین دل ہے ادھر بولتے ہنین

محرم ہمین ہین یا کوئی اغیار بھی کبھو
باندھی ہے کس پہ تیغ و سپر بولتے ہنین

شاید کمال شوخ مزاجی مین تھی کمی
ایک اور سیکھہ آئے ہنر بولتے ہنین

وہ عکس آینہ کی طرح ہین سکوت مین
منہہ چپکے دیکھتے ہین مگر بولتے ہنین

ان معویونکا ظلم کہان تک بیان کرون
اتنا بڑھا مزاج مین شر بولتے ہنین

باتین ہین خوش ہین گرچہ ہر اک پر عتاب ہے
ہنستے ہین دیکھہ دیکھہ کے پر بولتے ہنین

بالفرض ایک مین تو ہوا قابل عتاب
اچھا ہے کون مد نظر بولتے ہنین

کیا احتیاج اونکی تو صورت سوال ہے
ہمت سے تمہارے دست نگر ہوتے نہین

کس کس سے ہم کلام ہون کس کس کو دون جواب
سمجھے کہ ہے اسی مین مفر بولتے نہین

یا تو یہہ خوف تھا کہ نہ ہٹتے تھے پاس سے
یا ایسے ہو گئے ہین نڈر بولتے نہین

مغموم سے کھڑے ہین کسی کے ہین منتظر
آنکھین لڑی ہین جانب در بولتے نہین

بالکل بگڑ گئے کوئی سمجھائے اونکو کیا
ایسے خفا ہین آٹھ پہر بولتے نہین

آخر ہے گرچہ رات یہہ صحبت ہے آخیر
ایسے محل پہ مرغ سحر بولتے نہین

حیرت کسیکا بار الم کیا اوٹھا لیا
کس بوجھ سے جھکی ہے کمر بولتے نہین

غزل

بلا کے حسن مین آرایش و ایجاد کرتے ہین
پری زاد اونکو دیوانہ یہہ آدم زاد کرتے ہین

جو انسان عشق تیغ ابروے جلاد کرتے ہین
وہ عاری زندگی سے ہین قضا کو یاد کرتے ہین

جو غمخوار و ہمنشین اپنے ہوا وسے بہی شاد کرتے ہین
کہین عاقل غرور حسن بے بنیاد کرتے ہین

وہ خود کیسا ہے جسنے ان حسینونکو بنایا ہے
انہین جب دیکھتے ہین ہم تو اوسکو یاد کرتے ہین

زبان خاموش لیکن پاؤنکی زنجیر کا غل ہے
اسیر کاکل پیچان یونہین فریاد کرتے ہین

یہہ قول طایر جان ہے کہ جب چاہین نکل جائین
قفس مین راہ ہے پر خاطر صیاد کرتے ہین

محبت اپنے ہم خلقت سے ہم خلقت کو ہوتی ہے
وہ محوِ ذکر شیرین ہم غم فرہاد کرتے ہین

جو بالائے زمین آیا وہ زیر خاک جائیگا
سنا ہے شہر خاموشان بہی آباد کرتے ہین

وہ کیا کم چشم جادو تہی کیا ہے سرمگین جسکو
تماشا ہے ترے ایجاد مین ایجاد کرتے ہین

رہا تہا مثال سرو گلشن باغ عالم مین
وہ ثمرہ کچھہ نہین پاتا جسے آزاد کرتے ہین

شکایت غیر کی کیا پہر گئی تقدیر جب اپنے
جو ہمپر رحم کرتے تہے وہی بیداد کرتے ہین

جو اونکی سنگدلی کو تونے دل ہوا نادان سمجہا ہے
ارے نادان تو نہین موم کو فولاد کرتے ہین

ہوائے عشق تو ہر بلہوس کے ناموافق ہے
یہہ نادان مفت اپنی زندگی برباد کرتے ہین

وہ غفلت ہی بہلی تہی کچھہ خیال اپنا نہ دل کا تہا
کہان ہے او فراموشی تجھے ہم یاد کرتے ہین

تمہارے موئے مژگان بہر نشتر مایل نہین ہوتے
رگ شریانکو وقف نشتر فصاد کرتے ہین

بہلا سمجھو تو دلمین کیا ہمین ہے شوق بیتابی
جو تم بیچین کرتے ہو تو ہم فریاد کرتے ہین

تغافل یہہ نہین حیرت تجاہل عارفانہ ہے
محبت ہے جو ہر مشکل مین وہ امداد کرتے ہین

غزل

ہزارون آفتون مین بہی خدا کو یاد کرتے ہین
فرشتو نسے نہین ہوتا جو آدمزاد کرتے ہین

جو کوچے مین ہتو نکلے نالہ و فریاد کرتے ہین
او نہین پر یہہ ستمگر سیکڑون بیداد کرتے ہین

ہماری اندنون تقدیر مین ہے انقلاب ایسا
وہ ہمکو بہول جاتا ہے جسے ہم یاد کرتے ہین

یہہ بار عشق کیا انسان سے اوٹہنے کے قابل تہا
اگر حق یو پوچہیے ہمسے تو خود امداد کرتے ہین

قطعہ

اگرچہ کوچۂ قاتل ہین سر کٹنے کا خطرہ ہے
بلا سے ہم خوشی تیری دل ناشاد کرتے ہین

وہین پر تجہکو لیجلتے ہین حسن جاں تری خواہش ہے
اوسی کوچہ مین جاکر ہم تجہے آزاد کرتے ہین

رقیب آ آکے بہکاتے ہین اب تو غیر گل کو
غضب ہے گل سے بلبل کو جدا صیاد کرتے ہین

سمجہہ لو عرش ہلجاتا ہے مظلومونکے نالونسے
بہت تنگ آگئے اب دیکہئے فریاد کرتے ہین

فقط اونکے تغافل ہی سے تم گہبرا گئے حیرت
ابہی وہ دیکہیے کیا کیا ستم ایجاد کرتے ہین

غزل

ہے عکس شعلۂ رخ انور چراغ مین
پروانہ بنکے جلتے ہین ہم ہر چراغ مین

پیچیدہ دود دل جو اوٹہا سب کہل گئی
تاثیر عشق زلف معنبر چراغ مین

خالی نہین کوئی قد موزونکے عشق سے
لو بنگئی ہے شکل صنوبر چراغ مین

بیخود ہو دل وہ رنگ وہ روغن کہان بہلا
ترچہی نظر نہ اونکے سے تیور چراغ مین

اثر روز ان گفتگو یہہ میرے داغ دل کی ہے
کیا روشنی ہے ہمسے فزون تر چراغ مین

روشن ہے دہر ہی کوئی اوسپر تو چاند ہے
یہہ شعبدہ ترا ہے فسونگر چراغ مین

جینی کی ضو کو چہرہ روشن پہ دیکھہ کر
شعلہ بھی لو اوٹھانے لگا سر چراغ مین

منظور ہے کہ بعد فنا بھی جلائیے
بھرتے ہین خون کشتۂ خنجر چراغ مین

اللہ رے عشق جاتے ہین پروانے ہی جل
تیغ اجل کے دیکھنے جوہر چراغ مین

جب دیکھیے تو لو ہے اوسی سمت کو لگی
ہو جلوہ گاہ نور نہ کیونکر چراغ مین

پروانونکو جلا دیکھایا ہے کس جگہہ
برپا ہے ایک فتنۂ محشر چراغ مین

انصاف سے بتائین جو روشن ضمیر ہین
ہے نور داغ دل کے برابر چراغ مین

ہے عشق جلوہ گر کہ فروزان ہے داغ دل
یا روشنی ہے کعبہ کے اندر چراغ مین

کیا یہہ بھی شیفتہ ہے رخ بے نقاب کا
شعلہ ہے اپنے جامے سے باہر چراغ مین

روشن ہو کبھی میرے دلکی طرح جلے
تقدیر بے فروغ ہو ہے گر چراغ مین

بتّی ہے چاندنی کے تکلف تو دیکھیے
جلتی ہے ماہتاب کی چادر چراغ مین

حیرت ردیف شعر کو پھر اشتعال دو
پھر روشنی کر دو نہ مکرر چراغ مین

غزل

جلوہ ترا نہین جو ستمگر چراغ مین
پھر لاکھون جانین جاتی ہین کس پر چراغ مین

نظارگی کا تجلی رخ پر یہہ حال ہے
پروانے جیسے جلتے ہین جا کر چراغ مین

اللہ رے شعلۂ رخ روشن ترا فروغ
لو کانپتی ہے خوف سے تھر تھر چراغ مین

ہے عکس گیسوؤں کا رخ آتشین مین یون
جیسے شریک شعلہ دہوان ہو چراغ مین

یاد مزہ جو تہی دل سوزان مین رات بہر
سوئے تو دیکھتے رہے خنجر چراغ مین

اوس شعلہ رو سے جبکہ ہوا ہم سری
ماری صبا نے دوڑ کے ٹھوکر چراغ مین

رخ آپکا ہے گیسوئے مشکین مین جلوہ گر
یا نور جو کہ رہتا ہے شب بہر چراغ مین

پروانون کی طرح کوئی جیتے جی ہوئے کہین تاب
جلتے ہین سوز عشق کے خوگر چراغ مین

یون گیسوئے سیاہ رخ آتشین پہ ہے
جیسے دہوان ہو شعلہ کے اوپر چراغ مین

کہتے ہین تیری شان ہے کیا جل شانہٗ
جب نور دیکھتے ہین سخنور چراغ مین

لوگو نشکل دل جو بنایا یہہ تہی غرض
سینونمین وہ جلے یہہ جلے ہر چراغ مین

اسے زاہد عجز ہین تری تعظیم کے لئے
شعلہ اوٹھا ہے دیکہہ کہلے سر چراغ مین

حیرت جمال جلوہ جانا نو دیکھئے
اک نور ہے قیاس سے باہر چراغ مین

غزل

محو جمال کو نہین آسکے نظر کہین
لٹتی ہے روز دولت بیدار گہر کہین

جسکو ہے عشق چشم نہین اونکا گہر کہین
اون وحشیونکی شام کہین ہے سحر کہین

اندہیرے کے سوا نہین آتا نظر کہین
یارب شب فراق کی بہی ہے سحر کہین

مانگو دعا یہہ دلسے کہ تمکو بہی ہو نجات
کٹ جائے محو خنجر ابرو کا سر کہین

تیغ شب فراق سے کیونکر ہو جانبری
اے مہر تو ہی زیست کی بنجا سپر کہین

آتی نہین ہے نیند اجل تو ہی رحم کر
قصہ شب فراق کا ہو مختصر کہین

قسمت کے ساتھہ میرے مؤذن بہی سو گئے
شاید جہان سے اوڑ گئے مرغ سحر کہین

دشمن ہماری جانکے غیرونکی زندگی
الفت تمہاری تیغ کہین ہے سپر کہین

ڈہیلے ہین پیچ باندہ لو جوڑا نہ کہل پڑے
دیکہو لچک نہ جائے تمہاری کمر کہین

ہم دیکہتے ہین چشم تصور سے آپکو
سمجہو تو جو کہتے بہی ہین اہل نظر کہین

سن سن کے حال غیر مرا سب کہتے ہین
مشتاق وصل جیسے نہ جائے گذر کہین

تم جب سے اوٹہہ گئے مرے پہلو سے آجتک
ملتی نہین مجہے مرے دلکی خبر کہین

بیچین کر دیا مرے نالون نے تب کہا
شاید یہان قریب ہے حیرت کا گہر کہین

غزل

دلمین آتی نہین یاد رخ انور کسدن
یہہ مرا آئینہ ہوتا نہین ششدر کسدن

ہمکو سیدہے نظر آئے ترے تیور کسدن
تیرے ڈرسے بچے ہم اے چشم فسونگر کسدن

مری وحشت کا قلق کیون ہے مسیحا زمان
ایکبر لیتے ہین علاج دل مضطر کسدن

ساتھ کس وقت نہ چھاتی پہ ہمارے کوٹے — یاد آئی نہ تری زلف معنبر گردن

رہتے ہیں رنج والم حسرت وحرماں ساتھ — حضرت عشق نہ تھے صاحب لشکر گردن

کب ہوئے جلوہ نما آپ جو مشتاق حجاب — حسرت دید میں تڑپے ہیں عمر بھر گردن

عمر بھر عاشق ابرو کو نہ پوچھا اے یار — تہ شمشیر تغافل نہ ہا سر گردن

منتظر وعدہ فردا کے ہیں مشتاق حجاب — دیکھئے ہوتا ہے ہنگامہ محشر گردن

پئے تسلیم و رضا کب نہ جھکائی گردن — میں اطاعت سے ہوا آپ کی باہر گردن

دل ہے کب بوسہ ابرو کے ہوس جاتی ہے — میری گردن نہیں رہتی تہہ خنجر گردن

رواد تھے قیدی کاکل کو جو تم دیکھا — رحم بھی آیا تو محبوس بلا کر گردن

شیشہ دل میں کب یاد تری شبیہ رخ یار — دیکھیں پھر آئینہ ہوتا ہے سکندر گردن

کب گئی دل کی تڑپ کب مجھے تسکین ہوئی — آپ بیٹھے مرے پہلو کے برابر گردن

کرو یا حسن خداداد دے تمکو بے باک — نہیں یوں بام پہ آتے تھے کھلے سر گردن

باد یہ گرد کے مسکن کا نہ پوچھو احوال — تھیں کہد و کہ نکو یونکا بنا گھر گردن

زہد کی مجھ پہ عبث طعن ہے اے پیر مغان — کب نہ پی مینے ملی تھی سے اطہر گردن

آئینہ دیکھ کے شاید ہوئے خود محو حجاب — نہیں اسطرح بھلا تھے متحیر گردن

پونچھئے کس سے بھلا حال جواب خط شوق — لے گیا نامہ تو پھر آیا کبوتر گردن

بسمل تیغ نگہہ میرے سوا تمنے کہو
آب شمشیر کا دیکھا تھا شناور گردن

عمر بھر دلسے نہ نکلی خلش نوک مژہ
رگ جان مین نہ رہا یار کا خنجر گردن

دم رخصت یہہ کہا جاتے ہین اتو حیرت
دیکھین اب تمسے ملاتا ہے مقدر کس دن

غزل

تم تو رہتے ہو بدگمان دل مین
اب تمہاری جگہہ کہان دلمین

ناہوشی تیری سرد مہری سے
چاک ہین صورت کتان دلمین

سخت گوئی مگر خدا کے لئے
چوٹ لگتی ہے بدزبان دلمین

تند خو تجسے کہہ نہین سکتے
حسرتین دل کی ہین تپان دلمین

کہتے ہین ہم سبکدوی چہوڑ دو
دیکھو ہو جاؤگے گران دلمین

صدمۂ عشق جسنے دیکھا ہے
تب سے ہے شور الامان دلمین

ایک جہان کے نظر مین خار ہوئے
آئی جس روز سے خزان دلمین

رہ سیہ بخت ہے جو رکہتا ہے
الفت گیسوئے بتان دلمین

نبض دیکھی تو بول اوٹھے افسوس
درد ہے اسکی ناتوان دلمین

داغ واماندگی دکھائین کسے
ہوگئے ہین جو رفتگان دلمین

لیجئے اب ستائیے ہمنے
کر لیا قصد ترک جان دلمین

ہمنے پانون مین ڈالدین اونکے
تہین جو الفت کی بیڑیان دلمین

آپ کی کجروی کی شہرت سے
رشک کرتا ہے آسمان دلمین

آخرش ہم کمند الفت سے
لائے اونکو کشان کشان دلمین

اور کا غم نہین مگر حیرت
تم نہو ہمسے بدگمان دلمین

غزل

دل یہہ مچلا چشم تو محو لقا ہوین نہون
جان بے کل ہے کہ جسپر دل فدا ہوین نہون

عاشق بیدل کی ایذا اسنکے لیے الامان
اس بلا مین اور کوئی مبتلا ہوین نہون

ہے اسی حسرت سے خون عاشق ناشاد خشک
لایق پابوسئے جانان حنا ہوین نہون

حد سے گذرا ظلم کچہہ انصاف بہی ہے یا نہین
آئینہ تک آپ کا محو لقا ہوین نہون

یہہ حسد مجہکو کہ اونکا دوسرا عاشق نہو
اونکو یہہ ضد ہے کہ کوئی دوسرا ہوین نہون

یہہ تمنا ہے کہ جز تیرے کسیکے سامنے
جب زبانکا قصد بہر التجا ہوین نہون

اسدل ایذا رسان سے آگیا واقف نہین
شب کے نالونمین اگر میری خطا ہوین نہون

یار کے فیض قدم سے گہر اروشن ہیے
اور جو بالعکس قسمت مین لکہا ہوین نہون

کہتی ہے تیغ نگاہ ناز ہر جانباز سے
قاتل عالم یہہ چشم فتنہ زا ہوین نہون

ان حسینان جہانکے دلمین یا رب رحم دے
خوب ہے یونہین اگر قصد وفا ہووین نہون

غیر کے کہنے سے مجھسے وہ تو برگشتہ ہوے
اونکے جانب سے جو میرا دل پھرا ہووین نہون

چشم عاشق کہتی ہے کیونکر نہوون مین پر آہ
ایکا جس سرزمین پر نقش پا ہووین نہون

جب کہا غیر دنے حیرت پر بہت ہے التفات
بول اوٹھے جس سمت تائید خدا ہووین نہون

غزل

حسینان جہان جسکو نگاہ ناز کہتے ہین
جو عاشق ہین اوسیکو تیر بے آواز کہتے ہین

برنگ نے ہین روزن دلمین اب دمساز کہتے ہین
حقیقت مین یہہ جادو ہے جسے آواز کہتے ہین

میرے نالونکو سن سنکے کہتے ہین بسا ہے تماشا ہے
اونہین کو لوگ سمجھے عاشق جانباز کہتے ہین

نگاہ قہر نے مارا جلایا مسکراہٹ نے
کرامت اسکو کہتے ہین وے اعجاز کہتے ہین

کمال عشق دیوالونہ جانو آہ و زاری مین
جسے انجام سمجھے ہم اوسے آغاز کہتے ہین

ستم کی اوسکی شہرت نہین کچھ بے باعث ہے
جو سرگوشی مین ہنستے ہین فی الحقیقت ہمراز کہتے ہین

اگر اوسنے ہوئی فرقت فلک تک آہ سوز اوسنے
عدو دیکھے سمجھے اسے تفرقہ پرداز کہتے ہین

مسیحائی ہے کسدن کے لیے جب ہم گذر گئے
ہنستے ہنستے لوگ تمکو صاحب اعجاز کہتے ہین

کبھی تو رحم کر صیاد پچھتاے گا آخر کو
ہمارا مرغ جان ہے مائل پرواز کہتے ہین

تب غم کی شکایت اوس سے بیفایده حیرت
جیسے تم سوز سمجھے ہو اوسے وه ساز کہتے ہین

غزل

تمنا ہے اونہین جنکی وه بیمار ہوتے جاتے ہین
شب فرقت کے صدمے کاہش جان ہوتے جاتے ہین

جنہین دیکہو ہے میرے قاتل کے خواہان ہوتے جاتے ہین
قضا آئی ہے اپنے دشمن جان ہوتے جاتے ہین

یہہ تل رخ پر قریب زلف جانان ہوتے جاتے ہین
کہ بہر سر محو سیر سنبلستان ہوتے جاتے ہین

ڈراتا ہے کسے تاریکئ مرقد سے او واعظ
ہمارے داغ دل مہر درخشان ہوتے جاتے ہین

ہوتے ہی ہنین آنے ہی کہتے ہین کہ جاینگے
وه اب ہم پہلوے عمر گریزان ہوتے جاتے ہین

نگاکے عکس سے کنہے چہکتے ہین شلوکو سکے
ہلال عید یا زیب گریبان ہوتے جاتے ہین

مبارک مژدهٔ جامه دری سینے ہو لیوانو
بہار آتی ہے نخل باغ عریان ہوتے جاتے ہین

پہنسا جاتا ہے مرغ دل تو اونکے دام گیسو مین
ترے کیون ہوش پران طایر جان ہوتے جاتے ہین

اگر تیغ نظر اوچہی پڑی ہنسنا نہین لازم
لہو رونیگے جو جو زخم خندان ہوتے جاتے ہین

تمہارے کشتہ مژگانکے مرقد کے نشان ہین یہ
جہان وه دفن ہین نخل مغیلان ہوتے جاتے ہین

خرام ناز سے تلوار کی رفتار پیدا ہے
جہان جاتے ہو وان گنج شہیدان ہوتے جاتے ہین

تمہارے قامت موزون کا پڑتا ہے جہان سایہ
زمین کے خاک سے سرو گلستان ہوتے جاتے ہین

غرور رونمائی کا مآلِ کار یہہ دیکھا
کہ نادم ہو کے زیرِ خاک پنہان ہوتے جاتے ہین

اونہین کو کشتۂ مارِ سیہ خلقت سمجھتی ہے
تصدق جو ترے اے زلف پیچان ہوتے جاتے ہین

وہان مصروف سیرِ باغ ہین وہ ساتھہ غیر کے
جگر کے داغ یان رشکِ گلستان ہوتے جاتے ہین

ہماری طرح تجھکو بھی جلاتے ہین وہ بلوا کر
ترے بھی مرتبے اے شمع سوزان ہوتے جاتے ہین

وہ اکدن دل ڈبو کر سر پہ رکھکے ہاتھہ رو دینگے
جو نادان مائل چاہِ زنخدان ہوتے جاتے ہین

وفورِ شوق سے جاتے ہین ہم جب کوئے قاتل مین
اجل سے راہ مین دست و گریبان ہوتے جاتے ہین

مجھی کو کچھہ نہین سکتا تمہارے روئے روشن سے
مقابل ہو کے آئینے بھی حیران ہوتے جاتے ہین

جو کہئے اونسے اب جی سے گذرتے جاتے ہین عاشق
تو فرماتے ہین ہم ممنون احسان ہوتے جاتے ہین

عجب کیا ہے جو رو رو کر ڈبو دین کشتیِ تن کو
ان آنکھون سے عیان آثارِ طوفان ہوتے جاتے ہین

تلون چھوٹتا جاتا ہے جبن جوبن جوش آتا ہے
کچھہ اپنی بیوفائی سے پشیمان ہوتے جاتے ہین

اگر ملکِ عدم کا قصد ہے تو جیب ہو حیرت
جو جاتے ہین سوئے شہرِ خموشان ہوتے جاتے ہین

غزل

الفت مین کسی کے کوئی مر جائے تو جانین
یہہ کام ہے اپنا کوئی کر جائے تو جانین

تیغ نگہہ یار ہے اب قتل پہ تیار
عاشق کوئی جانباز ادھر جائے تو جانین

کہنے ہی کی ہے بات کہ ہم تیرے مریض ہیں
مرتے ہیں جو کوئی جیسے گذر جاتے تو جانین

بلبل یہہ قفس مین تری بیٹھو دہ یہی شور ہے
گلی تک ترے نالوں کا رہ جائے تو جانین

یان صبح گذرتی نہین وان عدہ شب ہے
پھر آئے شب وصل سحر جائے تو جانین

کٹواتی ہے سر بزم مین یہہ سرکشی شمع
کوئی پر پروانہ کتر جائے تو جانین

اس عالم ہستی مین یہہ گھر ہے ہمین حیرت
انجام بخیر اپنا گذر جائے تو جانین

غزل

دل چھٹے قید سے یہہ خواہش تقدیر نہین
تیرہ بختی ہے غم زلف گرہ گیر نہین

غور سے دیکھا جو دنیا کا مرقع ہمنے
تری تصویر سے بہتر کوئی تصویر نہین

یا مجھے شکوہ تھا یا حق سے جگر پتھر کا
یا مرے نالۂ جان سوز مین تاثیر نہین

تم جو چاہو تو منا سکتا ہون بگڑا یار مرا
دل بگڑ جائے تو اسکی کوئی تدبیر نہین

اپنی تقدیر سے نالان ہون جفا آپ کی نہین
یہہ سمجھہ ہی کی خطا ہے مری تقصیر نہین

بسلسلہ زلف مسلسل کا ادھر کیا کم ہے
تیرے دیوانے کو کچھہ حاجت زنجیر نہین

بعد مردن بھی ہے ادھر ... نشین کا جو خط
دست وحشت سے یہہ کھلتا ہو کفن چیر نہین

اب دم نزع ہے آنا ہو تو آجاؤ ادھر
دم نکلتا ہے کوئی آن مین تاخیر نہین

دل بچاتے نہین حیرت یہہ خطا کرتے ہو
یار کا ناوک مژگان ہے یہہ کچھ تیر نہین

غزل

کچھ سوئے مردم بیمار نظر ہے کہ نہین
پھر بھی مرنا تجھے اے دیدۂ تر ہے کہ نہین

سنگدل تجھسے جفا جو کے ستم سہتا ہون
تو ہی کہدے مرا پتھر کا جگر ہے کہ نہین

زلف شب گون کا تصور نکرو کہتے تھے
دیکھو اندھیر وہی پیش نظر ہے کہ نہین

نہین معلوم یہہ اندھیر رہیگا کب تک
یا الہی شب فرقت کی سحر ہے کہ نہین

کچھ مجھی پہ نہین موقوف کہ ڈھونڈہون نہ ملے
آپ ہی جز نائے معدوم کمر ہے کہ نہین

پوچھنا ہے ملک الموت سے ایکدن مجھکو
آپکا کوچۂ قاتل مین گذر ہے کہ نہین

ظلم کرنے کا نتیجہ بھی کبھی ملتا ہے
تمکو ہنگامۂ محشر کی خبر ہے کہ نہین

شیشۂ دل مین جو اوترا تو عجب کیا اسکا
آئینہ عکس رخ یار کا گھر ہے کہ نہین

کتنا مشتاق ہے کہتے ہین یہہ اغیار دیکھے
دیکھو حیرت کی نظر جانب در ہے کہ نہین

غزل

ابتو آہ دل سوزان کا اثر دیکھتے ہین
ہمسے کب تک نہین ہوتے ہو خبر دیکھتے ہین

صورت آئینہ سکتا ہے یہہ ہے غلبۂ عجب
منہہ سے کچھہ کہہ نہین سکتے ہین مگر دیکھتے ہین

کونسی شے ہے کہ جسمین نہین جلوہ تیرا
ہمکو تو ہی نظر آتا ہے جدہر دیکھتے ہین

عزت و مال کا کیا ذکر علاوہ اسکے
اپکے عشق مین ہم جی کا ضرر دیکھتے ہین

رخ کسی اور طرف درمیان کسی اور طرف
اندنو آپ کی بے طور نظر دیکھتے ہین

زلف شبگون مین نظر آتا ہے چہرہ اونکا
شب تاریک مین سامان سحر دیکھتے ہین

اپنے دلمین یہہ سمجھتے ہو کہ ہم بھی ہین
ہم مخاطب ہین ادہر آپ اودہر دیکھتے ہین

کوئی معشوق نہین سخت جہان مین ایسا
ہان مگر آپ کا پتھر کا جگر دیکھتے ہین

سوکے اوٹھتے ہین تو کہتے ہین خدا خیر کرے
روز ہم خواب مین حیرت ہی کا گھر دیکھتے ہین

غزل

بے اونکے ہاتھ جی نہین لگتا مکان مین
شاید ہمین کھلا دیا کچھہ رکھہ کے پان مین

لکنت نہین ذرا بھی تمہاری زبان مین
بیجا کلام عاشق شیدا کی شان مین

آزردہ ہین وہ ہمسے مبارک ہوا قضا
مشہور ہین جو عیسی دوران جہان مین

برہم کرو مزاج تو عاشق ہون منتشر
جھک جھک کے زلف کہتی ہے یہہ اونکے کان مین

جانبر ہو کسطرح کوئی کوچے سے آپکے
تیغ نگاہ ناز نہین ہے میان مین

فرہاد و قیس وادئ الفت سے چل بسے
ٹھہرا مرے سوا نہ کوئی امتحان میں

قوس قزح سمجھتے ہیں جسکو فلک نگاہ
اون ابروؤنکا عکس ہے یہہ آسمان میں

دل لے لیا اوسی کا ہوئے جس سے ہمکلام
یہہ ساحری کہاں ہے کسیکے بیان میں

بدزن کیا ہے ہمسے جو حیرت کو بے سبب
ان مغویونکے سانپ ڈسیگا دہان میں

غزل

پوچھوں کہ کس لئے ترے نظرونمیں خوار ہوں
دل میں ہے آج یار کی گردن کا ہار ہوں

مشہور خلق گرچہ میں دیوانہ وار ہوں
غافل نہیں ہوں یار سے وہ ہوشیار ہوں

اغیار کے بھی دلمیں کھٹکتا ہوں بارہا
کانٹا تیری نظر میں جو اے گلعذار ہوں

رتبہ بہت بلند ہے مجھ خاکسار کا
رہتا ہوں دلمیں یار کے میں جو غبار ہوں

عمر رواں کے چال سے منزل قریب ہے
یہہ اسپ تیز رو ہے میں جسپر سوار ہوں

اغیار جو کہیں اوسے باور نہ کیجئے
یہہ سب سخن فروش ہیں میں جاں نثار ہوں

کہتا ہے مجھسے آنکے ہر دم خیال یار
حیرت میں تیرے غنچۂ دل کی بہار ہوں

غزل

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہین
سامان سو برس کے ہین کلکی خبر نہین

آجائین رعب غیر مین ہم وہ بشر نہین
کچھہ آپکی طرح ہمین لوگونکا ڈر نہین

جسپر پڑے پہر اوسکو خدا ہی پناہ دے
تیغ نگاہ یار کی جیسا سپر نہین

مشہور خلق عیسئے دوران تو ہو مگر
لیکن مریض عشق کے جانبر نظر نہین

اک تو شب فراق کے صدمے ہین جانگداز
اندہیر اوسپہ یہہ ہے کہ ہوتی سحر نہین

سرو سہی جو کہتے ہین شاعر تمہین بجا
بیشک نہال عیش ہو لیکن ثمر نہین

کیا کہیے اسطرح سے تلون مزاج کو
وعدیکا ہے یہہ حال ادہر ہان ادہر نہین

کیا جانین کیسے جوڑ جمائے رقیب نے
ایسے خفا ہین بولتے دو دو پہر نہین

رکہے قدم جو وادئے الفت مین بعد مرگ
حیرت سوا تمہارے کسیکا جگر نہین

غزل

ادہر تو جان جاتی ہے لبونپر آہ و نالے ہین
ادہر وہ دونو ہاتہونسے کلیجے کو سنبہالے ہین

بنایا سب صانع نے یہہ جتنے حسن والے ہین
مگر اعضا تمہارے نور کے سانچے مین ڈہالے ہین

بہار آئی ہے گلشن مین نہین کچھہ ہم ہی دیوانے
گلون نے بہی گریبان اپنے اپنے پہاڑ ڈالے ہین

تعجب کی جگہہ ہے ہمکو اسمین حضرت انسان
وہان جانے مین روتے ہین جہانکے رہنیوالے ہین

نہین سرمہ کیا دمبالہ نمایان چشم جانانکے
یہہ آہو مارے گرمی کے زبان باہر نکالے ہین

بہت آرایش گیسو مین ہو مصروف اندرون
کہو تو کسکے ڈسنے کو یہہ کالے ناگ پالے ہین

تڑپنے کو ہمارے کہیل سمجھے ہین غضب یہہ ہے
وہان تو جی بہلتا ہے یہان جینیکے لالے ہین

صف مژگان گہری ہے کیا کہین تہے گرم نظارہ
بہلا کیون مرہم ہمارے تیرونکے حوالے ہین

تصور بہی نہ پہرا یاد وہان کا حال تو یہہ ہے
یہان تک رسا کے پاؤن نہین یکیا تو چہالے ہین

لگا کر گیسو نین نقرئی مو بافت کہتے ہین
نہچے رہیئے ذرا انسے یہہ کالے کوڑیالے ہین

عیادت کو جو آتے ہین تو فرماتے ہین ہنس ہنس کے
کہو حیرت ابہی تک کیا جگر کے زخم آلے ہین

غزل

نہو پہنچنے بہی نہین پایا تیر استانہ تربت مین
ملایک دوڑ کے آ لیتے ہین بیتابانہ تربت مین

پس مردن جو میری پرسش اعمال کو آئے
فرشتونکو سنایا یار کا افسانہ تربت مین

بلایا یار نے جسدم چلی کس کس کروٹ سے
دکہایا روح نے بہی ناز معشوقانہ تربت مین

دل صد چاک کو دیکہا فرشتونے تو یہہ پوچہا
لیے آئے ہو کیا اون گیسوؤنکا شانہ تربت مین

فنا کے بعد بہی چہوٹے نہ تیرے غم سے ایکدم ہے
وہی الجہن وہی صدمہ وہی گہبرانا تربت مین

گئے سب کنج مرقد تک کہلا یہہ تفرقہ وان تک
جو اپنے تہے وہ ساتہہ آئے رہا بیگانہ تربت مین

جنازے پر مچل بیٹھے ہین کہتے ہین بتا پہلے
کسے سونپا ہمارے عشق کو پھر جانا تربت مین

لہو سے ہے کفن گلگون کشتیکا ترے قاتل
پڑا سوتا ہے پہنے خلعت شاہانہ تربت مین

عزیز و اقربا تو دوست سب دنیا کے جہگڑے ہین
فنا کے بعد کوئی دیکھنے آیا نہ تربت مین

رہے جب تک جہان مین ہمکو خالی ہی نظر آیا
ہوا لبریز آخر غم کا پیمانہ تربت مین

جو اس جوش جنون مین مر گیا تو پہر اندیشہ ہے
کفن بہی پہاڑ ڈالیگا تیرا دیوانہ تربت مین

صدا سن سنکے آتے ہین ملایک اپنے مرقد پر
دل نالان نے رکہا خوب نوبتخانہ تربت مین

خدایا وقت پرسش نام تیرا ہی ہے جاری
زبان جو کہلائے مجہکو ہمت مردانہ تربت مین

جہکانا سر کو اپنے جانب معبود اے حیرت
کلیسا ہے نہ کعبہ ہے نہ ہے بتخانہ تربت مین

غزل

شکستہ دل کبہی مجہکو شکستہ پا سمجہتے ہین
میری افتادگی پردہ ہے مجہے کیا کیا سمجہتے ہین

جو ہین کاکل کے مجنون زلف کو لیلا سمجہتے ہین
رخ انور کو ہم صبح شب یلدا سمجہتے ہین

ہمارے نالہ و زاری کو ناصح کیا سمجہتے ہین
رلاتے ہین مجہے وہ جو مرا رونا سمجہتے ہین

جو کیفیت ہے دل کی کیا کہین کیسا سمجہتے ہین
نہین معلوم تم کیا ہو تمہین ہم کیا سمجہتے ہین

کیا ہے اسلیے پردہ کہ ہو مشتاق ہر عالم
تری ترکیب ہم اے شوخ بے پروا سمجہتے ہین

سرشکونکی طغیانی یہ فرماتے ہین وہ اکثر
ہم ایسی چشم طوفان خیز کو دریا سمجھتے ہین

اگر گل گوش کر ہوتے تو پہر نالونپہ کیون ہنستے
یہہ سنتے ہین کلام بلبل شیدا سمجھتے ہین

قیامت مین ملو شاید نہین امید جیتے جی
تمہاری یار رمز وعدۂ فردا سمجھتے ہین

ہماری طرح تو بہی ہے نگاہ یار کی کشتہ
تجہے کیا نرگس بیمار ہم اچہا سمجھتے ہین

کوئی معشوق دنیا مین نہین اس شان و شوکت کا
تمہین یکتا سمجھتے ہین تو کیا بیجا سمجھتے ہین

جہانکی سیر کرکے خانۂ اصلی کو جائینگے
تماشاگاہ دنیا ہے اسے میلا سمجھتے ہین

یہہ چشم منتظر کے گل کہلے ہین باغ عالم مین
جہانمین لوگ جسکو نرگس شہلا سمجھتے ہین

نفس کی آمد و شد سے ہنو تو کیا اجارہ ہے
طلسم زندگی کو ہم تو اک دہوکا سمجھتے ہین

شب گیسوئے عنبربو سے ہوتا ہے عیان جسدم
رخ انور کو تیرے نور کا تڑکا سمجھتے ہین

شمیم کاکل مشکین سے ہین جو جو کہ دیوانے
حقیقت کیا تیری اسے عنبر سارا سمجھتے ہین

ہماری آہ سوزان آسمان تک جیسے جاتی ہے
ستارونکو لب گردونکا تبخالا سمجھتے ہین

جلا دیتی ہے دلکو شعلۂ رخسار کی گرمی
بجا ہے جو تمہین آتش کا پرکالہ سمجھتے ہین

کئی دن بعد جاتا ہون تو مجہپر طعن ہوتی ہے
کہان رہتے ہوا تو ہم تمہین عنقا سمجھتے ہین

نگاہ مست کے سرشار سے پوچہو تو کہدیگا
کہ چشم یار کو ہم ساغر صہبا سمجھتے ہین

جو سرشار مے حب رخ گلگون ہین الساقی
مجہے بہی دیدۂ میگون کا متوالا سمجھتے ہین

کوئی عاشق نہین ہے مطمئن اونکے تلوّن سے / کبھی ادنی سمجھتے ہین کبھی اعلی سمجھتے ہین

نظر ڈالی عجب ڈھب سے کہ پہلو ہو گیا خالی / مرے دلکو نگاہ ناز کا بدلا سمجھتے ہین

جو مشتاق لقائے یار ہین بے یار کے حیرت
وہ جنت کو بھی ایک صحرائے وحشت زا سمجھتے ہین

غزل

مین ایسا زخمی تیغ نگاہ ناز قاتل ہون / تڑپنے کی اجازت بھی نہین جسکو وہ بسمل ہون

یہہ جلوہ اونکا کہتا ہے کہ ہر حالت مین حاصل ہون / کبھی برق طپان ہون مین کبھی بیتابی دل ہون

کوئی ہاتھ ادھر اے قاتل ابھی مین نیم بسمل ہون / تمنا ہے کسی ڈھب سے ترے کشتون مین داخل ہون

مجھے غیرونکے صحبت مین بلا کر کیون مجلا ہو / تمہارا عاشق شیدا ہون یا مین شمع محفل ہون

شب فرقت کے نالونسے کوئی سونے نہین پاتا / بلا کیطرح سے مین اپنے ہمسائے مین نازل ہون

وہ کشتی ہون ہمیشہ جو رہے طوفان ہستی مین / کنارہ ایک عالم کو ہے جس سے مین ساحل ہون

تمھارا حسن میرا عشق اک عالم یہ روشن ہے / اگر تم غیرت گل ہو تو مین رشک عنادل ہون

جو موقع پاکے گر بیقراری کیجیے اوسنے / تو فرماتے ہین کیا مین باعث بیتابی دل ہون

تری تعریف کا دعوی کرون نہین میری کیا ہستی / لقائے جاودان ہے مجھکو مین اک نقش باطل ہون

تنفر کا سبب کھلتا نہین مجھکو تعجب ہے / بنایا آپکو گل جس سے مین بھی وہی گل ہون

تصور ہر گھڑی رہتا ہے اوس مہر درخشاں کا
میرا دل ناز کرتا ہے کہ میں خورشید منزل ہوں

کہوں کیا صدمۂ فرقت سے جو کچھ میری حالت ہے
تمہیں انصاف سے کہدو کہ میں جینے کے قابل ہوں

جو پوچھا گھر سے باہر کیوں نہ نکلے ہنس کے فرمایا
میری جسکو تمنا ہے میں اوسکی حسرت دل ہوں

تمہیں عقدہ کشائے خلق سب کہتے ہیں دنیا میں
تعجب ہے تمہارے عہد میں پابند مشکل ہوں

یہہ مانع ہے نہو عاشق وہ کہتا ہے کہ جی تک دو
الہی عقل کی خاطر کروں یا جانب دل ہوں

تمہاری کاکل پیچاں خبر گیراں نہیں ہوتی
دل دیوانہ کہتا ہے میں بے طوق و سلاسل ہوں

سیہ بختی نہیں گئی تو تو حسرت یہہ دعا مانگو
خط شب رنگ ہوں یا یار کے رخسار کا تل ہوں

غزل

جسے چشم فسونگر سے وہ دیوانہ بنالیتے ہیں
تو اوسکے ہوش اوڑا دیتے ہو نہیں پاس آتے ہیں

کبھی مہندی چھوڑا لیتے ہیں کبھی مسی لگاتے ہیں
ہمارے پاس آ میں وہ کیا کیا رنگ لاتے ہیں

خبر اسکی نہیں سر پر خزانکے دن بہی آتے ہیں
چمن میں گریۂ شبنم پہ غنچے مسکراتے ہیں

سوئے گور غریباں جب کبھی بہولے سے جاتے ہیں
بجائے چادر گل قبر پر تیوری چڑھاتے ہیں

تمہارے عشق کے مارے ہمیشہ خاک اڑاتے ہیں
ملے ہیں خاک میں جسپر بگولہ بنکے آتے ہیں

تمنائے شہادت اسقدر دلمیں سمائی ہے
کسی پر تیغ وہ کھینچیں ہم گردن جھکاتے ہیں

نشان نقش پا اونکا ملے کیونکر کہ رستے مین
جہان وہ پانون رکہتے ہین بشر آنکہین بچہاتے ہین

غضب کا ہے فریب حسن ان زہرہ جبینون مین
بشر کی تو حقیقت کیا ملک دہوکے مین آتے ہین

زمانیکی دورنگی کا اثر ہے اور کیا سمجہین
اونہین ہم یاد کرتے ہین وہ ہمکو بہولے جاتے ہین

بہت بیتاب ہوتے ہین جب تم نہین ملتے
تمہارے داغ الفت کو کلیجے سے لگاتے ہین

بہلا انسان تو کیا ہمسو فرشتونسے نہ جہپکینگے
تمہارے دیکہنے والے کہین آنکہین چراتے ہین

یہہ مانا ہمنے شکوہ غائبانہ سخت بیجا ہے
کچہہ اونکی تو کہو جو عاشقونکا دل دکہاتے ہین

غرور حسن بیجا ہے مآل کار تو سوچو
یہی اعمال دنیا سے بشر کے ساتہہ جاتے ہین

وہ پہر سرمہ لگاتے ہین کوئی اندہیر ہوگا
کیا تسخیر دل جسنے وہی جادو جگاتے ہین

جنہین عشق حقیقی ہے وہ ہر حالت مین خوش ہونگے
مگر ہان بلہوس جو ہین وہی ایذا اوٹہاتے ہین

جہانمین آبرو ایمان یا رزق مقدر ہو
رضامند ہے اونکی جو طلب کرتے ہین پاتے ہین

جو پوچہی حلقہ گیسو کی کیفیت تو فرمایا
ڈرو انسے یہہ وہ پہندے ہین جنمین دل پہنسائے جاتے ہین

کسے طاقت ہے نقاش ازل سے کون یہہ پوچہے
جہانمین نقش ہستی کیون بناتے کیون مٹاتے ہین

جو فرماتے ہین کیون روتے ہو حیرت تب مین کہتا ہون
تمہاری آتش فرقت کو اشکونسے بجہاتے ہین

کہا جب دلنے گہبراکے ترے پہلو سے جاتے ہین
پکاری بیقراری ہم رہا نیکہ گہبراتے ہین

دم مردن ہمین خوف شب تربت ڈراتی ہین
مدد اے داغ الفت ہم اندہیرے گہر مین جاتے ہین

ندیکہو سوئے کاکل حضرت دل کہہ سناتے ہین
بڑا اندہیر ہوگا آپ کس کوچے مین جاتے ہین

پری رو تابش دلکا ہمین کیا خوف کہاتے ہین
تمہاری آتش رخ سے تو شعلے تہرتہراتے ہین

نہین معلوم کس انداز سے صورت دکہاتے ہین
بشکل عکس آئینہ مرے دلمین سماتے ہین

اگر پوچہا کسی نے عاشق صادق بہی ہے کوئی
تو وہ منہ پہیر کے میریطرف انگلی اوٹہاتے ہین

سوئے دریا جو جاتے ہین تمہارے چشم جوشی
حباب بحر بہی کیا کیا انہین آنکہین دکہاتے ہین

ہر ایک تقریر مین ہر بات مین اگلے رقیبونکے
مری توصیف ہو جسمین وہی پہلو دباتے ہین

رقیبان سیہ دل کے سبب موقع نہین ملتا
مگر ہان خانۂ دلمین اکیلا تمکو پاتے ہین

ہم اس وعدے پہ دیتے ہین جو ہے نظر تمکو
اگر پہلو مین آ بیٹہو تو دلسے باز آتے ہین

کسیکا حال بیتابی سنا جس دم تو فرمایا
لباس عاشقی مین بلہوس دہبہ لگاتے ہین

گئے جو کنج مرقد مین نہ بچے تکلیف دنیا سے
حصار عافیت کو لوگ کیونکر بہولجاتے ہین

نہین خال سیہ چہرہ پہ شاید عطر کہینچن لگے
گل عارض کی خوشبو سے وہ کالے تل بساتے ہین

ہوئے ہین عالم امکان روشن جسکے جلوے سے
اوسی شمع تجلی سے تو ہم بہی لو لگاتے ہین

جو رحم آیا تو چہاتی سے لگا کر مجہکو فرمایا
تجہے اب بہی شب فرقت کے صدمے یاد آتے ہین

گلستان مین برنگ گل گریبان چاک کرتی ہے
ہم اپنے نالۂ موزون جو بلبل کو سناتے ہین

ارسے اسے غافلو کیا حشمت دنیا تمہاری ہے
جو کہئے اوسنے اس جور و جفا کی بہی کوئی حد ہے

کوئی پوچہے تو ان سے کیا عدم سے ساتہہ لائے ہین
تو کہتے ہین نہ گہبرا وہ بہی ہم از لاتے ہین

چو بہلی شعر سن کر جب ہوئے بیچین تب بولے
نئی صورت سے حیرت دلکی بیتابی دکہاتے ہین

غزل

یہہ زندگی ہے جسے اضطراب سمجہے ہین
وہ شکل موت ہے سب جسکو خواب سمجہے ہین

جہانمین سب جسے عہد شباب سمجہے ہین
اوسی کو زیست کا ہم آفتاب سمجہے ہین

وہ اپنے دلمین جسے ماہتاب سمجہے ہین
ہم اونکا عکس رخ بے نقاب سمجہے ہین

ہوائے عشق مین غارت کنندۂ دل و جان
تجہی کو اے دل خانہ خراب سمجہے ہین

نہ چین پائے کسی طرح سے دل عاشق
یہی تو ایک وہ کار ثواب سمجہے ہین

وہ دیکہہ دیکہہ کے ہنستے ہین کیون سوئے دریا
اوسے بہی کیا مری چشم پر آب سمجہے ہین

شب فراق جو گذرا ہے ہم پہ محشر مین
نہوگا اس سے زیادہ عذاب سمجہے ہین

برشتگی کا مزا اور کوئی کیا جانے
جو دل جلے ہین وہ لطف کباب سمجہے ہین

نفس کی آمد و شد تک ہے قالب خاکی
اسے بہی ایک طلسمی حباب سمجہے ہین

کسیکے سر پہ بلا آئیگی یہہ بل ہین وہی
تمہاری زلف کا ہم پیچ و تاب سمجہے ہین

یہہ آسمان پہ تیرا عکس ناخن پا ہے
جسے ہلال فلک شیخ و شاب سمجھے ہین

سوال جب تمنا ہو کس توقع پر
ترے دہن کو تو ہم لاجواب سمجھے ہین

یہہ ناز حسن دو روزہ پہ اے معاذ اللہ
اسے ہی ہوگا کبھی انقلاب سمجھے ہین

قطعہ

گئے شباب کے ہمراہ زندگی کے دن
اب آگئے جسم کی مٹی خراب سمجھے ہین

گذر گئی شب گیسو سفید بال ہوئے
اونہین اخیر شب ماہتاب سمجھے ہین

گنہہ اگرچہ ہوئے بیشمار ہمسے مگر
ترے کرم کو بہی ہم حجاب سمجھے ہین

لحد مین جائیگا ہنگام سعد رخت بدن
عدم کے کوچ کا یہہ باتراب سمجھے ہین

تمہارے فہم سے حیرت الگیہے شکل نجات
اوسے جناب رسالت مآب سمجھے ہین

غزل

آثار زیست اپنے نہین پائے جاتے ہین
جی ڈوب ڈوب جاتا ہے غش آئے جاتے ہین

اغیار کیسے شوق سے بلوائے جاتے ہین
فرقت نصیب خون جگر کہائے جاتے ہین

جب کہتے ہین کہ ملتے ترے گہرائے جاتے ہین
دل کی طرح سے ہم اونہین بہلائے جاتے ہین

مدت سے اونکے خنجر ابرو کا عشق ہے
کس روز دیکہین خو مین نہلائے جاتے ہین

جب وہ نے کہا نہین موقع قیام کا
دل بول اوٹھا کہ ہم بہی تو گہبرائے جاتے ہین

یہہ ناز کی ہے اونکی کہ اکثر دمِ خرام
دل کانپتا ہے پانون بہی تہرائے جاتے ہین

اب کہئی کس جگہہ کوئی احوال دل کہے
خلوت سرا کے نام سے شرمائے جاتے ہین

کس نے نگاہ گرم سے دیکہا جو آپ کے
رخسار صاف پہول سے کمہلائے جاتے ہین

چہکے رہین تو پہونکتی ہے آتش جگر
کچہہ حال دل کہین تو لکلوائے جاتے ہین

باغ جہا مین تہے جو کہلے غنچہ ہائے دل
باد سموم عشق سے مرجہائے جاتے ہین

حیرت یہہ بدگمانیان اچہی نہین سنو
پچہتاؤگے ابہی تمہین سمجہائے جاتے ہین

غزل

تشبیہہ اونکی زلف سے دین کون بات مین
خوشبو نہ ویسی ہے نہ وہ ظلمت ہے رات مین

اب ہم سے وہ بگڑنے لگے بات بات مین
اوسسا تو بدمزاج نہین کائنات مین

تڑپا نہ سانس لی تیری فرقت کی رات مین
یہہ صبر بہی سنا ہے کسی کی حیات مین

اب ہم سمجہہ گئے کہ وہ ہین دلگی گہات مین
شادی نہین ہوئی تو گئے ہین برات مین

بے رحم و بیمروت و خودسر و خودپسند
ہے کونسی صفت جو نہین اونکی ذات مین

ہمتو نگاہ لطف سے بیہوش ہو گئے
کچہہ سحر بہی ہے کیا نظر التفات مین

بہتر جہان میں سب سے ہے شیرینی کلام
یہہ خط نہ قند میں ہے نہ لذت نبات میں

باتیں کرے دہن میں زبانکی نہیں مجال
گویا ہے کوئی اور ملسمے قنات میں

اچہا نہ باز آؤ حیا سے خدا تو ہے
آتا ہے سب کے کام وہی مشکلات میں

عامل سنا ہے ایکو آسیب عشق کا
یہہ جن اوتارئے نہ کسی حاضرات میں

بندے رحیم کے ہو تو امت کریم کی
حیرت عبث پڑے ہو خیال نجات میں

غزل

جسدن سے ترے ناوک مژگان ہیں نظر میں
اوس روز سے کانٹے سے کھٹکتے ہیں جگر میں

دل یاد رخ یار میں دم زلف دوسر میں
گذریگی مری عمر اسی شام سحر میں

یہہ عمر رواں رہتی ہے دن رات سفر میں
ایکدم بہی اسے چین نہیں اوٹھہ پہر میں

بیوجہہ نہیں بلبل میتاب کے نالے
وہ روپ دکہاتے ہیں لباس گل تر میں

دیوانہ مجھے دیکھہ کے بولا وہ مسیحا
جانیکا نہیں زلف کا سودا ہے جو سر میں

بیتاب جو ہوتے ہیں تو فرماتے ہیں اکثر
کیا سحر ہے اس نالۂ موزونکے اثر میں

مرجاتے ہیں پر دل سے تمنا نہیں جاتی
لذت ہے عجب نخل محبت کے ثمر میں

صورت کو تری دیکھہ کے کہتے ہیں پریزاد
اللہ کی قدرت نظر آتی ہے بشر میں

خال رخ روشن کے محبت سے ہے ظاہر
افروزون ستارہ ہے مرا برج قمر مین

آخر ہے شب وصل مجھی پر نہین موقوف
رنگت ہے اوداسی کے رخ شمع سحر مین

کہتے ہین وہ غیر دلنے جو اجاتے ہین حیرت
ہوتی ہے عجب طرحکی رونق مرے گھر مین

غزل

زلف کو چہرے سے سرکاؤ ابہی یار کہین
دل سے اوٹھہ جائے مرے غم شب تار کہین

جنبش ابروئے پرخم پہ تو مائل ہو بہت
تمنے دیکھی ہی ہے چلتی ہوئی تلوار کہین

اونکی ہیبت ہے مرے پہلو پہ نظر پڑتی ہے
دل نہو جائے مصیبت مین گرفتار کہین

اب جو آئے ہو تو لے رشک مسیحا نہ ہٹو
پھر نہ بڑھ جائے مرے عشق کا آزار کہین

رحم آیا بہی تو کہتے ہین جو اپکے بچ جائے
دل لگانا نہ خبردار خبردار کہین

ٹھوکرین کھا کے بمشکل تو یہان تک پہونچا
اب ترے در سے نہ جائیگا گنہگار کہین

سحر اوس چشم فسونگر کا ہے مشہور جہان
اوسنے دیکھا او تجھے کیا نرگس بیمار کہین

ابتو نالونکی صدا بہی نہین آتی اوسکی
چل بسا کیا مرے پہلو سے دل زار کہین

آپ کی محو لقا آئی عدم سے یان تک
نہ ملی پر نہ ملی دولت دیدار کہین

ہمنے کونین مین دوڑائی نظر تیرے سوا
کوئی دیکھا نہ محبت کا سزاوار کہین

اے فلک تفرقہ پرداز یہہ لازم تہا تجہے
میری گردن ہو کہین یار کی تلوار کہین

دیکہہ لیتے ہین ہمین چشم تصور ہی سے
چہوٹکے تہی ہین بہلا طالب دیدار کہین

چشم جادو سے الجہنا نہین اچہا حیرت
زندگی آپکو ہوجائے نہ دشوار کہین

غزل

کیا جانئے مائل ہے کدہر ہمسے نہ پوچہو
ایسے دل وحشی کی خبر ہمسے نہ پوچہو

عشق رخ روشن مین ہوا زلف کا سودا
کٹتی ہے جو کچہہ شام و سحر ہمسے نہ پوچہو

جب دلمین تپ ہجر کی سوزش ہو تو جانو
کسطرحسے جلتا ہے جگر ہمسے نہ پوچہو

گو کہنے سے ہوتی ہے صفا دلکی کدورت
ہم سب یہہ سمجہتے ہین مگر ہمسے نہ پوچہو

فکر دہن تنگ سے فرصت کسے یان ہے
رہجاؤ ابہی حال کمر ہمسے نہ پوچہو

کیا کیا شب تنہائی مین آئے نہ خیالات
ہمپر جو گئی رات گذر ہمسے نہ پوچہو

کیون غیر سے ہو داد طلب تیغ نگہہ کی
ہم ہی تو رہے سینہ سپر ہمسے نہ پوچہو

حال شب فرقت نہین اظہار کے قابل
جس طرحسے ہوتی ہے سحر ہمسے نہ پوچہو

حیرت کا کیا ذکر کسی نے تو یہہ بولے
ہوگا وہ کہین خاک بسر ہمسے نہ پوچہو

غزل

خوب سرشار ہون لے ہاتہہ مین پیمانیکو
ساقیا ہم ہی دعا دین ترے میخانیکو

اوسنے کیا کہہ دیا بے ساختہ جل جانے کو
رات بہر شمع تو روتی رہی پروانیکو

رخ ملا زلف کو یا زلف ملی شانیکو
ایک ہم خلق ہوئے خون جگر کہانے کو

روح و قالب کی جدائی ہے مقرر ایکدن
بوئے گل آئی ہے جامے سے نکل جانیکو

مین تو ہون عاشق رخ زلف نہ دکہلا مجہے
جا کے زنجیر پنہا دو کسی دیوانے کو

دل گیا کوچۂ قاتل مین تو اب تک نہ پہرا
جان بہی جاتی ہے اب دلکی خبر لانے کو

ہاتہہ پہونچا نہ میرا زلف رسا تک اونکے
وائے تقدیر کہ قدرت یہہ ملی شانے کو

گرمئ حسن جلادیگی خبر اسکی نہ تہی
آئی تہی گلشن ہستی کی ہوا کہانے کو

حال حیرت کا جو دیکہا تو یہہ حسرت سے کہا
اب خدا ہوش مین لائے مرے دیوانے کو

غزل

یہہ محو ہوئے دیکہہ کے بیساختہ پن کو
آئینہ مین خود چوم لیا اپنے دہن کو

کرتی ہے نیا روز مرے داغ کہن کو
غربت مین خدایا دو لائے نہ وطن کو

چہوڑا وطن آباد کیا ملک دکہن کو
تقدیر کہان لیگئی یاران وطن کو

قدمونپہ گرے چہوڑ دے تقوے کے چلن کو
زاہد بہی اگر دیکہہ لے اوس توبہ شکن کو

کیا لطف ہے جب مونس و یاور نہو کوئی
ہم وادئی غربت ہی سمجہتے ہین وطن کو

معدوم ہوئے وہ کمر یار کے غم مین
جو نقطۂ موہوم سمجہتے تہے دہن کو

انگڑائی یہ انگڑائی ہے مخمور ہین آنکہین
تن تن کے دکہاتے ہین جوانی کے بدن کو

اے یار میرا دل بہی اوسی نے ہے ڈبویا
جسنے کہ بنایا ہے ترے چاہ ذقن کو

مرجہائے پڑے ہتے گل مضمون ہزارون
شاداب کیا ہمنے گلستان سخن کو

چلتے ہین عجب چال قیامت کی یہہ گلرو
پامال کئے دیتے ہین ہستی کے چمن کو

ہو جائے نہ پہر مجہکو کسی چشم کی وحشت
پہر خواب مین دیکہا ہے غزالان ختن کو

ڈرتے ہین وہ شاید کہ کہین چہوٹ نہ لگجائے
سمٹے ہوئے بیٹہے ہین چرائے [illegible] کو

دہوکا ہوا مجہکو خط سبز رنگ کا اونکے
دیکہا شب مہتاب مین جب چاند گہن کو

ہے حکم مرے گیسو و رخسار کا وحشی
پہرے نہ حلب مین تو نکل جائے ختن کو

خدمت مین تری نذر کو کیا لائین بجز دل
ہم رند تو کوڑی نہین رکہتے ہین کفن کو

مسی کی دہڑی پر بہی جمے پان کا لاکہا
تاراج جو کرتا ہے بدخشان و یمن کو

خوش ہو کے چہکتے ہین جو یہہ موسم گل مین
ہنستی ہے خزان دیکہہ کے مرغان چمن کو

رسوا ہون دیوانونمین عزت مری ہی جاے
اے دست جنون تار بہی چہوڑے نہ کفن کو

بجلی نہین گرتی ہے یہہ ہے اگ برستی | نالون نے مرے پہونک دیا چرخ کہن کو
آتی ہے طبیعت جو کبھی جانب اشعار | جی ڈہونڈہتا ہے قدر شناسان سخن کو

شرمندہ ہوئے میری شکایت سے تو بولے
بس چپ رہو حیرت نہین سی دینگے دہن کو

غزل

کسنے بہڑکا کے آتش گل کو | سوختہ دل کیا ہے بلبل کو
دیکہہ کر حال زار بلبل کو | آئی بے ساختہ ہنسی گل کو
نہین ساقی تو کیا کرین لیکر | اس صراحی کو جام کو مل کو
تینے دکہلا کے کاکل مشکین | کیون پریشان کیا ہے سنبل کو
عالم نزع مین وہ عیسے وقت | کام فرماتے ہین تغافل کو
ہوئی مفلس خزان مین بلبل زار | جب کہ لٹوا چکی زر گل کو

تم خدا پر رہا کرو حیرت
غم نہین صاحب توکل کو

غزل

منہہ دیکہاتا نہین ابتک وہ گل تر ہمکو | جسکی الفت نے کیا جامے سے باہر ہمکو

کشش عشق یہہ دکہلاتی ہے جو ہر ہر ہمکو — دیکہتے جاتے ہین ہر گام پہ پہر کر ہمکو

کوئی نافہم سمجہتا ہے کوئی دیوانہ — تو نے رسوا کیا آخر دل مضطر ہمکو

اسی حیلے سے یہو چہیتے رہین یار تلک — اے خدا کیون نہ بنایا لب ساغر ہمکو

عاشق ابروئے قاتل تو نہو جائین کہین — خواب مین روز نظر آتے ہین خنجر ہمکو

تیرہ بختون ہی مین یکتا ہین جیا ہون شب ہجر — دیجئے زلف کا سودہ جو دیا سر ہمکو

دیدہ بازی ہے رقیبونسے ہمارے لگ گئے — دیکہتے ہین جو دکہاتا ہے مقدر ہمکو

زخمی تیغ نگہہ تہا کہ پڑا عکس جمال — چاندنی مار گئی اے مہہ انور ہمکو

نامۂ شوق جو لکہا تو ہیے نامہ بری — چشم امید سے تکتے ہین کبوتر ہمکو

ہین جو اولاد مین آدم کے وفا گندم — صورت آسیا پہرواتا ہے [illegible] ہمکو

دلمین آتی ہے کہ اب تمسے نبولین حیرت — تم بہی بدنام کیا کرتے تہو اکثر ہمکو

غزل

رہ گئے وہ جو بجا لانے تہے ترسان ہمکو — تو نے دہوکا دیا اے عمر گریزان ہمکو

پہر نہو جائے غم کاکل پیچان ہمکو — نظر آنے لگے پہر خواب پریشان ہمکو

تیرے رونیسے اڈہے ہم یہ ہزار دن طوفان — تو نے بدنام کیا دیدۂ گریان ہمکو

ہم ہین محو گل رخسار تو ہے عاشق گل
صبر کر دیکھہ کے اے بلبل نالان ہمکو

ناز و انداز کے تقسیم جو کی صانع نے
شوخ چشمی تمہین دی دیدۂ حیران ہمکو

نہین آتے جو عیادت کو چلو یونہی سہی
اونکو مرغوب چمن گور غریبان ہمکو

ضبط گریہ نہوا اسلیئے نظرونسے گرے
بیقراری نے کیا مدت سے پشیمان ہمکو

بوسہ مصحف رخسار مین مت عذر کرو
اپنے دلمین جو سمجھتے ہو مسلمان ہمکو

دل دھڑکتا ہے پپیہے نہ رٹا کر پی پی
چین سے رہنے دے اے مرغ خوش الحان ہمکو

ابتو دیوانہ سمجھنے لگے ہمسایکے لوگ
تو نے رسوا کیا ایسا دل نالان ہمکو

میرے گہر آکے کہا اب یہہ نہ کہنا حیرت
آپ کرتے نہین شرمندہ احسان ہمکو

غزل

نظر ترچہی ہے پر سیدہا کئے ہین تیر مژگان کو
بنائینگے نشانہ کیا ہمارے طائر جان کو

مقام تنگ ہے یہہ کون ہو منت کش یاران
کفن کی بہی نہین خواہش ہمارے جسم عریان کو

تمہارے عشق مین اک مین ہی جامے سے نہین باہر
چمن مین جاکے دیکھو تو ذرا گل کے گریبان کو

خبر یاران رفتہ کی نہین معلوم ہوتی ہے
ارادہ ہے کہ بہیجون قاصد عمر گریزان کو

بہت بل کہا رہا ہے عشق پیچان باغ عالم مین
کہین دیکھا نہو شاید تمہاری زلف پیچان کو

دلا یاد بہاری مین بہی تاثیر خزان دیکہی
ہوائے سبزۂ خط انکے چہواتی ہے انسانکو

مقابل مین ہمارے شعلہ رو کی سرکشی دیکہی
کبہو گلگیر سے کاٹے سر شمع شبستان کو

تصور حلقۂ گیسوئے جانا کا لگا ہونے
مقدر پہر مجہے دکہلائیگا زنجیر زندان کو

تم اپنے مصحف رخسار کو ناحق چہپاتے ہو
مسلمان ہین ہمین بہی چوم لینے دو قرآنکو

ترے زلفونکے حلقہ مین رخ پرنور چمکایا
کیا آئینہ بند الستہ نے اس سنبلستانکو

غزل گوئی نہین جادو خیالی ہے یہان حیرت
مقرر اسم اعظم یاد ہو مرد غزلخوان کو

غزل

دیکہو تو غور سے مری چشم پر آب کو
دریا لگا کے لیتے ہین سنا ہے حباب کو

مشتاق دید آپکے کب تک رہین خراب
بہر خدا کبہی تو اولٹ دو نقاب کو

سنتے ہین سب کی بات مگر بولتے نہین
بتلاؤ کیا کرین دہن لاجواب کو

چہرہ کے سمت اونکے نہین ابرو کمان رخ
ہین دو ہلال جہلکتے اک ماہتاب کو

نیچی نگہ سے سیکڑون عاشق کئے تمام
اے یار آفرین ہے تمہارے حجاب کو

اے بحر حسن سینۂ انور پہ کس لئے
آب روان مین بند کیا ہے حباب کو

ہے عشق یار دلمین تو حیرت خبر ہو
بکنے دو واہیات انہین شیخ و شاب کو

غزل

ہوکے آزردہ اوٹھا مین تو کہا جانے دو
کچھہ دلنوا دو اسے خون جگر کہانے دو

خواب راحت ہی مین تو سہی ہمین سونے دو
ایکدن تو میرا ارمان نکل جانے دو

سنکے نالے مرے کہتے ہین کہ چلانے دو
بدگمانی کی اسے کچھہ تو سزا پانے دو

کل یہہ دربانسے سنا حسن طلب کا غم ہے
آپ سے جو کوئی آئے تو اوسے آنے دو

کہہ دو پہر آئینگے نشہ مین زبانی ہی سہی
تم نہ ٹہرو تو میرا دل ہی ٹہر جانے دو

عشق کا دل پر اکیا کچھہ نکرے گا تاثیر
اونکو بہکاتے ہین اغیار تو بہکانے دو

ہیچ ہے راحت کا بہی اک سے تپ سینے ہی پر
کوئی نادانی سے گہبرائے تو گہبرانے دو

عاشق زلف مسلسل سے تو پردہ نکرو
دل وحشی کو ذرا بیڑیان پہنانے دو

بر لائیگا نہ پہر نخل تمنا دیکہو
غنچہ دل کو کسیطرح نہ کہلانے دو

چہچہاتے پہرتے ہین جب عشق مین تپ پڑتی ہے
اسپہ مرتے ہین کہ عاشق ہمین کہلانے دو

آپ کی جبر کی یا میری وفاداری کی
اب تو ہین سبکی زبان پر یہی افسانے دو

آپکے ساتہہ ہی پہلو سے گیا یار قدیم
نہین آتے تو مرے دلکو ادہر لانے دو

زہر سے اسکے بچو کہتے ہین اے بلہوسو
مار گیسو یہ طبیعت کو نہ لہرانے دو

جی تو جینے سے خفا پہلو مین دل بیچین
آپکے عشق مین مرتے ہین یہہ دیوانے دو

جب وہ خود آئے تو کیا کچھلی شکایت حیرت
درگذر تم ہی کرو کچھہ نہ کہو جانے دو

غزل

ہر کسی مین عیان نہان تم ہو
جتنے قالب ہین سب کی جان تم ہو

جیلوہ فرمائے لا مکان تم ہو
کوئی جس جا نہین وہان تم ہو

بے سبب ان پہ کوئی کیون مرتا
باعث جلوۂ بتان تم ہو

یہہ نہ پہنچتا کبھی سوئے کاکل
کیا کرے دل جو موکشان تم ہو

گل کھلے ہین تمہاری قدرت کے
باغ عالم کے باغبان تم ہو

کشتۂ غم ہے تلاطم مین
اور اوسکے نگاہبان تم ہو

مجھکو کھٹکا نہین رقیبون کا
کیا کرینگے جو مہربان تم ہو

خشک ہو جائیگا ہر ایک گلشن
ہان مگر باغ بے خزان تم ہو

جسکو سب لوگ عشق سمجھے ہین
ہم یہہ کہتے ہین بے گمان تم ہو

پوچھیے تو کہ کون خالق ہے
بول اوٹھیگی میری زبان تم ہو

جسم مین دل مین جی مین حیرت کے
اللہ اللہ کہان کہان تم ہو

مطلع

کیا پوچھتے ہو عشق ہے زلف دوتا کے ساتھ
ہم تیرہ بخت رہتے ہین کالی بلا کے ساتھ

آئے ہمارے گھر بھی تو نا آشنا کے ساتھ
ہین مہربانیان بھی تمہاری جفا کے ساتھ

آگر عدم سے پڑ گئے ایک بد بلا کے ساتھ
ہے روح بھی غضب مین دل مبتلا کے ساتھ

ہے شوق اونکے خنجر ابرو کی دید کا
دن زندگی کے کھیل رہے ہین قضا کے ساتھ

رنگین مزاج ہوتے ہین دنیا مین سنگدل
دل مین ڈالتے ہین لشکر کا حنا کے ساتھ

آتا ہے کون ہوش ربا جسکے واسطے
اوڑتی ہے آج نکہت گل بھی صبا کے ساتھ

حیرت تمہارے در سے نہ ہلتے یہ شعلہ رو
کیا کہئے کتنے لو نہ لگائی خدا کے ساتھ

غزل

دیکھتے دیکھتے مر جائینگے ہم یار کی راہ
دم بھی نکلیگا تو اس دیدۂ حیران کی راہ

بند ہوتی گو نہ کبھی طالب دیدار کی راہ
دیکھ آئے وہ تمہین روزن دیوار کی راہ

پاتے ہین نقش قدم تیغ نگہ کا اسین
کوچہ زخم ہے قاتل تری تلوار کی راہ

آتش گل نے جگر پھونک دیا کیا بلبل / گرم نالے ترے کیون آتے ہین منقار کی راہ

سفر ملک عدم اور گناہون کا لداؤ / وہی کاٹین تو کٹے ہمسے گرانبار کی راہ

اے نظر ہے گل عارض خط شبگون کی ادہر / بیچ مین پڑتی ہے اک دائرے پرکار کی راہ

بھول جاتے ہین وہ رستہ مرے گہر کا اکثر / یاد رہتی ہے مگر خانہ اغیار کی راہ

رہتی ہے آمد و شد زخم جگر مین اوسکے / یہی کوچہ تو ہے تیغ نگہہ یار کی راہ

دل گیا کوچہ قاتل مین تو ابتک نہ پھرا / نا بلد بھول گیا ہائے شب تار کی راہ

لاکھہ چاہین کہ نجاوین طرف ملک عدم / کاٹنی ہوگی مگر منزل دشوار کی راہ

اشک گلرنگ نہین آنکھہ سے گرتے حیرت / لخت دل آتے ہین یہہ دیدہ بیدار کی راہ

غزل

مٹی گناہ ہونگی شرمساری الہی توبہ الہی توبہ / قبول ہو میری آہ وزاری الہی توبہ الہی توبہ

ہوس مین دنیا ہی کے بسر کی نہ اسکے انجام پر نظر کی / گنوائی غفلت مین عمر ساری الہی توبہ الہی توبہ

بہت معصیت اوٹھا چکا ہون سزائے اعمال پا چکا ہون / گذر گئی حد سے بیقراری الہی توبہ الہی توبہ

گناہ مجھسے ہوئے ہین بیحد نظر مین تیر گیے ہین مرقد / مریض غم کی ہے رات بھاری الہی توبہ الہی توبہ

تلافی عذر کی کیے سے ندامت حیا نہین آنکھہ کی عیان / اسی کا ہے خوف دل پہ طاری الہی توبہ الہی توبہ

سوے عدم جبکہ جاؤنگا مین تجہ بانو کیونکر دکہلاؤنگا منہ
گران ہے بار گناہ گار سے الہی توبہ الہی توبہ

عذاب دنیا سے تنگ ہے دل تیرا اگر کرم ہو تو مشکل ہو حل
ہوا ہون اب زندگی سے عاری الہی توبہ الہی توبہ

مین تیرے جلوے کا ہو کے مفتون ہوا ہون زلف بتان کا مجنون
یہہ طول پر ہے سیاہ کاری الہی توبہ الہی توبہ

بچائیو مجہکو تو خدایا عدو بہی ساتہہ ہے نکلے ستانا
یہہ روح نوری ہے ہو نہ ناری الہی توبہ الہی توبہ

ہوا ردی پر جو ادم ہو تو اوسکو ملتی ہی تیرا اکرام
کہون بوقت نفس شماری الہی توبہ الہی توبہ

اگرچہ ہے تمکو کچہہ بہی غیرت سمجہہ کے اعمال اپنی حیرت
رہے یہہ کلمہ زبان پہ جاری الہی توبہ الہی توبہ

غزل

رحم کی اسپہ بہی ہو جائے کبہی یار نگاہ
ہے بہت دلمین تیری طالب دیدار نگاہ

روز جاتی ہے سوے چشم فسونکار نگاہ
فوج مژگان مین ہنو جائے گرفتار نگاہ

دل بیتاب کی ہو خیر الہی میرے
آگئے پہلو کی طرف اونکی کئی بار نگاہ

اب یہہ کس بات مین راحت ہمین دکہلائیگی
خانۂ دل کو تو کر دیتی ہے مسمار نگاہ

میری لعنت اونہین غافل ہے وہ دیکہی مجہے
بخت سوتے ہین مرے اور ہے بیدار نگاہ

چشم گریان مجہے رونیکا برا عشق ہوا
تیرے باعث سے ہوی جاتی ہے بیکار نگاہ

طرف ناوک مژگان نہین جانا بہتر
دیکہتا ہون کہ برے ہین ترے آثار نگاہ

تم تو ہو پردہ نشین کیا خبر اسکی تمکو
شہوکرین کہاتی ہے کسکی پس دیوار نگاہ

فرش پر وہ ہوتی ہے اکثر یہہ تم مشق خرام
ہوگئی جبسے کہ وارفتہ رفتار نگاہ

کیون لڑی چشم فسونگر سے جو سکن چھوٹا
اب ٹہرنا تجہے آنکہو مین ہے دشوار نگاہ

دو نو مجرم ہین تیرے عشق مین پر فرق یہہ ہے
دل گنہگار ہے تیرا دسکے گنہگار نگاہ

وہ تو ہے خانہ نشین آپ کو دیکھے کیونکر
ہے زنا نہین مگر دسکے مددگار نگاہ

شوخ چشمونکی نگاہون سے لڑا کرتی ہے
ہوگئی ابتو میرے درپئے آزار نگاہ

ہر گہڑی گیسوئے شب گون کیطرف جاتی ہے
ہمنے دیکھی نہ سنی ایسی سیہ کار نگاہ

تو ہی انصاف سے کہدے کہ وہ کسطرح بچے
جسپہ پڑجاے تیری صورت تلوار نگاہ

رخ روشن کی تجلی سے یہہ تہا شعلہ فشان
جل گئی جاکے سوئے روزن دیوار نگاہ

تیر ہے یا کوئی برچھی ہے جو قاتل تیرے
توڑکر دلکو نکل جاتی ہے اوس پار نگاہ

اب بچاےگی کبہی چشم فسونگر کیطرف
دل جو بیہوش ہوا ہوگئی ہشیار نگاہ

دیکھتے دیکھتے پتھرا گئین آنکہین تیری راہ
ہوگئی سخت مصیبت مین گرفتار نگاہ

رخ رنگین نظر آئی جو تجہے اے بلبل
بہولکر تو نکرے جانب گلزار نگاہ

اوسکے آنکہونمین بہی ہے سحر وہ فرماتے ہین
کہین حیرت سے اکیلے مین نہو جاے نگاہ

غزل

ناقدر ہین وہ پہینک دین پانو سے ملکے
پچہتائیگا اے دل یہ پہر ہوسے کہل کے

جو شخص ہوا اسکا نشانہ نہین بچتا
تیر نگہہ یار ہے پردہ مین اجل کے

ہمراہ جوانی کے گئی باد بہاری
تہوڑی ہے دنون تک وہ ہوا رنگ بہی چلکے

ارشاد ہے جو جو ہین میرے وصل کے خواہان
پہنین وہ کفن جامہ ہستی کو بدلکے

اولٹا نظر آیا اثر بار محبت
ہم اونکے نگاہون مین بہت ہوگئے ہلکے

بہکاکے تو لیجانا ہے آتا نہین ہمراہ
رہجاتا ہے دل کوچہ جانا نہین مچل کے

اب مجہسے نہ پوچہو شب ہجران کی حقیقت
ڈر ہے نہ کہین جان نکلجائے دہل کے

پروانونکو اسنے تو سر شام سے پہونکا
کیا صبح تلک شمع نہ رہجائیگی جل کے

ہم جانتے ہین اونکو بہی فردائے قیامت
اے جان جہان آپکے وعدے مین جو ٹلکے

وہی خو ہے وفا ہمکو تمہین ظلم کی عادت
کسطرح نہ مشکور ہون قسام ازل کے

اللہ رے تمہارے رخ روشن کی صفائی
جسپر سے نظر گرتی ہے ہر بار پہسلکے

زاہد ہے یقین مجہکو تو دیکہے تو پہڑک جائے
شیشہ سے جو نکلے مئے گلرنگ اوبلکے

وصف لب گلرنگ ہی ہون تو مین پینا
جو مر گئے ہین خون جگر منہ سے اوگل کے

دنیا کی مسرت سے ہے کیا تجہکو سروکار
اے طایر جان تو تو ہے پنجہ مین اجل کے

حیرت کوئی اس وحشت سے زندہ نہین پھرتا
کیہ گیا تھا ہمارے امانت ہین سنبھل کے

غزل

ایسے وہ دل زار کے مائل نظر آئے
حالی ہے نگہ وان کہ جہان دل نظر آئے

بالفعل تو یہہ دشمن سے وہ قاتل نظر آئے
پھر دیکھیے کیا عشق کا حاصل نظر آئے

دعوی ہے خود دیکھا تو پھر آئینہ نہ دیکھو
اوسمین نہ کوئی مد مقابل نظر آئے

یہہ لوٹ ہے کیسی تیرے کوچے مین ستمگر
دیکھا تو بہت لوٹ کے گرد دل نظر آئے

فرماتے ہین لیکن یہی دین باش شبابیت
لیکن ہو کوئی رحم کے قابل نظر آئے

اے لیلیٰ جہان چھوڑ نہ امید وہ تیرکی
ممکن نہین پھر تمکو یہہ محمل نظر آئے

آسان تھا ظاہر مین تو یہہ عشق کا مذہب
پر سب ہے کرشمے اسکے مسائل نظر آئے

ہشیار جو مشہور ہین دنیا کے طلب کا
وہ سب ہین انجام سے غافل نظر آئے

حالی تو ہے یہہ عمر روان راہ طلب مین
دیکھیں اسے کب عشق کی منزل نظر آئے

دکھلایا خزان نے تیری قدرت کا تماشا
گلزار مین جو گل تھے وہی گل نظر آئے

تھا زعم جنہین دہر مین تا حشر رہینگے
ہمکو وہ جہان مین خط باطل نظر آئے

ہم جان گئے یار یہہ روغن ہے انہنکا
رخ پر جو چمکتے ہوئے دو تل نظر آئے

کل خواب مین دیکھا کہ ترے عاشق کا کل
پہنے ہوئے سب طوق و سلاسل نظر آئے

مشتاق ہین جو لوگ ترے تیغ نگہ کے
ہکو [illegible] ترے [illegible] نظر آئے

حیرت ہمین ہو یار کا دیدار میسر
گر خواب مین شبکو مہہ کامل نظر آئے

غزل

سنا ہے اونکو منظور نظر تیغ آزمائی ہے
کہان شوق شہادت نے مری گردن جھکائی ہے

ارے او بیوفا جسسے طبیعت تجھہ پہ آئی ہے
بجا ہے روح قالب مین تری الفت سمائی ہے

سمجھکر عاشق جانباز اتنا مت ستا ہمکو
اوسی نے دل دیا جسنے تری صورت بنائی ہے

سر مرقد جو آئے ہین تو کہتے ہین خدا بخشے
ہمارے عشق مین اپنے بڑی ایذا اوٹھائی ہے

ہمین موجہ نہ الجھن دلکے زلفونکے تصور مین
قضا اس گیسوئے شب رنگ کے پیچ مین آئی ہے

ہر ایک عضو بدن دل جسپہ ہو رہے نشتر
حسینان جہان نے بہی عجب ترکیب پائی ہے

سوئے گور غریبان جب گیا وہ فتنہ محشر
عدم مین غل مچا اوٹھو قیامت سر پہ آئی ہے

ہوا آتا ہے آنکھونسے خیال تیغ ابرو مین
دل نالان ہے دیکھو کیا بڑی تلوار کہائی ہے

سمجھنا غل مرے جانکا ہے دریا مین غلط فہمی
کسی کے عکس رخ نے آگ پانی مین لگائی ہے

تمنائے وصال یار نے ہوش و خرد کہوئے
خیال عیش سے لوٹا شب غم کی دہائی ہے

نہ اولجھو چشم جادو سے کہہ دیتے ہین ہم حیرت
[illegible] الفت کر دو نگہ پھر انکھ نکی لڑائی کے

غزل

اب لڑکپن چھوڑ دو عہد شباب آنیکو ہے
ہوش مین آؤ کہ وقت انقلاب آنیکو ہے

تو خدا ہے چشم اونکا اونکی پہلو پر نگاہ
تجھپہ کچھ آفت دل خانہ خراب آنیکو ہے

دیدۂ بیدار جو کچھ دیکھنا ہو دیکھ لے
حشر تک جسمین نہ چونکیگا وہ خواب آنیکو ہے

روتی ہے شبنم چمن مین کسلیے اے باغبان
کیا خزان بھی گل کے ہمراہ رکاب آنیکو ہے

حسن کی گرمی نہین کرتی پسینے کو عیان
جوش کھا کر روئے گلگون پر گلاب آنیکو ہے

کیون زبان کچھ بات بھی سوچی ہے پھر معذرت
اونکی جانب سے سوال نا جواب آنیکو ہے

کچھ نقط شبنم شریک غم نہین اے چشم تر
تیری حالت پر تو رونیکو سحاب آنیکو ہے

کس بھروسے پر وہ کرتے ہین جفائین بیشمار
کیا نہین واقف ابھی روز حساب آنیکو ہے

کیون گھٹا جاتا ہے اے شمع شبستان تیرا نور
آج محفل مین وہ بت کیا بے نقاب آنیکو ہے

خود بخود اس دلمین کیون الجھن ہے اے بخت سیاہ
کیا خیال گیسوے پر پیچ و تاب آنیکو ہے

اونکی [illegible] مین رخصت ہوتے ہین ہوش و حواس
جاتی ہے تسکین دلمین اضطراب آنیکو ہے

ہو گئی اعمال قبیحہ کے سبب شرمندگی
بیحیائی کے نتیجہ مین حجاب آنیکو ہے

شب چل ہوئے سیہ ہو نیلگے حیرت سفید
خواب سے چونکو کہ سر آفتاب آنکہ سے

غزل

کہا شب فرقت مین بسر ہو نہین سکتی
اب ہم سے تو رو رو کے سحر ہو نہین سکتی

کیا کیجیے مجبور ہین بے یار کے آئے
خدمت تیری اے درد جگر ہو نہین سکتی

نالو نکا بہر دسا تہا او نہین ضعف نے روکا
اب میری کسیطرح خبر ہو نہین سکتی

اثبات دہن ہی مین تنگ آگئے ہمتو
مہر ذرا بہی تعریف کمر ہو نہین سکتی

دیکہا تجہے بس عشق کا ایک ہم نے تہی کمرو
شاید تیری تاثیر اودہر ہو نہین سکتی

کسطرح دیکہائین تمہین ہم شکل محبت
وہ شے ہے جو محسوس نظر ہو نہین سکتی

کیا سر سے سبکدوش ہون قاتل تو ہے کمسن
تلوار ابہی زیب کمر ہو نہین سکتی

جبتک کہ تصور مین ہے وہ ناوک مژگان
صحت مجہے اے درد جگر ہو نہین سکتی

قسمت جو ہے برگشتہ ملاقات کی اونکے
تدبیر تو کرتی ہین مگر ہو نہین سکتی

جائین بہی جو گہر اونکے تو وان عدو ہے مارے
ہم سے تو نظر جانب در ہو نہین سکتی

رسوا ہون کہ بدنام ہون یا جان سے جائین
الفت سے تیری قطع نظر ہو نہین سکتی

کہتا ہون قسم کہا کے تیرے تیغ نگہ کی
بہتر کوئی اس دل سے سپر ہو نہین سکتی

کیا عکس رخ یار پہ آئینہ ہے نازان
پرچھائین تو گل کی گل تر ہو نہین سکتے

خوش مجھکو شب وصل مین دیکھا تو یہہ بولے
حالت تیری کیا تو عدو گر ہو نہین سکتی

تم یار کو آغوش تصور مین بٹھا لو
حیرت تمہین تسکین اگر ہو نہین سکتی

غزل

نہ خفا ہی نہ اونکی ستم آرائی ہے
یہہ مصیبت ہمین تقدیر نے دکھلائی ہے

تیر نین لعو نین پہنسا دل تو وہ سودائی ہے
پر یہہ مشکل ہے کہ اب جان بہی گہبرائی ہے

قبر مین بہی نہین ہونیکا جو تہارا ت فشار
جسکو کہتے ہین قیامت شب تنہائی ہے

سخت مشکل ہے کرو ضبط تو جلتا ہے جگر
اور کیفیت دل کہنے مین رسوائی ہے

ملک دلکو تو نہ تاراج کرین مردم چشم
سیطرح لشکر مژگان مین صف آرائی ہے

جلوہ گر خود تو ہون اغیار دل گمرہ نگہ
اور مہتاب پہ ہے طعن کہ ہرجائی ہے

ساکن ملک عدم تہی تو وہان لیکن چلا
ہمکو دم دیکے یہان موت لگا لائی ہے

خیر دنیا مین جو منعد ہے نہین ملتے نہ ملو
اب ملاقات قیامت ہے پہ ٹہرائی ہے

جان بچتی نظر آتی نہین بچنے سے
کیا تیری عشق کے پردے مین قضا آئی ہے

عقل پر ناز ہے اغیار دنکے بہکانے سے
دا نہ زر و سا تہہ مین شاید یہی دانائی ہے

دم بہرک جاتا ہے ہر شعر پہ تیرے حیرت
یہہ زباں نہیں تری جادو ہے کہ گویائی ہے

غزل

کہاں نکلے خار تمہیں ہو دل و جگر میں چبھے
وہ کون سا نوکیلا ہے جو نظر میں چبھے

وہ شے نہیں کہ جو رہ جائے بے جگر میں چبھے
مژہ کے نوک تو ایک بادی النظر میں چبھے

بلائے بد ہیں مگر یار نشتر مژگان
کہیں نکلتے ہیں جس وقت یہہ جگر میں چبھے

نگاہ نیفیں لچکا اگر ہے شوق یہی
یہہ گوہر ونہ لچکتے ہوئے کمر میں چبھے

دیکھنے کا کیا قصد اونکو جلیں ہے
شعاع مہر کی کانٹے سے کچھہ نظر میں چبھے

خبر نہیں ہے جو کیا ہی سنگدل ہو کوئی
نوکیلی آنکھ تو پتہر کے بھی جگر میں چبھے

بکھر کے گر رہے ہم تو خار صحرا کے
ہماری پاؤں کی ناطاقتی سے سر میں چبھے

خط سیہ ہے عیاں گرد اونکے چہرہ کی
کہ شب کے خار ہیں یہہ پہلوے سحر میں چبھے

بشر تو وہ ہے جو اس خارزار عالم میں
کسیکے دل میں نہ کھٹکے نہ جو نظر میں چبھے

مریض عشق کے دینے کا اسرا ہی نہیں
اجل کے نیش ہیں پائے برہنہ سر میں چبھے

نہیں [illegible] رو نگٹے سارے بدن میں حیرت کے
گلو یہہ خار محبت ہیں جسم بہر میں چبھے

غزل

اندنون سنتے ہین وان شغل خود آرائی ہے
یہہ اگر سچ ہے تو آئینے کے بن آئی ہے

جیسے تیری غم فرقت کی بلا آئی ہے
نہ تو کچھ صبر ہے دلمین نہ شکیبائی ہے

آسمانپر جو ہے سرخی کوئی سمجھے نہ شفق
شعلہ ور آہ مری آگ لگا آئی ہے

تجھکو غیرت کبھی آتی نہین از ظلم پسند
تیری دیوانیکی اک خلق تماشائی ہے

اندنون بستر غم سے نہین اوٹھنے دیتا
اب میری ضعف کو حاصل یہہ توانائی ہے

بے نیازی کے یہہ ہے شان کہ مجنون نہین
نہ محبت نہ مروت نہ شناسائی ہے

جو کہ عشاق گئے داغ بدل زیر زمین
خاک سے اونکے یہی لالہ صحرائی ہے

محو ابرو ہون بلا مرو نہ مجھے اب شمشیر
بعد مدت مجھے اسکے ہات قضا لائی ہے

اے گلو تم مین یہہ خوشبو تو نہ تھی دبا صبا
جا کے اونکے گل عارض سے اوڑا لائی ہے

بارور ہوگی بھلا کیا کہ سموم غم سے
شاخ تک نخل تمنا کے تو مرجھائی ہے

مرض عشق مین حیرت ہے یہہ غفلت کیسی
کیون مسیحا ہی کیا شان مسیحائی ہے

غزل

سنا ہے زخمی تیغ نگہ کا دم نکلتا ہے
تیرا ارمان لے لے کے قاتل عالم نکلتا ہے

کہا حیرت کو دیکہہ آ کوئی ہم کل سے سنتے ہین
جو اوسکے گہر مین جاتا ہے بچشم نم نکلتا ہے

کیا میری زندگی بسر ہوئی — ہان مگر ایک طور سے نہوئی
تمکو فرصت جو اے قمر نہوئی — روشنی رات میرے گہر نہوئی
جب سے غیرون نے اونکو بہکایا — نظر لطف پھر ادہر نہوئی
دہر مین جسکا نام ہے تقدیر — ہمسے سیدہی وہ عمر بہر ہوئی
کون شب تہی کہ بے ترے میرے گہر — بیکسی آکے نوحہ گر نہوئی
دل ہو مجروح جسکے پڑتے ہی — وہ تو برچھی ہوئی نظر نہوئی
تیرا دزد نگاہ پہلو سے — دل چرا لیگیا خبر نہوئی
جیسے تیر نگہ مین توڑ ہوا — تیغ پہر زینت کمر نہوئی
کونسے روز چشم نم میرے — آبرو ریز ابر تر نہوئی
کیون مسیحا مریض غم نہ بچا — کوئی تدبیر کارگر نہوئی
جسکا مضمون تک [illegible] — وہ تصور ہوا کمر نہوئی
آئے کس کام سوزن مژگان — زخم دل کی تو بخیہ گر نہوئی
دشمن جان ہو عاشقون کے تہین — یہہ خبر ہمکو پیشتر نہوئی

شب فرقت کی سختیاں دیکھو
[illegible] ہو گیا سحر ہو لی

آپ تک کون مجکو یہو چہاتا
جیسا [illegible] راہ بر ہو لی

سنگ غم سے جو چور چور گیا
[illegible] دل پہ کچھ نظر ہو لی

تم نہ آئے تو کیا ہوا حسرت
نہ کٹی رات کیا سحر ہو لی

پردہ [illegible] سے ظاہر رخ دلجو ہو جائے
یا الٰہی کہین صبح شب گیسو ہو جائے

تیرا جانا جو سوئے کوئے سمن بو ہو جائے
اے نسیم سحری تجھ مین بھی خوشبو ہو جائے

کور باطن [illegible] چشم خرد تو ہو جائے
ایسا اندھیر ہو الفت گیسو ہو جائے

کشتۂ چشم کی [illegible] نگراو واعظ
تیری گردن نہ تہہ خنجر ابرو ہو جائے

مین تو کیا [illegible] ہمسایہ بھی مین اپنے تجھسے تنگ
دل نالان میرے پہلو سے جدا تو ہو جائے

خواب سے چشم فسونگر کو تو بیدار [illegible]
کہین مجھپر نہ جگایا ہوا جادو ہو جائے

وحشی چشم کا سن لو جو کہین افسانہ
خواب راحت مین تمہارے رم آہو ہو جائے

چشم گریان مجھے سمجھے نہ تنک ظرف کوئی
غم فرقت مین نہ ظاہر کوئی آنسو ہو جائے

اوسکی سب دینے لگین عرش معلی سے مثال
خانۂ دلمین اگر جلوہ نما تو ہو جائے

آبرو سے نہین عاشق کی اگر ضبط نہو
خون دل آنکھ تلک آئے تو آنسو ہو جائے

گشتۂ ہجر کا دل ہوا اس غم سے ملال
مجھکو یارب نہ کبھی [illegible] کا [illegible] ہو جائے

محو عکس رخ روشن بہت آئینے میں ہے
کیا تماشا ہوا گر میری طرح تو ہو جائے

اے شب ہجر ترے دم میں مجھکو راحت
دخل کیا ہے کسی [illegible] کسی پہلو ہو جائے

فیصلہ پر جو ترے تیغ نگہ آجائے
دل و جان دونوں کا قصہ بھی یکسو ہو جائے

تیر و تلوار کی قاتل تجھے حاجت کیا ہے
میری جانب فقط اک جنبش ابرو ہو جائے

دست نازک میں دم قتل نہ صدمہ پہنچے
آرزو میری ترے قوت بازو ہو جائے

اسقدر آنکھوں سے رو رو کے بہاؤں دریا
قد موزوں بھی ترا سر لب جو ہو جائے

تو وہ بیدرد رحم [illegible] کہ میرے دلکی طرح
تیری صحبت میں جو بیٹھے وہ بھی خو ہو جائے

تونے حیرت مجھے رو رو کے پشیمان کیا
تیری ترکیب جو سیکھے وہ ارسطو ہو جائے

رخصت جہانکے باغ سے روح روانکی ہے
جاتی ہے آج بوئے گل تر جہانکی ہے

ہم کیا کہیں بہار جو اس بوستانکی ہے
گل کی کہلی جو آنکہ تو آمد خزانکی ہے

پہلے جو ہم سے قافلے والے چلے گئے
یہہ جسم زار گرد اوسی کاروانکی ہے

آباد ہوگی قبر گر لگا جو قصر تن
اب سیر دو دن بسیگی یہہ بستی جہانکی ہے

ان سختیوں نے ڈرتے ہیں کچھہ تجھکو خبر ہے
جب ہم نہیں تو اے شب غم تو کہانکی ہے

مرقد سے میرے اوٹھکے بگولہ جو رہگیا
کہنے لگے یہہ خاک کسی ناتوانکی ہے

کچھہ خود بخود ہے آج معطر میرا دماغ
خوشبو یہہ کسکے گیسوئے عنبر فشانکی ہے

کیون اونکی کجروی سے نہ عالم تباہ ہو
اب وہ روش پسند ہے جو آسمانکی ہے

کس نور سے بنی ہو ٹہرتی نہین نگاہ
رخ پر تمہارے یار تجلی کہانکی ہے

کیونکر کہون کسی سے مین اسدلکی سرگذشت
منہہ پر تو مہر یار کے راز نہانکی ہے

یارب نظر پڑی مجھے کس ماہرو کی شکل
دلکو جو دیکھتا ہون تو صورت کتانکی ہے

وہ تو جفا پسند نہین جسنے تمکو دی
کچھہ ہوش ہے یہہ حسن کی دولت کہانکی ہے

جسکے سبب سے گلشن ہستی مین گل کہلے
ہمکو تو اب تلاش اوسی باغبانکی ہے

کانون مین آرہی ہے صدائے شکست رنگ
غنچے چٹک رہے ہین کہ چٹکی خزانکی ہے

کیا جانین کسکی جلوے نے بیتاب کر دیا
حالت وہی ہے دلکی جو برق طپانکی ہے

ممکن نہین کہ مجھسے چہٹے اونکا ذکر خیر
جب تک میری زبانمین طاقت بیانکی ہے

یہہ جان لو کہ منزل مقصد کو لے لیا
ایسی جو چال توسن عمر روانکی ہے

کرتے نہین ذرا بہی توقف جہانمین
کیا جانیئے یہہ عمر گریزان کہانکی ہے

غافل اسے سمجھتے ہین شاید کہ پایدار
ہستی حباب وار طلسم جہانکی ہے

وحشت ہو کیون نہ قالب خاکی سے ہمکو روح
اک شے تو ہے زمین کے ایک آسمانکی ہے

اہل سخن جو پاتے ہین شیرینئے کلام
کہتے ہین یہہ غزل کسی طب اللسانکی ہے

حیرت جو سو رہے ہین یہہ خوابیدگان خاک
تمکو غنودگی اسی خواب گرانکی ہے

غزل

ہنسی آتی ہے کیسی ہم تڑپتے ہین جو بسمل سے
نہین باور پڑا شاید تمہین بتلائیے دل سے

قیامت تک بجہائین روشنی دل کی نہو ٹھنڈی
وہ ہر دم غیر ہم نکالینگے تیرے رخسار کے تل سے

غضب مین پڑ گئے بیٹھے بٹھائے کسکو سمجہائین
لڑائی ہو گئی آنکھون نے جھگڑا پڑ گیا دل سے

کرین کس کس کی دلجوئی سنین کس کس کا افسانہ
کہ گوشونکے کان بہرے ہو گئے شور عنادل سے

اونہین کسطرح سمجہو سنگدل وہ اوس سے اچھی ہین
اسی سے آئینہ ہٹتا نہین اونکے مقابل سے

بڑی منت سے بھیجا تہا نہو شرمندگی یارب
الٰہی خیر قاصد کی اوٹھا غل کوئے قاتل سے

فروغ رخ پہ نازان ہین اگر وہ بے نقاب آئے
سمجہہ لو بے ضرورت شمع اوٹھوا دینگے محفل سے

مگر سمجہا ہے مرنا ہمین وہ کہتے ہین نہین ممکن
گیا ہے دل تو آسانی سے جی جائیگا مشکل سے

نظر پڑتی ہے جب ہمپر تو ہنستے ہین اوسے لیکن
بجائے دل ہو پہلو مین باز آتے ہین ہم دل سے

خبر مرنیکی پائینگے تو وہ مرقد پہ آئینگے
قوی امید رکھتے ہین ہم اپنے جذب کامل سے

اگر سمجھے وفا ہے تو قیامت تک نہ چھوٹیگا
سما ہے خونکا دھبہ کبھی دامان قاتل سے

نہ دیکھو زلف پیچان کو جو ہیبت خورشید چاہو
نہین چھپا کوئی تار سیت من قبیلہ ستی سے

کہہ کہہ کے مجھکو بزم مین بدظن اوٹھائے — اچھا ہوا یہ دوست کو دشمن اوٹھائے

چاہیے جو یار سر تو نہ گردن اوٹھائے — لیکن کبھی نہ منت دشمن اوٹھائے

ہوتی ہے آج محو تجلی کے آنکھ بند — ابتو نقاب چہرۂ روشن اوٹھائے

ایسا نہو کہ شعلۂ دل پھر بھڑک اوٹھے — پھر خدا سنبھال کے دامن اوٹھائے

آئی ہے لاش کشتۂ تیغ نگاہ کی — اب رنج کیا ہے دیکھئے گردن اوٹھائے

ایسا نہو لگے نظر مہر بد نگاہ — ہرگز نہ آنکھ جانب روزن اوٹھائے

کہتے ہین آپ مجھسے نہین تجھسے [illegible] — اچھا تو خاک پاک کی مدفن اوٹھائے

اس انجمن مین مین ہی برشتہ [illegible] — [illegible] شمع جلے تن اوٹھائے

نفس شقی کے دور مین حاضر ہون شیخ — للہ اپنی راہ سے رہزن اوٹھائے

پہلی ہی دلکو سوز لئے باقی ہے ایک جان — منظور ہو تو مدعی سر اشیون اوٹھائے

مسجد مین شیخ کا تو کیا خاتمہ بخیر — اب بتکدہ سے لاش برہمن اوٹھائے

پڑھتا ہے گرچہ مرقد عاشق پہ فاتحہ — وہ سامنے فراز ہے توسن اوٹھائے

خوشبوئے گل یہہ کہتے ہے گلشن [illegible] تک — جہونکے تیرے نسیم سبک تن اوٹھائے

مستی لگاکے آج تو آئینہ دست ہے
لطف بہار غنچہ سوسن اوٹھائے

لو نہ بجوم آپ کی افشانکے واسطے
گرتا ہے اسمان سے چہن چہن اوٹھائے

عشق بتانکا حکم ہے ناقوس کیطرح
نالونسے سر پہ دیر برہمن اوٹھائے

تو دا بہ ہے اوسکا روزن دیوار سے کلیم
دل سے ہوائے وادئے ایمن اوٹھائے

پیر فلک کو کثرت انجم کا شوق ہے
آفت نکی گر پڑے تو نہ کترن اوٹھائے

عہد شباب مین یہہ تلون مزاجیان
ہنستے ہین لوگ دیسے لڑکپن اوٹھائے

کہتے ہین محو خنجر ابرو سے آئے
جینے سے ہاتھ ہاتھ سے ناخن اوٹھائے

حیرت ہوئے جو اوس گل خندانکی عندلیب
باغ جہان سے اپنا نشیمن اوٹھائے

غزل

پڑا ہے بستر غم پر نہ دانہ ہے نہ پانی ہے
تمہارے عاشق شیدا کی طرفہ زندگانی ہے

ہمارے یار کا ہمکو یہہ پیغام زبانی ہے
شب فرقت مین جیتے ہین یہ ہمین سخت جانی ہے

پریرو جو تمہارا باعث حسن و جوانی ہے
اوسکی عشق مین مرنا حیات جاودانی ہے

کیا مجبور اس درجہ کہ اب تو بستر غم سے
ہم اوٹھنے بھی نہین پاتے یہہ ضعف ناتوانی ہے

اگر وہ رشک لیلے ہین تو ہم ہین غیرت مجنون
جہان اونکا فسانہ ہے ہماری بھی کہانی ہے

پہر نالونکو سن کر یہہ فرماتے ہین لوگونسے
نگاہ بد کا ثمرہ ہے سزائے بدگمانی ہے

جو ذکر بیقراری کیجیے اونسے تو کہتے ہین
یہہ بیتابی نہین ہے موج آب زندگانی ہے

پڑا جو اسکے پہندے مین وہ پہر زندہ نہین چہٹا
جسے سب عشق سمجھے ہین بلائے ناگہانی ہے

تمہین ہو منتظم اقلیم تن کے ہم سمجھے ہین
نفس کے آمد و شد بہی تمہاری حکمرانی ہے

مریض غم کے نالے سنکے کہتے ہین ابہی کیا ہے
اسے تو عمر بہر شاید یہی ایذا اوٹہانی ہے

تڑپ جاؤگے سنتے ہی ابہی تم ضبط کرتے ہین
تمہین اکدن دل نالان کی کیفیت دکہانی ہے

غرور حسن بیجا ہے بہت پچہتاوگے دیکہو
پری رو چند روزہ یہہ طلسم نوجوانی ہے

تری انکہونکی سرخی دیکہہ کر میخوار کہتے ہین
بلورین جام مین شاید شراب ارغوانی ہے

کبہی وحشت نکرنا چاہئے گور غریبانسے
تمہین ہی غافلو آخر یہی بستی بسانی ہے

پڑے ہین خاک مین وہ جنکی ہی عرش تک پہنچ تہی
جو سچ پوچہو تو عبرت کی جگہہ دنیائے فانی ہے

تلاش یار کی محنت کوئی پوچہے بگولے سے
کہ اوسنے بہی ہماری طرح برسون خاک چہانی ہے

تمہارے رخ پہ کیون دہوکا ہو مہر درخشان کا
سپہر ارنگ چہرکیا دوپتہ آسمانی ہے

ہوائے خنجر ابرو تو ہے پر دل مین سمجہو تو
یہہ جینے کی علامت ہے کہ مرنیکی نشانی ہے

ہمین ثابت ہوا اونکے تلون سے تغافل سے
جسے معشوقپن کہتے ہین وہ ایذا رسانی ہے

بنے گیسو جو محو خال نے دیکہا تو فرمایا
ارے کم بخت یہہ بہی تیرہ بختی کی نشانی ہے

ہنسی دیتے ہین مجھکو دیکھہ کر کہتے ہین کیون حیرت
تمہین کسکی محبت ہے جو چہرہ زعفرانی ہے

تیغ نگاہ یار جو غصے مین چل گئی
موت اپنے پانون آئی میرے سر کے ٹہل گئی

بیٹھا بھی میرے پاس تو منہہ پھیر کر وہ شوخ
تقدیر کس مقام پہ پہلو بدل گئی

امید صبح وصل خدا ہی کرے تو ہو
اندھیر ہو گیا شب ہجران مچل گئی

یہہ بانیو جنون کہ تیری آبرو نہین
فصل بہار مین جو طبیعت سنبھل گئی

گلگشت مین جو لالے کی اوسنے ہمسری
ماری صبا نے دھول کہ پگڑی اوچھل گئی

وان آگیا شباب تو یان ہو گئے ضعیف
آئی ادھر بہار ادھر رت بدل گئی

سینے مین ایسے عشق نے بھیجے ہاتھہ پانون
گھبرا کے روح خانہ تن سے نکل گئی

دریا مین یاد آئی جو اوس بحر حسن کی
موج روان کی جھہ پہ سرد ہی سی چلگئی

تیوری چڑھا کی رہگئے کچھہ رحم آگیا
بے شبہ آج آکے قضا سر سے ٹل گئی

پہونچی فلک پہ آہ جو مجھہ بیقرار کی
گھبرا کے برق چرخ سے باہر نکل گئی

جنبش اون ابروؤنکو ہوئی سوئے عمر دان
یان جامہ حیات پہ مقراض چل گئی

دور خزان ہے کیا جو ہر ایک گل اوداس ہے
شاید چمن سے باد بہاری نکل گئی

ایک شعلہ رو کے عشق مین حیرت جو لو لگی
شمع حیات سوزش غم سے پگہل گئی

غزل

خاموش نہ رہتے لب اظہار کے ہوتے
گر ہوش ترے واقف اسرار کے ہوتے

کہتے ہین اطبا مرض عشق ہوتا
آثار جو اچھے ترے بیمار کے ہوتے

قاتل یہہ ہمین سر سے سبکدوش جو کرتی
شرمندۂ احسان تری تلوار کے ہوتے

کرتی نہ اثر شعلۂ رخسار کی گرمی
ہم اونکی طرح نور کے یا نار کے ہوتے

کہتے ہین اجل سے یہہ ترے طالب دیدار
احسان ترا لین نگہہ یار کے ہوتے

آتی ہی قیامت تو اسے دیکہکے ہنستے
گر ہوش مین کشتے تری رفتار کے ہوتے

جاتے طرف طور نہ پہر حضرت موسیٰ
جلوے جو ترے روزن دیوار کے ہوتے

گر شوق اسیری ہے تو کسواسطے بلبل
صیاد کے مشتاق ہی منقار کے ہوتے

ہونا تہا سیہ بخت تو ہوتے خط شبگون
یا خال تمہارے گل رخسار کے ہوتے

ہوتے جو کہین میری طرح قیدی کاکل
پہر دیکہتے صدمے جو شب تار کے ہوتے

آکر مرے بالین پہ دم نزع یہہ پوچہا
راہی تو نہین منزل دشوار کے ہوتے

بڑہتی جو تری چشم فسون ساز کی وحشت
بستی کے نہ صحرا کے نہ گہر بار کے ہوتے

تھی عاشق کاکل کی دم نزع تمنا
نظارے نے تیری زلف و ہوا ن یار کے ہوتے

کسطرح سے دل ناوک مژگانسے بچاتے
بچتا ہے کہین صید کماندار کے ہوتے

ہوش و خرد و صبر کہان خانۂ دلمین
کوئی نہین رہتا ہے غم یار کے ہوتے

جاتی نہ تیری زلف کی خوشبو جو ادہر کو
کیون ہوش ہرن نافۂ تاتار کے ہوتے

اوس بت کی محبت مین نہین دین کا خطرہ
کیا جون مین ڈورے نہین زنار کے ہوتے

اے بلہوسو پاس محبت جو نہو تا
پہر کسلئے ہم بد نظر یار کے ہوتے

حیرت جو مدینہ مین جگہہ قبر کی ملتی
ہم زیر قدم احمد مختار کے ہوتے

غزل

یہہ تیغ اجل جسکے سر تک نہ پہونچے
کبھی تمسے بیداد گر تک نہ پہونچے

سنا سیر دریا کی خواہش ہے اونکو
خبر یہہ مری چشم تر تک نہ پہونچے

وہان ہمنے داغونسے گلشن بنایا
جہان نسیم سحر تک نہ پہونچے

وہ محبوب ایسا رفیع المکان ہے
نظر جسکی دیوار و در تک نہ پہونچے

وہی نخل امید ہے سایہ افگن
کبھی جسکی نوبت ثمر تک نہ پہونچے

یہہ تاثیر ہے طالع نارسا کی
کہ تمکو ہماری خبر تک نہ پہونچے

وہی دل تو پہلو مین آرام پائے
خبر جسکی اوس فتنہ گر تک نہ پہونچے

مجھے خون روتے جو دیکھا تو بولے
وہ صدمہ نہین جو جگر تک نہ پہونچے

کوئی کسطرح اوسکی تصویر کھینچے
تصور بھی جسکی کمر تک نہ پہونچے

رہے ہیونٹ [illegible] ہاتھہ ہیکل گلے مین
مرا اونکے قدمون پہ سر تک نہ پہونچے

مری اشکباری کو دیکھا تو بولے
یہہ طوفان کہین [illegible] گھر تک نہ پہونچے

دہانکی تمنا ہوئی تمکو حیرت
نظر کیا جہانمین خبر تک نہ پہونچے

غزل

عشق مژگان سے جو حذر نکرے
وہ خیال دل و جگر نکرے

اثر عشق یار کیا سمجھین
بیخودی جب تلک خبر نکرے

کیا مسیحا اوسی کو کہتے ہین
کہ جو بیمار پر نظر نہ کرے

ہمتو کہتے ہین تیغ قاتل سے
کوئی ہرگز عزیز سر نہ کرے

اوسکو کہتے ہین نالۂ بیکار
یار کے دلمین جو اثر نہ کرے

اوس جگہہ دل کو لے گئی تقدیر
کہ تصور جہان گذر نہ کرے

تیر مژگان کا عشق ہو جسکو
ماتم دل وہ نوحہ گر نہ کرے

عشق کامل نہین ہے عاشق کا　　جب تلک اوسکے دلمین گھر نکرے
جی دہلتا ہے سب سے کتنے ہین　　کوئی نالہ قریب در نکرے

قطعہ

وہی عاشق پسند ہے اونکو　　رنج اوٹھائے تو شور و شر نکرے
عین دریا مین ہو نظر کے طرح　　اور دامن کو اپنے تر نکرے
تم ہی بتلاؤ اسکو کیا سمجھین　　کہ جو انسانیت بشر نکرے
کب تلک شور عندلیب سنے　　کیا کرے گل جو گوش کر نکرے
ہو جو رخسار و زلف کا عاشق　　حسرت شب غم سحر نکرے
اور سب کچھ کرے زمانے مین　　الفت چشم فتنہ گر نہ کرے
ہم وہ رکھتے ہین دیدۂ گریان　　سامنا جسکا ابر تر نہ کرے

ان حسینونکا عشق لے حیرت
ہوش مین ہو تو عمر بھر نکرے

غزل

لگی ہے آگ دل بیقرار جلتا ہے　　یہہ بے سبب نہین منہہ سے دہوان نکلتا ہے
نہ رشک لب سے فقط لعل خون اوگلتا ہے　　حنائی ہاتہہ سے مرجان بہی ہاتہہ ملتا ہے

شب فراق ہے کے حد سے سہی نہیں جاتی
خدا کے واسطے جلد آؤ دم نکلتا ہے

مچل رہا ہے تیرے واسطے دل ناداں
سنبھالے سے ہمارے نہیں سنبھلتا ہے

سمجھ تو ہولی ہے ایذا جسے پری کی
قسم خدا کی وہ دل مشکلوں سے پلتا ہے

دل حزیں سے تو ہم اپنے ہاتھ دھو بیٹھے
کہ بحر عشق کا ڈوبا کہیں اچھلتا ہے

جہاں یار دہ تر دامنوں کا مسکن ہے
بہشت تو کیا کہ فرشتہ وہاں پھسلتا ہے

یہ ہم گیسو نہیں ہے موباف نقری کی ہوا
کہ جیسے سانپ کی کینچلی بدلتا ہے

سہی قد و نشہ تمہیں دائمہ دیکھ کیا حیرت
کہ نخل پھر کہیں پھرتا ہے پھلتا ہے

مطلع

چاندنی میں یار کو اپنے ہنساؤں تو سہی
خرمن مہتاب پر بجلی گراؤں تو سہی

دونوں پلکوں میں تیرے سرمہ لگاؤں تو سہی
آہوئے وحشی کو پھندے میں پھنساؤں تو سہی

چاک کرنے سے گریباں کے مجھے فرصت تو ہو
دامن صحرا کے بھی پرزے اڑاؤں تو سہی

چور کی کتنی حقیقت ہے ترے ہاتھوں سے میں
اے پری دزد حنا کو باندھ لاؤں تو سہی

غنچہ لب فکر دہن میں ایک زمانہ تنگ ہے
اسکا مضموں میں عدم سے ڈھونڈ کر لاؤں تو سہی

تم اگر منہ سے نہ بولوگے تو کیا ہو جائیگا
یار میں بھی شہر خاموشاں بساؤں تو سہی

خوف کیا حیرت اگر مجہیر ہے فضل پنجتن
بے تکلف مین کہرا جنت مین جاؤن توسہی

غزل

خواہش بہلا کسے ہے یہان لالہ زار کی
ہم سیر دیکہتے ہین دل داغدار کی

کوچہ مین ادس پری کے گئی تہی تو کیا صبا
مدت کے بعد لائی ہے بو زلف یار کی

سیماب و برق دونو ہین شرمندہ اندنون
حالت یہہ ہوگئی ہے دل بیقرار کی

ہون وہ خزان نصیب نہ پاتیکے ہاتہہ سے
صورت بہی آجتک نہین دیکہی بہار کی

معدوم ایسے ہوگئے فکر دہن مین ہم
ملتی نہین ہے خاک بہی اپنے مزار کی

باغ جہان مین دیکہئے تاثیر انقلاب
باد صبا نے گل کی قبا تار تار کی

کس زندگی کے واسطے بنوائی ہے مکان
حیرت ہمین تو فکر ہے لوح مزار کی

غزل

بے سبب روٹھ گئے تمنے عجب کی شوخی
روز فرقت تو نہ دکہلائے یہہ شب کی شوخی

لعل و یاقوت و حنا مٹ گئی سب کی شوخی
دیکہہ لینے سے ترے سرخئ لب کی شوخی

یون تو پہلے ہی سے تہی تم مین غضب کی شوخی
پر مرے ہوش فنا کر گئی شب کی شوخی

دین و دنیا کے تصور سے علاقہ نہ رہے
خود بھی بے چین رہا خود ہی پریشان رہا
نہین آئینۂ عارض پہ یہہ گیسوے سیاہ
شہسواران جہانگی نہ جمی ران کبھی
اصل معنوی کو بھی ہم جانتے ہین
دل مین ہے تاک یہ ظاہر مین کہنچے رہیے
دم نظارہ کیا کرتی ہے دل کو بے چین
دیکھ کے حسن کے فصل ان جہان چمن مین
کیون شکایت ہے ہمارے دل دیوانے کی

زاہد و دیکھو اگر بنت عنب کی شوخی
دل وحشی نے ہر ے آپ کے کب کی شوخی
پردۂ زلف مین ہے شام حلب کی شوخی
گر گئے اطلس ایام نے جب کی شوخی
چشم فتان نے تری ہو لکے سبب کی شوخی
دیکھ تو پیر مغان بنت عنب کی شوخی
رہتی ہے چشم فسون ساز مین دب کی شوخی
تیری تحریر کی تقریر کی لب کی شوخی
جبکہ باقی نہ رہا پاس ادب کی شوخی

کی جگہہ روزن دیوار مین اونکی حیرت
دیکھنا دیدۂ دیدار طلب کی شوخی

جو رہ گئی تھی شب وصل نیند خواب تھی
تمہاری تیغ تو مدت سے تشنہ خون ہے
بہت محال ہے خنجر کمر مین کون پرکھے
سو ہین چاک گریبان تو قیس دیوانہ

ابھی تلک ہے وہی دل مین آرزو باقی
مگر ہماری بدن مین نہین لہو باقی
ابھی ثبوت دہن مین ہے گفتگو باقی
تمہارے عشق مین ہے کسکی آبرو باقی

ہوا بدلگئی کچھ ایسی باغ عالم کی
نہ باغبا نہین مروت نہ گل مین بو باقی

اسے بہی خدمت ہم بستری کیا شب کو
لباس گل مین ہے تیرے بدنکی بو باقی

فراق تنہین ہے اے روح کیلئے جلدی
ابہی ہے جامۂ ہستی کی شست و شو باقی

تمہارے سوزن مژگان سے بہر ہین کیون ہمسے
ہمارے دلمین تو ہے حاجت رفو باقی

کئے سوال ہزارون جواب کچھ نہ ملا
بس اب نہین ہے تمنائے گفتگو باقی

کرینگے ہم بہی ادا حق بندگی قاتل
جو آب تیغ رہیگا پئے وضو باقی

پڑا ہے بال ہمارے جو شیشۂ دلمین
یہہ تیرا عشق ہے اے زلف مشکبو باقی

کوئی بچیگا نہ دنیا مین تیرے ہاتہونسے
درازئے شب ہجران رہیگی تو باقی

نگاہ لطف سے دیکہانہ تابہ زیست مجہے
پس فنا بہی رہیگی یہہ آرزو باقی

ہر ایک کو تری وحدانیت سے ثابت ہے
فنا کے بعد رہیگا مقام ہو باقی

تمہارے دیدۂ گریان کے سامنے حیرت
رہی نہ کچھ بہی سمندر کی آبرو باقی

غزل

ہمین ثابت ہوا دنیا بہی دیوانونکی بستی ہے
مقام نیستی کو دلمین سمجہے ہین کہ ہستی ہے

کہان انکا دین و ایمان ہوتے ہین جلا جام کے مستہ
محبت شعلہ رو یونکی نہین آتش پرستی ہے

نہ انکہو نمین مروت ہے نہ ہے خوف خدا دلمین
زبانہیر دستونکے لذت ظاہر پرستی ہے

چمن مین گریہ شبنم پہ جب گل کہلکہلاتے ہین
خزان بہی سوچ کر انجام ان پہولونکا ہنستی ہے

تمہارے عشق کا دیکہین مآل کار کیا ٹہرے
محبت کے شکنجے مین ہین تقدیر کستی ہے

مرے مرقد پہ آنکلے تو پوچہا ساتہہ والونسے
یہہ کسکی قبر ہے جسپر بڑی حسرت برستی ہے

اسے خوشبو کا لپکا پڑ گیا جس دنسے ہر ساعت
گل عارض پہ جا جا کر نظر بہونین بستی ہے

دل و جان دین و ایمان کیا نہین بازار الفت مین
سوا انکے متاع حسن کی ہر چیز سستی ہے

مین اکثر دیکہتا ہون خواب مین زلف پریشانکو
الہی دیکہئے اب کس بلا مین جان پہنستی ہے

جو سیدہا ہو مزاج یار تو اے قاصد تو کہدینا
تمہارے دیکہنے کو روح مدت سے ترستی ہے

عجب ہلچل پڑی ہے حضرت دل جیسے بگڑے ہین
میرے اقلیم تن مین بہی بڑی بے بندوبستی ہے

تعجب کیا جو مضمون کم اب ہاتہہ آجاوے
عدم کے سمت رہ رہ کر طبیعت بہی اوکستی ہے

ترے جور و ستم کی اب نہین دنیا مین گنجائش
فلک اوپر سر کرتا ہے زمین نیچیکو دہنستی ہے

غرض دنیا کی و زر حیرت جو ہے دنیا مین لوگونکو
تو فخر سلطنت یہان بہی ہمارے فاقہ مستی ہے

غزل

بن بن کے بیٹھتے ہین سنبہل کس کے سامنے
یہہ قدر آئینہ کی میرے دل کے سامنے

بیٹھا رقیب آپ سے جب مل کے سامنے
گھبرا گئی قضا میرے مشکل کے سامنے

کیا حال ہوگا حشر مین عادل کے سامنے
اعمال دلکے آئینگے جب دلکے سامنے

مین حال بیقراری دل تمسے کیا کہون
دیکھو چکور کو مہ کامل کے سامنے

کب ہیں عیان ہنین تیرے قدرت نمایان
کونین کا ظہور ہے ایک تل کے سامنے

حسرت پہ غور کیجیے اوس ناتوان کی
رہ جائے نامراد جو منزل کے سامنے

دیکھو تو اپنے عاشق کاکل کا اشتیاق
پہیلا دئے ہین پانون سلاسل کے سامنے

دعوی خود دیکھا تھا مگر آئینہ دیکھہ کر
حیران ہین اپنے مد مقابل کے سامنے

فرہاد وقیس و وامق عذرا بھی تھی فہیم
آخر کسیکی کچھہ نہ چلی دل کے سامنے

لیلائے روح چھوڑ کے خالی نکل گئے
ناحق کو لوگ روتے ہین محمل کے سامنے

ایسا ہے اونکے خنجر ابرو کے عشق کا
گردن جھکا کے بیٹھئے قاتل کے سامنے

کہتے ہین عشق زہرہ جبینو نسے الحذر
جاتے ہین جب ملک چہہ بابل کے سامنے

کیون اے فلک پسند ہے ہم بزمی رقیب
ہم جا سکین نہ یار کے محفل کے سامنے

مژدہ تجھے سنائین مبارک ہوا قضا
دل لے چلا ہے کوچہ قاتل کے سامنے

پہلو سے گم ہوا میرا دل بنکے آئینہ
رہتا ہے ایک حور شمایل کے سامنے

ٹوٹیگا دل غریب کا گلچین ہے جا رحم
گل کی کلی نہ توڑ عنادل کے سامنے

حیرت کیسے ہے مرکز اصلی کا امتیاز
تو قبر گل کی دیکھتے ہو گل کے سامنے

غزل

اونکی خوشبو سے دوشالا ہو گئی
بوئے گل ادنی سے اعلا ہو گئی

برق کا دہوکا تہا جیب پر یار کے
وہ نظر تہی بالا بالا ہو گئی

رنگ لایا آپکے فرقت کا داغ
شکل دل تصویر لالا ہو گئی

ہجر مین اوس شوخ آہو چشم کے
مسند غم مرگ چہالا ہو گئی

سوزش دل اف رے تیری گرمیان
روح تک سرگرم نالا ہو گئی

دشمن جان ہے وہ زلف عنبرین
میرے حقین سانپ کالا ہو گئی

اس سے جان مثل مگس چپٹے ہین
زندگی مکڑی کا جالا ہو گئی

مردم بیمار کے کیون گرد پیش
فوج مژگان آکے ہالا ہو گئی

گرم جوشی کا زمانہ چل بسا
اب طبیعت سرد پالا ہو گئی

ہو کر لاتے ہی مضمون وصال
طبع موزون تیز آلا ہو گئی

تنگ کرتے تہے جو حیرت زندگی
گور کے منہ کا نوالا ہو گئی

یہہ تل نہین جو زیب رخ یار ہو گئے
زنگی طلب مین آ کے گرفتار ہو گئے

ہمدم ترے رقیب جفا کار ہو گئے
پہلوئے گل مین ابتو کئی خار ہو گئے

لو بند سارے روزن دیوار ہو گئے
مشتاق دید ایسے گنہگار ہو گئے

بوسہ لیا جو چشم کا بیمار ہو گئے
زلفین چہوئین بلا مین گرفتار ہو گئے

سکتا ہے بیٹھے سامنے تکتے ہین اونکی شکل
کیا ہم بہی عکس آئینۂ یار ہو گئے

کس کس مزے سے ہے رخ جانانہ دسترس
افسوس ہم نہ غازۂ رخسار ہو گئے

لب پر تو آہ سرد ہے رخ زرد دل مین درد
جب سے نمود عشق کے آثار ہو گئے

بیٹھے تمہارے در پہ تو جنبش تلک نکی
ایسے جمے کہ سایۂ دیوار ہو گئے

کل اونکے انتظار مین یہہ ٹکٹکی بندہی
نرگس کی شکل دیدۂ بیدار ہو گئے

معدوم ایسے ہو گئے فکر دہن مین ہم
عنقا ہوئے وبا کمر یار ہو گئے

ہمکو تو اونکے خنجر ابرو کے عشق مین
دن زندگی کے کاٹنے دشوار ہو گئے

عاشق سمجہہ کے گیسوئے شب رنگ کا مجہے
فرماتے ہین کہ تم تو سیہ کار ہو گئے

مین کیا کہ آئینہ بہی ہے حیران حسن سے
اہل صفا ازل سے گنہگار ہو گئے

اللہ رے شوق نامہ بر سے خط جو لکہے
طایر پر اونکو کہولکے تیار ہو گئے

شکوہ ہے دوستونسے کہ بدنام کرتے ہین
حیرت ہمارے درپئے آزار ہو گئے

غزل

مشتاق ہین جو خنجر ابروئے یار کے
دن کاٹتے ہین زندگئ مستعار کے

بنکر بگولہ گرد ہے اوس گلعذار کے
دیکھو تو حوصلے میرے مشت غبار کے

مانگو پناہ افعی گیسوے یار کے
پہنکے ہین اسنے سیکڑون دل مار مار کے

خالِ سیہ نہین ہے نہ آتش پہ ہے سپند
ہے پتلیونکا عکس سرِ [illegible] رخ پہ یار کے

میلا بہت ہوا تہا اوسے لیگئی اجل
پہنکا جو ہمنے جامۂ ہستی اوتار کے

بیجا غرور حسن ہے اے شہسوار دیکہہ
تیور برے ہین ابلق لیل و نہار کے

ہے زندگی مین پیار بہی الفت بہی بعد مرگ
جاتا ہے کون گرد کسیکے مزار کے

دنکو خیال رخ ہے تو شبکو ہے یاد زلف
بس ہمتو ہوگئے اسی لیل و نہار کے

باز آؤ ظلم سے یہہ طلسم دو روزہ ہے
اوڑ جائینگے ہوا کی طرح دن بہار کے

جاتی نہین ہے دل سے کدورت کسیطرح
پیچھے پڑے ہین وہ میرے مشت غبار کے

تبلاؤ اوس جگہہ کوئی کیا گفتگو کرے
جس جا پہ ہوش اوڑتے ہین صبر و قرار کے

زلف سیہ مین یار کے افشان ہے جلوہ گر
تارے کہلے ہین یا کہ شب مشکبار کے

حیرت غم شباب سے کیا فایدہ تمہین
کس مکر مین پڑے ہو گئے دن بہار کے

غزل

نقشے بگڑ گئے میرے صبر و قرار کے
روتا تہا کون رات کو کل چیخ مار کے

دلکو ہمارے پہیر دو انکہو نیہ وار کے
صدقے تمہارے سرمئہ ومبالہ دار کے

کیا جانئین ہے غضب مین وہ کس ہوشیار کے
دشمن نہو جیئے کسی دیوانہ وار کے

نرگس کے پہول قبر پہ دیکہو نیون اوگہے
مرنے پہ گل کہلے نگہہ انتظار کے

خال سیہ نہین ترے رخ پر ادہر ادہر
نظارونکے نشان ہین کسی نخچیہ کار کے

آنا نہ تہا عدم سے جہان خراب مین
ہم کیا کہین کہ آگئے دہوکے مین یار کے

رسوا ہوئے ذلیل ہوئے منفعل ہوئے
کیا کیا سہے نہ جبر تیرے اختیار کے

آتا نہین ہے خون دل انکہونسے بے سبب
جیرکے لگے ہین خنجر مژگان یار کے

ہم بیخودی مین آئے خودی کسطرح بہلا
غافل کئے ہوئے ہین بڑے ہوشیار کے

آئے نہ خواب مین بہی نظر ایسے گم ہوئے
یارب کوئی طلسم تہا یا دن بہار کے

دل زلف پر فدا ہے تو رخ پر نثار جان
مارے ہوئے ہین ہم اسی لیل و نہار کے

سیماب و موج و برق طپانکے لباس مین
سکتے جلائے ہمنے دل بیقرار کے

ہنس ہنس کے آنسوؤں کو بہے گنتا وہ شوخ ہے
گوہر ہین خوشنما صدف آبدار کے

پہر عدم ملیگا جو پیراہن کفن
رکہد ینگے ہم بہی جامہ ہستی اوتار کے

رکہتے ہی پاؤن آتش رنگ حنا سے یار
پتہر چٹک گئے میرے لوح مزار کے

آنکہیں ہوئین جو نرگس شہلا تو بعد مرگ
طاؤس بنگئے ہین دل داغدار کے

اب دل ہمارا رہتا ہے کچہ بہولا بہولا سا
قابو مین آگیا کسی غفلت شعار کے

شبنم کے حال زار پہ ہنسنا نہ چاہئے
اے گل خزان بہی رہتی ہے پیچہے بہار کے

حیرت یہہ کرسکے نالے تہے جنکو جگر خراش
بتلا تو دل مین درد تہا کس تیر کے

غزل

ہم شہر خموشانکو جو آباد کرینگے
یہہ اہل سخن کیا نہ ہمین یاد کرینگے

گر تجہسے نہ اکروز بہی دل شاد کرینگے
کیا یاد تجہے اے ستم ایجاد کرینگے

نالوں سے تو ناخوش ہو یہ انصاف تجہی سے
بیچین جو ہونگے تو نہ فریاد کرینگے

بدظن ہے عبث ہم سے تو اے شوخ ستمگر
بہولینگے جو تجہکو تو کسے یاد کرینگے

سنتے ہین رقیبونکو وہ بلواتے ہین گہر پر
دیکہین ابہی کیا کیا ستم ایجاد کرینگے

ایک مین ہہین عاشق کہو آئینہ تو دیکہین
وہ خود صفت حسن خداداد کرینگے

دیوانے نہ ہو بچکے چلو شعلہ خو لینے
حیرت تمہین رسوا یہہ پریزاد کرینگے

غزل

مریض غم سے کہتے ہین بگڑ کے — ہمین رسوا کیا بیمار پڑ کے
تمہارے چشم فتانے پر پرد — ن مجھے کہویا میرے آنکہون نے لڑکے
چمن مین گل تو خندان ہو غضب ہے — قفس مین بلبل ناشاد بہڑکے
سرہانے بیٹہہ کر دیکھے جو ہین نبض — بہت رویا کئے ہایہ پکڑ کے
بلائین لین تو کوسا مسکرا کر — الہی گر پڑین یہہ ہاتہہ سڑ کے
جو آئے بہی تو ہمیر سے یہہ تاکید — جگا دینا سے چلے جاینگے تڑکے
بہلا ہو زندگی کیونکر کہ دلمین — سمائے ہین شب فرقت کے دہڑکے
ہوسے سیدھے وہ سانچے مین لحد کے — چلے بیچ نکلے بل جو جو انکڑ کے

تصور چہوڑ دو مژگان کا حیرت
یہہ کانٹے دل مین رہ جاتے ہین گڑ کے

غزل

نجہے کیا طایر جان گلشن ہستی سے جانا ہے — یہہ سنتے ہین ترا باغ عدم مین آشیانا ہے

نہ دلبر کا پتہ اب تک نہ کچھہ دل کا ٹھکانا ھے
سمجھہ مین کچھہ نہین آتا یہہ کیسا کارخانا ھے

کٹے کیونکر شب فرقت بہت کشمکش مین ہین
یہان تو دل مین الجھن ھے وہان نقش تمنا ھے

نہین معلوم یہہ ملک عدم ھے کس تماشے کا
جسے ہم دیکھتے ہین وہ اوسی جانب روانا ھے

جہان مین جز خس و خاشاک کوئی اور کیا سمجھے
میان خرمن ہستی محبت ایک دانا ھے

زمانہ مین جسے اے غافلو تم آسمان سمجھے
ہمارے آہ سوزان کے دہوئین کا شامیانا ھے

بہس پڑتا ہے اسمین کبھی عابد کہ زاہد ہو
تیرے چاہ زنخدان کا بہی کیا چکنا دہانا ھے

سلاح جنگ سمجھے جاین گر وہ خنجر مژگان
تو چوٹی توسن حسن بتان کا تازیانا ھے

نظر کے خال و گیسو پر تو پہنس جا لیگا کہتے ہین
ارے او مرغ دل تیرے لئے یہہ دام دانا ھے

جو الجھاتے ہین دل سب کا یہہ سلجھانا ہے انکو بہی
بلا انگیز گیسو ہین قیامت خیز شانا ھے

جسے ہو بار گردن ہے وہ محو خنجر ابرو
جو مژگان تیر ہوا ابرو وہ تیر دل کا نشانا ھے

نفس کے آمد و شد تک جو اجاتے تو بہتر تہا
یہہ دم آئے نہ آئے زندگی کا کیا ٹھکانا ھے

نظر پڑتے ہی تصویر ہو گیا تصویر کا عالم
برنگ عکس آئینہ نہ پایا ہی ہے نہ دانا ھے

محبت جس سے ہوتی ہے شکایت اوسی سے کرتے ہین
عبث ناراض ہوتے ہو یہہ طرز عاشقانا ھے

نہ کیون وارفتہ ہون عاشق نہ دل بہکین کیونکر
عجب انداز کی تم ہین ادائے دلبرانا ھے

جو وہ ہین حسن مین یکتا تو ہم ہین عشق مین کامل
جہان اونکی کہانی ھے ہمارا بہی فسانا ھے

میرا شور و فغاں سن سن کے وہ در ہوتے ہین
ادہین دیکھا تہا آنکھوں نے سو وہ بیمار رہتی ہین

بجا ہے نالہ عاشق نہیں ہے شادیانا ہے
بہلا اس دل کو کیا کہئیے کہ عشق غایبانا ہے

ہوا ہے شیفتہ کس غیرت لیلی کا اے حیرت
گیا مجنو جہانسے اندنون تیرا زمانا ہے

غزل

جی دیتا ہون لے اب نہین تاخیر کچہہ ایسی
مرضی یہی تیری ہتی بت لے بیر کچہہ ایسی

بدخو ہو تمہین یا میری قسمت ہی بری ہے
یا ہے نگہہ پاک کی تاثیر کچہہ ایسی

ہو جاتے ہین لب بند دم عرض تمنا
موقع پہ اولٹ جاتی ہے تقدیر کچہہ ایسی

دیکہا ہے جسے عالم رویا مین وہ ملجائے
ہم خواب کہین تم کہو تعبیر کچہہ ایسی

ہو جہہ پریشان کیا کرتی ہے دلکو
برہم ہے تیری زلف گرہ گیر کچہہ ایسی

اب غیر بہی ہنستے ہین میرے حال زبون پر
تمنے تو مٹا دی میری توقیر کچہہ ایسی

کسطرح سے دل آپ نے پتہر کا بنایا
ہمکو بہی بتا دیجئے تدبیر کچہہ ایسی

بیتاب ہوا جاتا ہے دل ساتہہ نظر کے
اونکے رخ روشن مین ہے تنویر کچہہ ایسی

قسمت ہے پلٹ جائے تو وہ کیون نگڑ جائین
پر ہمسے تو ہوتی نہین تقصیر کچہہ ایسی

دل ہوتا ہے بیتاب تو کیا اپنی خوشی سے
ہے حسن فسون ساز مین تسخیر کچہہ ایسی

وہ بہی تو ہون بیتاب کبہی میری طرحسے
تاثیر دکہا بادۂ شبگیر کچہہ ایسی

ہم جان بہی دیدین تو وہ راضی ہون نہین ہے
غیرونکو پلا ہو گئی تقدیر کچہہ ایسی

دل زلف مین اولجہا تو کسی طرح نچہوٹا
دیوانے کے ہے پانون مین زنجیر کچہہ ایسی

بیچین کئے دیتی ہے ہر گام یہ دل کو
انکہونکے تلے پہرتی ہے تصویر کچہہ ایسی

وہ ہون نہ موافق تو یہہ کچہہ کر نہین سکتے
تدبیر بہی ہے تابع تقدیر کچہہ ایسی

رحم آئے جو اونکو تو اذیت میری مٹ جاوے
اب فکر کرین صاحب تدبیر کچہہ ایسی

تم دلکے لگانیکی قسم کہاؤگے حیرت
ملجائیگی اکدن تمہین تعزیر کچہہ ایسی

غزل

برہم ہے اونکی زلف دل داغدار سے
طرفہ مقابلہ ہے یہہ طاؤس و مار سے

بوسہ ملا نہ سیب زنخدان یار سے
ہم بے ثمر چلے چمن روزگار سے

کہتی ہے مجہکو فیض ہے اوس گلعذار سے
سنئے تو اپنا حال نسیم بہار سے

شکوہ کسیطرح کا نہین مجہکو یار سے
دل ہی نکلگیا ہے مرے اختیار سے

ہین تنگ بندگان خدا تمسے اے بتو
ڈرتے تمہین ہو قدرت پروردگار سے

ہم کیا بتائین دل کے تڑپنے کا ماجرا
زخمی ہوا ہے خنجر ابروے یار سے

غیروں کو ساتھ لا کے ستم پر ستم کیا
مدت ہے روز وصل شب انتظار سے

کی جیتے جی نہ قدر مگر بعد انتقال
روئے لپٹ لپٹ کے ہمارے مزار سے

بیتاب اسقدر ہے کہ سیماب کیا بھلا
بجلی بھی منفعل ہے دل بیقرار سے

مدت ہوئی کہ غنچہ دل خشک ہو گیا
کچھ غم نہ اب خزاں کا نہ عشرت بہار سے

کیا کیا جفائیں سہتے ہیں فرقت میں آپکی
سنئے تو حال دل کسی امیدوار سے

پہونچائی خاک بھی نہ میری کوئے یار تک
کیا ضد تھی اے صبا مرے مشت غبار سے

اے جان نہیں ہے تجھسے پریسے مناسبت
تو نور سے ہے خلق وہ پیدا ہے نار سے

زلفوں میں آپکے رخ روشن ہے جلوہ گر
نکلا ہے چاند بلکہ شب مشکبار سے

جب یہہ کہا کسی نے کہ حسرت نہ آئیگا
آنسو ٹپک پڑے نگہہ انتظار سے

غزل

شباب کھو کے جو ہم روبروے یار آئے
تو منہ کیطرف لوٹے یہہ غارت کن بہار آئے

وطن چھٹے تو کہو کسطرح قرار آئے
عدم سے آئے تو دنیا میں اشکبار آئے

یہہ کیا خبر تھی کہ پنہاں ہو فسانہ دل کا
کہاں کہاں تمہیں ڈھونڈکے ہیں ہم پکار آئے

کوئی ہے مجھسا بھی فرقت نصیب یاں جسکا
شب فراق کٹے روز انتظار آئے

مرے بھی یہہ اثر ہے تبھی طبیعت کا
جو شمع گل ہو وہی بر سر مزار آئے

جو دل سا دوست بھی ہو جائے دشمن جانی
بھلا بتائیے پھر کسکا اعتبار آئے

نمود خط ہو کسی طرح ہین شباب سے تنگ
طلب ہین جلد کہین فوج زنگبار آئے

گیا جو مین تو کہا ہنسکے جان نثار یہہ ہین
کئے ہوئے جو گریبان کو تار تار آئے

نہ وہ ترنگ ہے اگلی نہ ولولہ تم مین
خدا کرے کہین دیوانو پھر بہار آئے

تری طرف سے مکدر نہوگا دل میرا
مجال کیا جو اس آینہ مین غبار آئے

جو باہین ڈالدین گردن مین یار نے تو کہا
تم آئے کیا کہ ہمارے گلے کا ہار آئے

وہ محو گل ہے تو ہم بھی ہین گلرخو پہ فدا
کہان ہے ہمسے ملے عندلیب زار آئے

تمہین کو کرتے ہین منصف خدا کہین ہو تو
رقیب ساتھ ہون پھر ہمکو اعتبار آئے

گئے عدم مین تو یاران رفتہ پوچھینگے
کہ تم بھی جامہ ہستی وہین اوتار آئے

نظر پڑینگے جو محشر مین عاشق کاکل
خدا کہیگا کہ ہان یہہ سیاہ کار آئے

ترے مژہ کے سوا جستجو اگر ہو مجھے
تو سر سے پاؤنکے چھالونکے کام خار آئے

جو دل مین تمسے محبت نہ تھی تو اے حیرت
علیل سنکے تمہین کیون وہ بار بار آئے

غزل

تن پہ کچھہ ظاہر نہین دل پریشان دار کے
کسطرح جوہر کہلین تیغ نگاہ یار کے

نور پہ سوتے ہین جیسے چشم دریا بار کے
بلبلے پانی کے گہر ہین مردم بیمار کے

گوندہ کر چوٹی کسا مشک خطا کے تیس کو
کہل گیا جوڑا تو نافے مٹ گئے تاتار کے

آنکھہ کے عکس میکا دمبالہ نہین ابرو تلک
شاخ نرگس مین بہی پہل لگنے لگے تلوار کے

اوسکا عاشق ہو تو سمجہے رقیبونکا ہی جور
خواہش گل ہو کرے صدمے اوٹھائے خار کے

جب بہا کچہہ کشتگان ناز کی پرسش ہی ہے
کہتے ہین یک قضا بہی پوچہتا ہے یار کے

دیکھیے کس کس کا دل میتاب یہہ خوشبو کرے
جہونکے آتے ہین نسیم زلف عنبر بار کے

اوسنے جبد سنے ہمارے نالۂ موزون سنے
بند نغمے ہوگئے منقار موسیقار کے

ہے چمن مین نرگس شہلا تو دریا مین حباب
جابجا نقشے کہنچے ہین دیدۂ بیدار کے

آئنہ میست گو نہین پر ہے عجب جلوہ گری
یہہ حسینان جہان ہین نور کے یا نار کے

مجھہ سے فرماتے ہین حیرت عاشق ابرو نہو
خون رولتے ہین ہمیشہ زخم اس تلوار کے

غزل

آیا نہین اس سمت جو قاتل کئی دنسے
جی لوٹتا ہے صورت بسمل کئی دنسے

رخسار پہ آتا ہے نظر تل کئی دنسے
کافور مین ہے دانہ فلفل کئی دنسے

لیلی نے کہا خیر ہو مجنون کی الہی
مسدود ہے آواز سلاسل کئی دنسے

ہوتا نہیں کیون ابروے پرخم کا اشارہ
تلوار چمکتے نہین قاتل کئی دنسے

صیاد بہی گلچین بہی گلستانین ہین شاید
آتی نہین آواز عنادل کئی دنسے

تمنے تو نہین چہرۂ انور کو دکہایا
ہے ابر مین پنہان مہ کامل کئی دنسے

اے جان تری فرقت مین ہے اب نزع کا عالم
طے کرتے ہین ہم عشق کی منزل کئی دنسے

پہلے تری محفل مین بجز میرے نہ تہا اور
اب غیر بہی ہو جاتے ہین داخل کئی دنسے

یان تنگ مجہے کرتا ہے وان بہی ستاتے
اب دل نہ رہا آپکے قابل کئی دنسے

ہر چند نہین آنکہونسے دریا ہوا جاری
پہوٹتا ہے میرا آبلۂ دل کئی دنسے

وہ کہتے ہین کیا تجہہ پہ ہے صدمہ کوئی حیرت
گہبراتا ہے سینہ مین میرا دل کئی دنسے

غزل

فرماتے ہین یہہ کون کیا کرتا ہے نالے
کب تک کوئی ہاتہونسے کلیجے کو سنبہالے

اوس عارض پرنور پہ ہلتے نہین بالے
حسن مہ کامل سے یہہ ہین وہ دین ہالے

کسکے گل رخسار کے ہو جاتے ہو والے
کیون بلبل شیدا کیطرح کرتے ہو نالے

تیغ وہ قدم کو جو صفاک مین رکہے
پہلے جو کوئی زیست سے ہاتہہ اپنا اوٹہالے

معشوق پہ عاشق کی حکومت نہین دیکھی
ایک آپ نظر آئے نئے چاہنے والے

کیا شمع کا مقدور جو ہو تجھسے مقابل
خورشید تو ٹھہرا ترے مکھڑے سے ملالے

تب حال کھلیگا مرے بیتابئے دل کا
پڑ جاؤگے جسدن کسی بیرحم کے پالے

ہو جہہ اد بجھتا نہین سینے مین مرا دم
اندھیر مچائے ہین یہی گیسوؤن والے

سچ ہے کہ محبت ہے بلا سنگدلون کے
ایسا نکو خدا سخت مصیبت مین نہ ڈالے

شاید ہے تمھین زیست مین ملنے کی تمنا
اسطرح کے ارمان تو اللہ نکالے

کہتے ہین کہ سب ہین وہی کم بخت نہین ہے
کہتا ہے مرا دل کوئی حیرت کو بلالے

غزل

جسنے ہنس ہنس کے لیا تھا دل نالان ہمسے
اب تو برہم ہے وہی دشمن ایمان ہمسے

چاہتی ہے کہ چھپا دے رخ تابان ہمسے
ہیچ کرتی ہے تری کاکل پیچان ہمسے

گرم جوشی سے جو پیش آئے وہ کل ہنسکے
رات محفل مین جلی شمع شبستان ہمسے

جب مرے غلبۂ وحشت کی خبر سنتا تھا
قیس ڈرتا تھا کہ چھوٹے نہ بیابان ہمسے

قصہ زلف سنائینگے تو گھبرائیگی
طول کرتی ہے عبث اے شب ہجران ہمسے

ٹھہرے دل چاک گریبانسے تو کیا خوف جنون
ہم گریبانسے ہین پیدا کہ گریبان ہمسے

جو تیری کاوش مژگان نے کیا دست نورد
تو خلش کرینگے خار مغیلان ہمسے

رو اوٹھین ہم تو لگا دین ابھی ساونکی جھڑی
ہم وہ گریان ہین کہ ہے ابر پشیمان ہمسے

سحر و گل بھی تو ہین چاہنے والونمین تیرے
نظر آتے ہین سکئے چاک گریبان ہمسے

دل دیا جان بھی دیتے ہین پر اتنا تو کہو
کہین دیکھے ہین کبھی تابع فرمان ہمسے

اگلی الفت کا کیا ذکر تو بولے حیرت
نہ سنینگے نہ کہو خواب پریشان ہمسے

غزل

ہو جو شاکی ہمین کیون اوسکی مروت ہوگی
کسی دیوانے کو ایسونسے محبت ہوگی

تہا یقین دلکو ترے عشق سے راحت ہوگی
یہہ نہ سمجھے کہ محبت ہی مین آفت ہوگی

آپ سمجھے ہین ہمارے سی نہ صورت ہوگی
ابھی آئینہ دیکھا دینگے تو حیرت ہوگی

تیغ ابرو کے اشارے مین قباحت کیا ہے
ہم گذر جائینگے جی سے تمہین فرصت ہوگی

دل بگڑنے سے ہوئی اوسکی حقیقت معلوم
یہہ تو سنتے تہے کہ ایکروز قیامت ہوگی

ہمکو ہو پاس تمہارا تمہین غیرونکی تلاش
اب ایدھر مڑکے نہ دیکھینگے جو غیرت ہوگی

ساتہہ غیرونکے بہت دیکہتے ہو رقص دلا
اسکا انجام یہی ہے کہ بری گت ہوگی

سوئے رخ زلف سیہ کی ہے طوالت بیطور
بڑہتے بڑہتے یہی آخر شب فرقت ہوگی

پہر کہینگے گل رخسار کا دہیان آنے لگا — پہر بہار آئی ہے اب پہر ہمین وحشت ہوگی

میری رسوائی کا باعث جو سینگے غمخوار — یہہ تو فرمائیے پہر کسکو ندامت ہوگی

قوم کی قوم ہے پرکالۂ آتش حیرت
شعلہ رو جتنے ہین ان سبمین شرارت ہوگی

غزل

آہ نہین بے مثل میرا عشق بہی لاثانی ہے — مین وہ مجنون ہون کہ لیلی امیری دیوانی ہے

اپنی خوبی سے تم آگاہ نہ تہے ہمنے تمہین — آئینہ لاکے دکہایا وہی حیرانی ہے

میرے اشکونکو نہ بیکار سمجہنا اے شوخ — شعلۂ رخ جو بجہا دے یہہ وہی پانی ہے

غم ہے کہانیکے لیے خون جگر پینے کو — خانۂ دل مین ترے عشق کی مہمانی ہے

سرمہ آلود نہین اشک تری آنکہونکے — اندہون چشمۂ ظلمات مین طغیانی ہے

رونمائی مین جو دل لیتے تہے سبکا وہ لوگ — منہہ چہپائے ہین غش مین یہہ پشیمانی ہے

اے پریرو تیرے کوچے کے فقیرونکے لیے — جادۂ فقر نہین تخت سلیمانی ہے

عاشق کاکل مشکین کا نہ پوچہو احوال — وہ تو اندہیر ہے ایک قصہ طولانی ہے

یارکا ہم تجہے مشاطہ پتہ دیتے ہین — جبہۂ رنگ چمکتی ہوئی پیشانی ہے

زلف شبگونکا تصور نکرو کہتے ہین — عشق کاکل جسے سمجہے ہو پریشانی ہے

ہوس لالہ رخان دل مین نہ رکھو حیرت
جو تمین گلشن ہستی کی ہوا کھانی ہے

غزل

خال مشکین بہی ہے تابان رخ پرنور بہی ہے
شعلۂ طور مین قلقل بہی ہے کافور بہی ہے

یاس و امید ہے پیدا رخ و کاکل سے ترے
صبح صادق بہی عیان ہے شب دیجور بہی ہے

خانۂ یار کا کیا تمسے پتہ بتلائین
جلیسا مشتاق ہو نزدیک بہی ہے دور بہی ہے

نالہ پہونچا جو فلک پر تو قیامت ہوگی
منتظر جسکا سرافیل بہی ہے صور بہی ہے

نہین معلوم کہ کس بات پہ ہے ناز نہین
اوسکے بند دمین تو انسان بہی ہے حور بہی ہے

ایک ساقی نہین ہے لطف ہے ساری محفل
ورنہ ساغر بہی ہے یان بادۂ انگور بہی ہے

اپنے حیرت کی خبر لیجیے محبوب خدا
آپکا عاشق صادق بہی ہے مجبور بہی ہے

غزل

محبت کے عوض ہمپر جفا کی
ہماری آپ نے اچھی سزا کی

ہوئے ہمسے اوس مسیحا نے دغا کی
تو سن لیناکہ بن آئی قضا کی

بتو اس بے نیازی سے تمہارے
نظر آئی ہمین قدرت خدا کی

الگ تمکو نہین ہمسے کیا ہے | ہماری روح قالب سے جدا کی
تمہارے عشق کی اللہ رے ٹھوکر | موے پر بھی میری تربت ہلا کی
نظر مین ہو گیا تاریک عالم | محبت کرکے چشم سرمہ سا کی
بگولہ بنکے تیری جستجو مین | ہماری خاک برسون تک اڑا کی
مخاطب سے ہے ہمیشہ جانب یار | یہہ دل تصویر ہے قبلہ نما کی
رہا میری طرح آئینہ حیران | کہ رہتے ہین سدا اہل صفا کی
نہ پہونچے یار کے قدمون تلک ہم | مگر نسبت [illegible]
خوشی کیونکر بہلا آتی ہمارے | دل ناشاد دیتی حسرتا کی
رہا برسون جو دل پہلو مین میرے | اسی کم بخت سے بچیے دغا کی
نہ پہونچے کوچہ جانان تلک ہم | کہلی تاثیر بخت نارسا کی
نظر دو نو جہان آتے ہین تاریک | صفت لکھتے ہین جب زلف دوتا کی

وہی ہے عکس افگن جسنے **حیرت**
ہمارے شیشۂ دل مین جلا کی

غزل

تیرے نالون نے ناک مین دم کیے | تو بتر ہے کہ خلل باہم ہے

یہہ جہان بہی بخط تو اٗم ہے
کہ مسرت کے ساتہہ ہی غم ہے

مرض عشق ہو جسے اوسکی
یہہ سمجہہ لوکہ زندگی کم ہے

یہہ پسینہ ہے اونکے عارض پر
دامن گل پہ یا کہ شبنم ہے

اوتنی گردن جہکایئنگے ہم بہی
تیغ ابرو مین جسقدر خم ہے

اس تجاہل سے رنج ہو کہ نہو
مجہسے کہتے ہین تجہکو کیا غم ہے

جکی فرقت ہی مین گذرتی ہو
اوسکے حق مین تو زندگی سم ہے

اونکے عارض کا خط زنگاری
میرے زخم جگر کا مرہم ہے

عشق کی قدر کچہہ نکی تمنے
جسپہ دارومدار عالم ہے

دیکہیے کسکے سر بلا آئے
اندنون زلف یار برہم ہے

گرچہ نازان ہین حسن پر حیرت
منصب عشق اپنا کیا کم ہے

غزل

تیرے کوچے سے ظالم ایسی مجبوری سے ہم نکلے
کہ جیسے کشمکش سے عاشق شیدا کا دم نکلے

ہوئے وہ خود بخود ناخوش تو یہہ خوبی ہے تقدیر کی
اذیت اونسے ملتی ہے کہ جنسے دلکا غم نکلے

نہ دلمین یاس آنے دو نہ کچہہ امید بر آئے
زمانے سے نرالے آپکے جور و ستم نکلے

مریض غم کا شاید اے مسیحا حال ابتر ہے
جو اوسکے گہر گئے تہے دیکہنے باچشم نم نکلے

ہمین سیدہا سمجہ کر ہمنے اپنا دل ہنسایا تہا
مگر اس لعبت کے پردہ مین لاکہون پیچ و خم نکلے

ہر اک اعضا سے جان ہو قبض لیکن یہہ تمنا ہے
مین صورت دیکہہ لون اونکی تو پہر آنکہون کا دم نکلے

نہ دلمین رحم آتا ہے نہ آنکہون مین مروت ہے
جہانمین بیوفا مت کوئی ڈہونڈہے تو کم نکلے

خودی ہون جلوہ گر دلمین تو پہر ہم کیون کہین ڈہونڈہین
وہ خلقت اور ہے جسکے لئے دیر و حرم نکلے

ہمین جب لہر آتی ہے تجلا جاری ہے رودنے مین
ترا اے افعی گیسو کسی صورت تو سم نکلے

حیات جاودان سنتے تہے ہم خضر و مسیحا کے
بہم تحقیق وہ بہی راہیٔ ملک عدم نکلے

ترے در کا گدا ڈہونڈہے اگر کاسہ گدائی کا
تو اپنی قبر سے ہاتہون مین لیکر جام جم نکلے

جو بگڑے حضرت دل ہی تو پہر تمسے شکایت کیا
جنہین ہم دوست سمجہے تہے وہی بنیاد غم نکلے

اجل بیرحم ہے مشہور بس اک جی کی خواہش پر
دل و جان آبرو ایمان کے دشمن یہ صنم نکلے

گیا عاشق جو اونکا گلشن ہستی سے پژمردہ
تو اوسکی پیشوائی کے لئے اہل ارم نکلے

کوئی مقصود حیرت کا نہین خواہان خداوندا
بہت تنگ آگیا اب غیب سے دست کرم نکلے

غزل

غم فرقت سے اونکے اب تو یہہ حالت ہماری ہے
جگر مین درد چہرہ زرد دلمین بیقراری ہے

مسیحا نے جو دیکھا مجھہ پہ عشق ضعف طاری ہے
کہا افسوس اس بیمار پر یہہ بات بھاری ہے

نہین ہوجہہ آنکھو سے ہماری خون جاری ہے
تمہارے خنجر ابرو کا دلپر زخم کاری ہے

وہ آتے ہین کہ جی جاتا ہے اسمین دیکھیے کیا ہو
جنہین آغاز ہے ہمسے انہین کی انتظاری ہے

یہہ شب کو کون سوتا ہے نہ خود سوتے نہ سونے دے
عجب بیچین نالے ہین بلا کی آہ و زاری ہے

نہ پوچھو حال اسکا جسکو آہ سرد چہتی ہو
ہمارے غنچہ دل کو بھی باد بہاری ہے

ادسے رسوا کرین دیوانہ کر ڈالین جو عاشق ہو
بتونکے دین و مذہب مین یہی ایمانداری ہے

کوئی کیا جانے اسکو جو جمی ہے یار کے دل مین
نہین گرد کدورت یہہ ہماری خاکساری ہے

نہ خود آئین نہ بلوائین نہ غم نکلے نہ دم نکلے
نہایت تنگ ہین اب زندگی سے جان عاری ہے

نشانہ کیون بنایا تمنے دلکو تیر مژگان کا
قرینہ سے ہوا معلوم تمکو جان پیاری ہے

نہین ہین لایق بخشش مگر تسکین ہے اسپر
گناہونسے زیادہ تر تری آمرزگاری ہے

نہ تہا ممکن جہان ایذا اوٹہائین پہر ہین جاتے
مگر اس دل سے ہم مجبور ہین بے اختیاری ہے

غبار دل نہ نکلے یار کا اللہ رے قسمت
ذرا سمجھو تو کس رتبے کی اپنی خاکساری ہے

کہے دیتے ہین ہم اسمین بلا کے پیچ پڑتے ہین
ہوئے ہو عاشق کاکل یہہ کیا نیت تمہاری ہے

جسے معشوق کہتے ہین قضا بہی نام ہے اوسکا
سمجھتے ہین قضا ہے زندگی جسنے ادہار دی ہے

سوا اوسکے بہلا کون دمکا ہمنشین کسکے جلوے ہین
ہمارے یار کو نوری نہ سمجھے جو وہ ناری ہے

تمہارے دلکی حسرت بہی نکالیگا وہی حیرت
جہانمین عرش سے تا فرش جسکا فیض جاری ہے

غزل

یہہ تو ظاہر کہ تلون کے وہ خوگر ٹہرے
کیا کرین اوسکا جو امکانسے باہر ٹہرے

سچ تو ہے کیون نہ برا اپنا مقدر ٹہرے
ہو جو بیرحم نظر مین وہی بہتر ٹہرے

آپ گہبراکے، تو پہلو سے میرے جاتے ہین
اب یہہ فرمائیے کیونکر دل مضطر ٹہرے

نرم دل دہر مین مشہور ہین خاکی انسان
خاکسے بہی جو ہوئے سخت وہ پتہر ٹہرے

پانون پڑتا ہون نہین سرکش تو بنایا کین
ہمین مظلوم ہوئے ہم ہی ستمگر ٹہرے

سر چڑہے ہے آپکے جیسے وہ لگے بل کہانے
غیر بہی حقمین میرے زلف معنبر ٹہرے

دیکہا ہو جسنے لطف ثمر بے صبری
وہ میرے درسے اوٹھے زیر صنوبر ٹہرے

گو بہت صاف ہے آئینہ مگر یاد رہے
نہین ممکن وہ میرے دلکے برابر ٹہرے

دم رفتار یہی اب حشر بپا ہونے لگا
الغرض آپ عجب فتنۂ محشر ٹہرے

یہہ سمجھ لیجئے ہے منزل مقصود وہی
توسن عمر رواں جاکے جہانپر ٹہرے

دیر مین کعبہ مین سنتے ہین کلیسا مین کبہی
کس جگہہ ڈہونڈہیے اونکے تو کہین گہر ٹہرے

غیر کی لاف زنیمین ہو او نہین لطف سخن
ہم جو بولین تو وہ ہنگامۂ محشر ٹہرے

ہین دہان اور مقدس بھی ہزار دن لیکن یا
اونکا پیغام جو لائے وہ پیمبر ٹھہرے

جا بیزہ کار گذاران قضا کا جو ہوا
تیری کشتی بہت اے چشم فسونگر ٹھہرے

یان مری جرم محبت مین سزا ہوئی ہے
دیکھیے حشر مین الزام یہہ کس پر ٹھہرے

کہین تشریف تو لائین وہ دم بازپسین یا
دیکھہ لینگے رخ روشن کو جو تیور ٹھہرے

مدح خوان یار کے لاکھون ہین مگر اے حیرت
دل سے جن جن نے ثنا کی وہ سخنور ٹھہرے

غزل

اے گل صدائے نالہ مرے ہر نفس مین ہے
سینے مین دل ہے یا کوئی بلبل قفس مین ہے

ثابت ہوا کہ وہ تو نہ آئینگے شرم سے
پوچھے کوئی اجل سے وہ کس پیش و پس مین ہے

شاید اوسیکی آتی ہے آواز درد ناک
دل جسسے گم ہوا ہے لباس جرس مین ہے

دیکھو اسیمین خیر ہے باز آؤ ظلم سے
انصاف انتہا کا دل دادرس مین ہے

جو مین اوٹھا رہا ہون شب غم کی سختیان
فرمائے یہہ صبر کسی بلہوس مین ہے

کس جا خلش نہین ہے کہان کا علاج ہو
اے یار نیش غم مری ایک ایک نس مین ہے

کیا جانے کس بلا کا ہے عالم فریب حسن
مین جسکو دیکھتا ہون تمہاری ہوس مین ہے

تو نے لباس گل ہے معطر نہین کیا
خوشبو ترے کرم کی ہر ایک خار و خس مین ہے

آتے ہی اوسکے غنچۂ دل میرا کھل گیا
باد صبا کی چال تمہارے نفس مین ہے

جب چوٹ کہائے نالہ کرے خود سی کی ہی
معلوم ہو گیا کہ مرا دل جرس مین ہے

ایسی ہے فکر بوسۂ خال سیاہ یار
جسطرح عنکبوت خیال مگس مین ہے

دیکھو مکان یار کی جلوہ نمائیان
بجلی مین وہ نہین جو تجلی کلس مین ہے

بیچین ہو رہے ہین وہ شاید شباب ہے
بیتاب میرا دل ہی کچھ ایکبرس مین ہے

کیا تیرے ساتھ سوئے عدم یہہ ہی جائیگا
غافل تو کیون جہان کی ہوا و ہوس مین ہے

حیرت سوائے صبر و اطاعت مفر نہین
تم دلکے خیر خواہ ہو دل اونکے بس مین ہے

غزل

بیہوش کئے دیتی ہے تاثیر نظر کی
اب ہمکو خبر ہے نہ اِدھر کی نہ اُدھر کی

جب عشق نہ تھا چین سے اوقات بسر کی
اب جیسے گذرتے ہین یہہ صورت ہے گذر کی

کہتے ہین سوئے راہ عدم کرکے اشارہ
دیکھو تمہین دیکھلاتے ہین تصویر کمر کی

یان جانکا خطرہ ہے دہان غلغلۂ حشر
فرمائیے اب ہمکو مسرت ہو کدھر کی

اب تو ہی مدد کر کہین اے شانہ کاکل
ہم شکل تو دیکھین شب گیسو مین سحر کی

یاد آتا ہے جسوقت تمہارا رخ رنگین
نظر دلسے اوتر جاتی ہے صورت گل تر کی

جب دل ہے پہنسا گیسوئے پر پیچ مین اونکے
فرمائیے پہر کونسی صورت ہے مفر کی

یہہ ہم ہین جو سہتے ہین شب و روز تجھے صدمے
تکلیف اوٹھائے تو کوئی اٹھہ پہر کی

پہونچا جو رہا تیر ستم کونین سے چہوٹا
شاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیرے در کی

کہتے ہین تمہین سرو سہی اسلئے شاعر
تم سے بہی کسیکو نہین امید ثمر کی

در پیش رہ ملک عدم ہے تمہین حیرت
کچہہ فکر بہی کرتے ہو کبہی زاد سفر کی

غزل

کروٹ تہی ادہر کی کبہی کروٹ تہی اودہر کی
کل آپ کی فرقت مین یونہین رات بسر کی

تہمتی نہین اک لحظہ جہڑی دیدہ تر کی
ڈرتا ہون کہین ہو نہ خرابی مرے گہر کی

اولجہن ہے بڑی آپکی اس لٹ دو سر کی
اسکا جو کرے عشق تو شامت ہے بشر کی

کل سب نے شب ہجر مین تنہا مجہے چہوڑا
ہان شمع نے رو رو کے مرے ساتہہ سحر کی

دیکہے جو کبہی ہون کسی آئینے کے ٹکڑے
بس دل مین سمجہہ لو کہ یہہ حالت ہے جگر کی

دل حسن کی تعریف سے آنکہون نے لگاڑا
ہے روح جو بیچین اوسے دل نے خبر کی

صحت تجہے ہوتی نہین کیون نرگس بیمار
کیا آنکہہ پڑی تجہہ پہ کسی تیز نظر کی

ٹہلنے سے جو رستے کے لچک جاتی ہے اکثر
عاجز ہین وہ اب خود بہی نزاکت سے کمر کی

تھا محو شب وصل مرے طایر جان کے
ہوش اور گئے سنتے ہی صدا مرغ سحر کے

آئینہ رہے پیش نظر میں نہ رہوں پاس
کیا یونہین بشر کرتے ہین توقیر بشر کی

جس شب مہتاب کا دہوکا ہے یہہ کیا ہے
ہے نور تمہارا کہ تجلی ہے قمر کی

سب غنچہ سے تشبیہ دیا کرتے ہین لیکن
پتہر ہے وہ دل جسمین محبت نہ اثر کی

اکسیر کی خواہش نکرے کوئی مخوس
ہاتہہ آئے اگر خاک تری راہ گذر کی

بینائی تیری کیا ہوئی اے دیدۂ نرگس
کیا جاکے نظر عارض گل پر سے نہ سرکی

فرمایا کہ بیچین تھے ہم رات کو حیرت
آواز حزین آتی تھی کس خستہ جگر کی

غزل

در پیش ہین جو رنج و الم کہہ نہین سکتے
ہمپر جو گذرتی ہے وہ ہم کہہ نہین سکتے

شاید کوئی ظلم اور جفا اونکو نہ سوجھے
اس خوف سے حال شب غم کہہ نہین سکتے

ہر ایک سے پوچھا کمر یار کا مضمون
سب کہتے ہین اسرار عدم کہہ نہین سکتے

اوسوقت ہین ہوش بجا اب نہ بتائین
ہم لطف شب وصل صنم کہہ نہین سکتے

حال دل نالان سنے نہ او پوچھو تو سنائین
افسانہ بہت طول ہے کم کہہ نہین سکتے

عاشق پہ کرے ظلم رقیبون پہ عنایت
ایسے کو تو ہم اہل کرم کہہ نہین سکتے

خاموش کیا تند مزاجی نے تمہاری
سنتے ہین جو ہوتے ہین ستم کہہ نہین سکتے

سکو تو در غیر پہ دیکھا نہین لیکن
پہچانتے ہین نقش قدم کہہ نہین سکتے

حال اپرشش خنجر ابرو مین ہے کسکا
ڈرتے ہین زبان ہو نہ قلم کہہ نہین سکتے

رسوائے جہان ہوتے ہو کیون غیر کے باعث
جو لوگ تمہین ہین ہم کہہ نہین سکتے

کچھہ دلمین تمنا ہے جو حسرت مرے گہر پر
آتے تو ہین بادیدہ نم کہہ نہین سکتے

غزل

شکوہ تو مرا سارے زمانے مین کر آئے
پہر اوسپہ تمنا ہے کہ امید بر آئے

دشمن کو بہی درپیش نہ ایسا سفر آئے
جاتا ہے رہا نیر نہ جہانکی خبر آئے

یارب نہ شب وصل مین ہو صبح کا کہٹکا
ٹہرین وہ مرے گہر کوئی ایسی سحر آئے

سنتا تو ہون اکثر کہ وہ انکو ہین تیار
لیکن مری تقدیر بہی جب اوپر آئے

مجبور کیا ہے دل بیتاب نے ایسا
سمجہے تہے خجل ہونگے ترے گہر مگر آئے

دن رات کے رونے سے تو باقی نہ رہا تک
غالب ہے کہ اب آنکہہ سے خون جگر آئے

کیا جانئے کیا لطف ملا ملک عدم مین
جو یار گئے پہر نہ اودھر سے ادہر آئے

بیچین کئے ہے مرے پہلو سے نکلجائے
ایسی کوئی آفت دل بیتاب پر آئے

کیونکر نہ ہنسین آپ مرے حال زبون پر
غیرونکے نہ صحبت کا کہان تک اثر آئے

یہہ ابروسے خمدار مین قطرے ہین عرق کے
یا تیغ سیہ تاب کے جوہر اوبہر آئے

جو تاک مین ہے اوسکی دعا کرتے ہین میکش
یارب یہہ پری شیشۂ دلمین اوتر آئے

وان اونمین تلون جو کہین کچہہ تو کرین کچہہ
یان اپنی یہہ عادت جدہر آئے اودہر آئے

جائینگے عدم مین تو وہان بہی یہہ کہینگے
دشمن کو بہی یارب نہ خیال کمر آئے

کہتا ہون اگر شکل نظر آئے بتونکی
زاہد نہ تجہے ہوش کبہی عمر بہر آئے

اشکونسے تو اب سینچتے ہین دیکہئے کسدن
اس نخل تمنا مین ہمارے ثمر آئے

افشانکو ترے سارے زمانیکے منجم
کہتے ہین فلک پرسے ستارے اوتر آئے

بہکانے تجہے دشمن جو مجہے یار نے دیکہا
خوش ہوکے کہا اونسے وہ حیرت نظر آئے

غزل

ہماری ہر گلی کوچےمین اب تشہیر ہوتی ہے
تمہارے عاشقونکی کیا یہی توقیر ہوتی ہے

کشش ہوتی ہے معشوقونمین پر اتنی نہین دیکہی
میری صورت سے رو گردان تری تصویر ہوتی ہے

جسے دیکہا نظر بہر کے ہوا بیتاب دل اوسکا
نگاہ نازنین شاید تری تسخیر ہوتی ہے

محبت دلمین ایسی ہے تمہارے نام نامی کی
پہڑک جاتا ہے دم مسجد مین جب تکبیر ہوتی ہے

مرے چہرے کا یہہ عالم ہوا اوس حسن کے جانے سے
سحر کو وقت جیسے شمع بے تنویر ہوتی ہے

سبب پوچھا جو اپنے بیقراری کا تو فرمایا
جہانمین بدگمانونکی یہی تعزیر ہوتی ہے

سنا ہے ہو بہت اچھا مگر اتنا سمجھہ لینا
کہ مظلومونکے نالونمین بڑی تاثیر ہوتی ہے

اگر موقع ملے تمکو مری قسمت بدلوا دو
بہت تکلیف اب اے کاتب تقدیر ہوتی ہے

جہان مجمع ہو غیرونکا وہان مین جا نہین سکتا
یہان آنیمین اونکو شرم دامنگیر ہوتی ہے

ہوا جاتا ہے دل محو تکلم کیا کہین اونکی
عجب جادو بیانی ہے عجب تقریر ہوتی ہے

کہین موقع سے ملجائے تو پوچھین اوس مسیحا سے
جو دل بیتاب ہو اوسکی بہی کچھہ تدبیر ہوتی ہے

جو رحم آیا تو سمجھاتے ہین گہبرانے سے کیا حاصل
وہی ہوتا ہے جو کچھہ خواہش تقدیر ہوتی ہے

خدا جانے کہ مین جانون ترے باعث سے انور دن
اذیت دلکو جو کچھہ اے بت بے پیر ہوتی ہے

اسیر کاکل پیچان کی کیا پہچان بتلائین
گلیمین طوق اوسکے پانومین زنجیر ہوتی ہے

وہی جاتا ہے بیتابی سے حیرت کوے قاتل مین
اجل جس شخص کے آگے گریبان گیر ہوتی ہے

غزل

دشمن جان نہ فقط زلف دوتا ہوتی ہے
شب ہجران بہی تو ایک سخت بلا ہوتی ہے

روح قالب سے تو اک روز جدا ہوتی ہے
بعد فرقت نہین معلوم یہہ کیا ہوتی ہے

نام سنتے ہی مری جان فدا ہوتی ہے
جو واقعی عشق کے پردہ مین قضا ہوتی ہے

پاگئے مفت یہہ اقبال وری ہے ورنہ
جنس دل یار بہت بیش بہا ہوتی ہے

دیکھنے تک بہی نہ تم آئے مسیحا شاباش
یونہین بیمار محبت کی دوا ہوتی ہے

یون تو دیکھے بہت انسان حیا مین لیکن
ان حسینونکی نگہہ ہوش ربا ہوتی ہے

تو بہو مجہسی نہین اوس ناشنوا تک جیسے
کیسی خفت تجھے اے آہ رسا ہوتی ہے

اے صبا تو ہے دم سرد سے واقف کہ نہین
غنچۂ دل سے موافق یہہ ہوا ہوتی ہے

دل تو مجروح ہوا تیر نگہہ سے پہلے
جان اب کشتۂ شمشیر ادا ہوتی ہے

دیکھتے ہین مجھے بیچین تو فرماتے ہین
کیا اسی عشق مین تکلیف سوا ہوتی ہے

بے حجابانہ تو غیرونسے رہین گرم سخن
پر مرے سامنے آنے مین حیا ہوتی ہے

نبض دیکھی مری جسدم تو مسیحا نے کہا
ایسے بیمار کو مرنے پہ شفا ہوتی ہے

توسن عمر بہی کس مرتبہ ہے تیز خرام
جسکے رفتار سے پامال صبا ہوتی ہے

ستم و جور کا چرچہ نہین مظلومون مین
آپ کی جو ہر ذاتی کی ثنا ہوتی ہے

مسکراکر مرے نالونپہ یہہ فرماتے ہین
بد گمانونکی اسیطرح سزا ہوتی ہے

دل گیا رخ کی صفائی مین نہین جانکی خیر
سبزۂ خط کی بہی اب نشو نما ہوتی ہے

پہلے ظاہری اخلاق مین معلوم نہ تہا
کہ محبت کی بہی دہوکے مین دغا ہوتی ہے

بہرے نالوںسے نہ گھبراؤ جو کی دل شکنی | ٹوٹتا ہے کوئی شیشہ تو صدا ہوتی ہے

وادئے عشق کی جانب نہ کرو رخ حیرت
ایسے صحرا کی جنون خیز ہوا ہوتی ہے

غزل

حیران ہوں کسلئے دل مضطر دیا مجھے | اس خانمان خراب نے رسوا کیا مجھے
اغیار کی پسند نہیں التجا مجھے | یارب تو اپنے در ہی کا رکھنا گدا مجھے
کیا جانے کیا سبب نہیں دیتا دوا مجھے | بیجان سمجھ لیا ہے مسیحا نے کیا مجھے
بتلا خدا کے واسطے زلف دوتا مجھے | ملتا نہیں کہیں مرے دلکا پتا مجھے
دنیا میں اپنی زیست کا ملتا مزا مجھے | دیتا اگر خدا دل بے مدعا مجھے
جانی بدلنے روح نہ رہتا کسیکا غم | تمنے تو کر دیا مرے دل سے جدا مجھے
مین بہی دیکہاؤں غنچہ دل کی شگفتگی | خوشبوے زلف یار جو لادے صبا مجھے
یہہ ضعف ہے کہ اوٹھ نہیں سکتا کسیطرح | تمنے بٹھا دیا صفت نقش پا مجھے
ناراض ہو گیا جو مسیحا سا چارہ گر | معلوم ہو گیا کہ نہو گی شفا مجھے
مہندی لگائی جاتی ہے غیروںکے ہاتھہ سے | مطلب یہہ ہے کہ خون رولائے حنا مجھے
آنسے بہی مد تو نہیں تو شرمائے جاتے ہو | جانبر نہونے دیگی تمہاری حیا مجھے

گلذار عشق مین نہ کھلا غنچۂ مراد
ناساز اس چمن کی ہوئی کیا ہوا مجھے

زلف سیہ کے عشق سے جی چھوٹتا نہین
ایسی لپٹ گئی ہے تمہاری بلا مجھے

جب تک نہ دیکھ لون رخ انور نہین ہے چین
مین جانتا ہون اپنے لئے کچھ دیا نہ مجھے

بندونمین مین بھی ہون کہ بندا بنا لیا انکا سبب
پہچانتے نہین تری مہر و وفا مجھے

سنیئے تو کسکا سارے زمانہ مین شور ہے
بے رحم لوگ آپ کو کہتے ہین یا مجھے

کہیئے کہ اب جہان مین ہو کسکا اعتبار
دل لیکے میرا آپ نے جب دیدی دغا مجھے

کتنا پکارتا ہون شب ہجر یار مین
آتی نہین ذلیل کرے گی قضا مجھے

قاتل کی کیا خطا مرے دلکا قصور ہے
گھبرا کے قتل گہہ مین یہی لیگیا مجھے

بیفایدہ کسیکی مین کیون التجا کرون
کافی نہین ہے کیا مرا حاجت روا مجھے

کب تک شب فراق کے صدمے سہا کرون
اب رحم کیجیے جو کیا مبتلا مجھے

کیون ہین میرے مٹانے مین اسد جہ کا دشمن
جب جانتے ہین آپ طلسم فنا مجھے

دل بیچو اس ہوتا ہے آتی ہی سامنے
حیرت تری نظر سے بچائے خدا مجھے

غزل

غیرون پہ التفات ستمگر نہ چاہیے
کرتا ہے ظلم وان کہ جہان پھر نہ چاہیے

اے دل میری نگاہ مین عالم سیاہ ہے
ایسا ہی عشق زلف معنبر نہ چاہیے

ہوتی تو ہے شباب مین وارفتگی مگر
شعلے کی طرح سے تو کہلے سر نہ چاہیے

دلکا غبار چہرہ انور سے ہے عیان
آئینۂ جمال مکدر نہ چاہیے

اے یار تیرے حالت دل کیا بیان کرون
آنکھون پہر وہ غم ہے جو دم بہر نہ چاہیے

کافی ہے میرے قتل کو تیغ نگاہ ناز
برچھی نہ چاہیے تمھین خنجر نہ چاہیے

راز و نیاز عشق کا دستور سیکہہ لو
کہلنا کسیکا راز کسی پر نہ چاہیے

حاجت نہین کسیکی یہہ پہونچینگے آپ تک
وارفتگان عشق کو رہبر نہ چاہیے

ادس رو کے آتشین سے ہے دعوی ہمسری
یہہ وہم تجھکو لالہ احمر نہ چاہیے

مرنیکے بعد چاہیے دو گز کفن سفید
کچھہ اطلس حریر و مشجر نہ چاہیے

کیونکر نہ اپنے ساتھہ لیے جائین داغ عشق
کیا روشنی مزار کے اندر نہ چاہیے

غیرونکے ساتھہ پہرنے مین کچھہ تو حیا کرو
وارستگی قیاس سے باہر نہ چاہیے

آئینہ مین یا نکے حاجت تزئین نہین تمھین
حسن ازلکو کچھہ زر و زیور نہ چاہیے

کر دے نگاہ مست سے سرشار ساقیا
صہبا نہ چاہیے مجھے ساغر نہ چاہیے

حیرت تمھین یہہ صانع قدرت سے کہنا تھا
اعضا تمام دو دل مضطر نہ چاہیے

غزل

کسیکے دلکو نہ چہوڑو گے بے ستائے ہوئے
ازلگے دلینے ہین ہم تمکو ازمائے ہوئے

عبث ہو جانب پہلو نظر لگائے ہوئے
ہم اپنے دلسے تو بیٹھے ہین ہاتہہ اوٹھائے ہوئے

جو رونمائی مین دل سیکڑو نکالیتے تہے
وہ زیر خاک کفن مین ہین منہہ چہپائے ہوئے

چلے تو ہین مگر اہل وطن جو پہچانین
بہت ہوا ہمین عرصہ عدم سے آئے ہوئے

سنا ہے یار کی تیز نگہہ کی شہرت ہے
ادہر کو جائے جو کوئی تو دل بچائے ہوئے

لباس گل مین تمہین ہو رہے ہو جلوہ نما
تمہین ہو پردۂ بلبل مین غل مچائے ہوئے

نگاہ لطف پڑیگی نہ جب تلک ادہر
نہ چین پائینگے ہرگز ترے ستائے ہوئے

بلا کے ہوتے ہی نیرنگ عشق کی تاثیر
کہ اسکے عہد مین اپنے بہی سب پرائے ہوئے

یہہ بے سبب نہین بے تابیان ہماری ہین
ہمارا جی نہ رہیگا بغیر جائے ہوئے

صفات تیغ نگہہ غیر کیا بتائینگے
یہہ اونسے پوچھو جو ہین دل پہ زخم کہائے ہوئے

سمجھ لو کچھہ تو ہے صحرا سے عشق مین آفت
کہ خضر چلتے ہین وان سے قدم اوٹھائے ہوئے

ہوئی ہے جبسے تمنائے وصل نامنظور
تمہارے داغ کو دل ہے گلے لگائے ہوئے

سنا جو یار نے حیرت ہے مثل نقش قدم
کہا کہ اوسکو ہے ناطاقتی بٹھائے ہوئے

ابتو اے یار ترے یاد مین دن زیست کے ہم
قطع کرتے ہین جو طے عشق کی منزل ہو جائے

دل اوسی سمت کو کہنچتا ہے کہین یہہ تو نہو
کہ ترا چاہ زنخدان چہہ بابل ہو جائے

آپکے حسن خداداد مین تاثیر یہہ ہے
جس جگہہ جلوہ نما ہو وہین محفل ہو جائے

چاہتا ہون کہ بچاؤن ترے کوچیکی طرف
پر کرون کیا کہ جو بیتاب مرا دل ہو جائے

نالے کرتا ہون تو سمجہاتے ہین نادان
شکر کی جا ہے جو دل عشق کے قابل ہو جائے

کہتے ہین چشم فسونگر سے ادہر ہو حیرت
کہین ایسا نہو جینا تمہین مشکل ہو جائے

غزل

جلوہ گر آئینہ جیسے تری صورت ہے
حیرت مین ہے آئینہ آئینہمین حیرت ہے

جب سے تمہین دیکہا مرتے ہین ہم تم پر
تمنے نہ ہمین پوچہا دلمین یہی حسرت ہے

ہم غیر کے گہر جاوین آؤن تو شرماؤ
معلوم نہین مجہسے کس بات کی غیرت ہے

تو حسن مین یکتا ہے مین عشق مین ہون رسوا
تجہہ سے ہی سوا تیرے دیوانے کی شہرت ہے

جب ملک عدم مین تہے کیا خوب گذرتی تہی
کیون وان سے نکلوایا کس بات سے نفرت ہے

دل پہونک دیا میرا جسوقت سمائے تو
اللہ رے تب دوری تمہین یہہ حرارت ہے

سوز تپ فرقت سے چنگاریان اوڑتی ہین
اے آتش غم تیری شاید یہہ شرارت ہے

جو تمنے لکھا اوسکو کوئی نہین پڑھ سکتا
میرا خط پیشانی اک طرفہ عبارت ہے

اے گوہر یکدانہ خلقت تو نہ تھی پہلے
لیکن تری قدرت سے قدرت مین یہہ گوہر ہے

تجھکو تو ہے استغنے محتاج ترا مین ہون
مین کیون نہ تجھی مانون مجھکو تو ضرورت ہے

دایم ہے بقا تجھکو اک نقش فنا مین ہون
تجھسے جو محبت ہے یہہ بھی تری قدرت ہے

جو اپکا کہلائے اغیار نہین اوسکو
کچھہ دلمین سمجھئے تو یہہ کسکی حقارت ہے

احوال مرا سنکر غیر ولنسے یہہ کہتے ہین
حیرت کی کہانی بھی افسانۂ عبرت ہے

غزل

کسکا جلوہ یہہ ترے زلف سیہ فام مین ہے
رخ روشن ہے کہ درویش سحر شام مین ہے

نہ تو فرقت ہی مین آرام نہ امید وصال
کچھہ عجب طرح کی حسرت دل ناکام مین ہے

عشق صادق ہے تو یہہ راہ پہ لائیگی ہمین
خیر تقدیر ابھی گردش ایام مین ہے

اب کسی شئے مین نہین راحت جان و دل
ہان اگر ہے تو یہہ تاثیر مئے آشام مین ہے

ہجر معشوق کے سیکا نہ اوٹھاؤ صدمے
نابلد ہی جو محبت کے سرانجام مین ہے

مرغ دل ہی نہین کچھہ تیر نگہہ سے بسمل
طایر جان بھی اوس صیاد ستمگر کے دام مین ہے

جستجوے دل گم گشتہ مین آئی یہہ ندا
باز آ اوس سے وہ دیوانہ ترے کام مین ہے

چشم میگونکے اشارے سے یہہ فرما تے ہین
بیخودی نام ہے جسکا وہ اسی جام مین ہے

غیر کی وجہہ تعلق کو جو پوچھا تو کہا
اندنون عقل ترے حلقۂ دام مین ہے

طوف کرنیکو چلا ہے حرم دل سے کہان
شیخ وہ یہہ ترے جامۂ احرام مین ہے

بے سبب آمد و شد دم کی نہین سوے عدم
وصل جانان کیے ہی نامہ و پیغام مین ہے

مذہب عشق مین عاشق کو عجب لطف ملا
کہ نہ وہ کفر مین حاصل ہے نہ اسلام مین ہے

جیتے جی عشق سے راحت نہ پس مرگ نجات
اسکے اغاز مین جو ہے وہی انجام مین ہے

ہر گھڑی شکوہ بیجا سے ہے کیون شوق تمہین
کیا کسیطرح کی راحت مرے الزام مین ہے

نالہ زن مجھکو جو دیکھا تو کہا کیون حیرت
ہم نہ کہتے تھے خرابی ہوس خام مین ہے

غزل

گو دل آزار ہے پر یار طرحدار بھی ہے
ہے تو بدخو پہ محبت کے سزاوار بھی ہے

عشق رخ مین ہوس گیسوے خمدار بھی ہے
روز روشن کے حوالے مین شب تار بھی ہے

دلکو راحت بھی ہے سوزش بھی جفاے رخسے
شعلۂ شمع مین ایک نور بھی ہے نار بھی ہے

دست رس غیر کا ہونے نہین دیتے کی زلف
دشمن جان تو ہے پر میری طرفدار بھی ہے

عاشق ابرو و مژگان کے لئے دنیا مین
تیر پر تیر ہے تلوار پہ تلوار بھی ہے

قطع

مینے اک باغ لگایا ہے پۓ اہل نگاہ
چشم بیناہ ہو تو سرسبز یہہ گلزار ہی ہے

نخلبندی ہے ہر اک طرح کی گلشن مین میرے
سرو آزاد ہی ہے نخل ثمردار ہی ہے

بے محل سبزۂ و گل یان تو نہین ہے لیکن
جیسے فہمیدہ ہو باکار ہی بیکار ہی ہے

نگہہ بد کو بچاۓ رہے ہر اہل نظر
اس گلستان مین جہان گل ہے وہان خار ہی ہے

آپکے عشق نے یان تک تو کیا دیوانہ
دیکھیے میرے گریبان مین کوئی تار ہی ہے

ہو نہ تم در گذر یار پہ نازان حیرت
اپنے موقع سے وہ غافل ہی ہے ہشیار ہی ہے

ترجیع بند

ترجیع بند در شان حضرت امیر المومنین امام المشارق والمغارب اسد اللہ الغالب
علی ابن ابی طالب بامید خاتمہ بخیر دیوان ہذا خود

ہین جلوہ گاہ نور خدا آپ یا علی
ہین شمع احمدی کی ضیا آپ یا علی

ہر بند کے ہین عقدہ کشا آپ یا علی
ہین مجھ مریض غم کی دوا آپ یا علی

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
مو قوف آپ پر ہی حاجت روائی ہے

مشکل ہین آپ خالق اکبر کی راہ کی — پہر اصل کیا بہلا میرے بخت سیاہ کی
سنتا نہین ہے کوئی بھی مجھہ داد خواہ کی — ہے آپ کو خبر مرے حال تباہ کی

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

امت رسول پاک کی ہون پر گناہ گار — افعال بد سے اپنے نہایت ہون شرمسار
دربار مین بہی اونکے ہے حضرت کو اختیار — فرمائی سعی میرے یا شاہ ذوالفقار

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

بار الم نے مری کمر چور چور کی — آتی نہین نظر کوئی صورت سرور کی
حالت بہت بری ہے دل ناصبور کی — ہوجائے مجھہ گدا پہ عنایت حضور کی

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

ایسا نہو کہ ہو یہہ مری زندگی خراب — بیڈھب ستا رہا ہے زمانہ کا انقلاب
تنگی روزگار سے مضطر ہون اے جناب — پہر خدا مٹائیے اب دل کا اضطراب

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

امراض ظاہری نے یہہ گھیرا ہے آنکر
مین عرض کیا کرون کہ جو صدمہ ہے جابجا
رنج و الم مین کٹتی ہے ہر شام ہر سحر
یا مرتضیٰ علی مری اب لیجئے خبر

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

کچھہ ایسا کہو گیا ہون کہ ملتا نہین سراغ
رحمت کی ہو نگاہ تو ہو جاؤن باغ باغ
رنج و الم سے یہہ دل محزون ہے داغ داغ
بوے گل مراد سے بھر دیجئے دماغ

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

طفلی مین پہینکا آپ نے اژدر کو چیر پہاڑ
وہ معرکے دکہائے کہ ہل گئے پہاڑ
خیبر کے جنگ مین در خیبر لیا اوکہاڑ
اس بخت بد کو بہی مرے اب دیجئے پچہاڑ

مشہور خلق آپ کے مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

گھیرے ہوئے ہین سارے جہان کے تفکرات
خشکی مین پہنس گئی ہے مری کشتی حیات

پھر خدا ادھر بھی ہو اب چشم التفات ‏ اس بحر غم سے ہو کہیں مولا مجھے نجات

مشہور خلق آپ کی مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

حضرت کا جس بشر نے لیا صدق سے نام ‏ گذرا نہ ایکروز کہ مطلب ہوا تمام
آئینہ آپ پر ہے میں ہوں آپکا غلام ‏ اٹکے جو میرا کام تو حیرت کا ہے مقام

مشہور خلق آپ کے مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

حیرت کی التجا ہے یہ اے شاہ نیکخو ‏ مجھکو دم اخیر دکھانا رخ نکو
دنیا و دین میں مری رہجائے آبرو ‏ ہو خاتمہ بخیر نکل جائے آرزو

مشہور خلق آپ کے مشکل کشائی ہے
موقوف آپ پر مری حاجت روائی ہے

قطع تاریخ از محمد جان خان حیرت متوطن الہ آباد خلف الصدق بازید خان
عرف باز خان بن جہانگیر خان صاحب رسالہ دار مغفور

کہا ھر ایک نے دیوان جو پا گیا ترتیب ‏ یہہ آفتاب تو برج کمال میں آیا
اب اسکی چاہیے تاریخ خاتمہ بھی ضرور ‏ کہ اسکا دور کیے ماہ و سال میں آیا

سخنوروں نے بہی کی فکر مرغ مضموں کی	نہ آشتے مین نہ طرز محال مین آیا
تلاش طایر خوش رنگ یادہ ہی رہی	یہہ صید جب نہ کسیطرح جال مین آیا
پکارا ہاتف غیبی کہ سال تاریخی	زہے ترانہ حیرت خیال مین آیا

۱۲۹۶

تاریخ از سید غلام محی الدین صاحب نواسہ سید امیر علی شاہ صاحب جاگیردار و رئیس اعظم اکبرآباد متخلص بہ شیدا۔

ہوگیا جمع کلام حیرت	مے مضمون سے ہے لبریز ایاغ
اسکے رنگینی کا لکہئے کیا وصف	دلکو لالہ سے ہر ایک نکتہ ہے داغ
مصرعہ سال کہا شیدا نے	ہے یہہ دیوان معانی کا باغ

۱۲۹۶

قطعہ تاریخ عن مرزا حاتم علی صاحب منصف سابق متخلص بہ مہر شاعر نامی رئیس اعظم اکبرآباد

صاف دیوان محمد جان خان	ہے جو مجمر نظم کا صورت نما
مصرعہ تاریخ مہر اونکا کہو	گردش آینہ حیرت فزا

۱۲۹۶

قطعہ تاریخ عن مرزا عنایت علی صاحب متخلص بہ ماہ شاعر نامی رئیس اکبرآباد برادر مرزا مہر صاحب

محمد جان خان حیرت اے ماہ	ہر ایک بیت اونکی ہے نور فشان
مرتب ہوگیا دیوان اونکا	فروغ اچھا یہہ ہے تاریخ دیوان

قطعہ تاریخ من تصنیف محمد زکریا خانصاحب متخلص بہ زکی شاعر نامی خلف صدق

سید محمود خان صاحب مرحوم مغفور شاگرد رشید اسد اللہ خان غالب برادرزادہ نواب اعظم الدولہ
میر محمد خانصاحب مغفور رئیس اعظم دہلی

جب محمد جان خانصاحب سے بعض احباب نے — کی یہہ فرمایش کہ کردین مجتمع افکار نظم
ہوگیا دیوان مرتب جیسے باغ دلکشا — اور ہوئی تاریخ اوسکی بے بدل گلزار نظم
۱۲۹۶

قطع ثانی محمد زکریا خانصاحب زکی موصوفہ بالا

کلام حیرت شیوہ بیان ہوا جب جمع — کہ جس سے رنگ مضامین عشق ہے پیدا
نکالا سال زکی نے بہی اوسکا ترتیب — سر وفا و طلب بابے طالب و شیدا
و ط ب ا ۱۲۹۶

قطع تاریخ ثالث خا موصوف

دیوان سخن شناس حیرت — آئینہ لطف سر بسر ہے
کہہ تو بہی زکی کہ سال ترتیب — مرآت مرصع ہنر ہے
۱۲۹۶

قطعہ تاریخ از مولوی امیر محمد صاحب ساکن رامپور دشاعر بے بدل فارسی

محمد جان حیرت مجلس ارائے سخندانی — مرتب کرد دیوانی کہ دلہا یافت دلذت
امیر از بہر سال او سر و شم داد آواز — کہ بادا رونق صد انجمن آئینہ حیرت
۱۲۹۶

قطع تاریخ نواب عبد العزیز خانصاحب متخلص بعزیز رئیس اعظم ضلع بالسن بریلی
شاعر نامی بقیہ خاندان نواب حافظ رحمت خانصاحب مغفور

قطعہ

زہے نظم حیرت کہ در آب و تاب | بود خوشتر از نظم در عدن
چو تاریخ ترتیب جستم عزیز | خرد گفت تعلیم اہل سخن

۱۲۹۶

از نتایج طبع ابو سلیم سید شاہ محمد علیم خلف مولوی سید شاہ محمد عباس صاحب ناظم سابق ریاست بہوپال و شاگرد میر اعظم علی صاحب اعظم تلمیذ خواجہ حیدر علی آتش ساکن الہ آباد محلہ یحییٰ پور دایرہ حضرت شاہ رفیع الزمان صاحب مغفور

قطعہ

خوب دیوان لکہا ہے حیرت نے | سچ تو یہہ ہے کہ ہے ہزارین ایک
فکر تاریخ ہو ہمتین جو علیم | کہدو مجموعۂ غزل ہے نیک

۱۲۹۶ ہجری

ایضاً

عجب حیرت کا ہے دیوان رنگین | کہ جس سے زر در خسار چمن ہے
اگرچہ خود بہی وہ یکتا ہین لیکن | یہہ فیض اعظم استاد فن ہے
تمامی پر علیم آیا جو دیوان | کہ جواب نذر اہل انجمن ہے
سن فصلی مین سال ختم بلبل | لگے کہنے گلستان سخن ہے

۱۲۹۶

ایضاً

جہان کچہہ وصف ہے تیر مژہ کا	وہا ہنیر طایر مضمون ہے غلطان
لب لعل صنم کا ہے جہان ذکر	زمین شعر ہے رشک بدخشان
جہان لکہی ہے کچہہ بیتابیٔ دل	جگر وان چاک ہے شکل گریبان
جہان کچہہ ذکر ہے مجنون شیؤ لکا	ہے وحشت وان بیابان دربیابان
جہان حسن پری رویان رقم ہے	زمین بیت ہے وانکی پرستان
قد موزونکی لکہی جسمین توصیف	وہ مصرعہ نبگیا سرو گلستان
جہان عاشق کی بیتابی لکہی ہے	وہان مرغ مضامین تک ہے غلطان
جہان کچہہ ذکر ہے خوف خدا کا	قلم وان بید کی صورت ہے لرزان
تصوف کی صفت جس شعر مین ہے	تو اوس سے ہین عیان مضمون عرفان
غرض ہے التزام ایسا کہ ہر حرف	ہے گویا صورت مرغ خوش الحان
کہان پایٔ کسی نے یہہ بلاغت	بہولا شید جو دلون سے یاد سحبان
جو ہوتی گوش زد سعدی کے یہہ نظم	بلاغت پر نہوتے اپنی نازان
مراعاۃ النظیر اسکی جو دیکہے	کرے نظر سے نظیری اپنا دیوان
ہوئی ہے جس جگہہ پر حسن تعلیل	سبب کے سو ہین وان موجود برہان
ہوئی ہے جس جگہہ ترصیع کاری	تپان ہین وان دل فرہاے غلطان

جہان کچھہ صنع ارسال الش ہے | وہاں پر فکر صایب بہی ہے حیران
ہوئی الفت کو جب تاریخ کی فکر | ہوا او سدم ہر ایک شاعر سے جویان
درون میر سے آئی یہہ آواز | کلام عشق ہے حیرت کا دیوان

۱۲۰۶ کلم ۱۰ باے میر ۱۲۹۶ھجری

قطعہ ثانی منشی موصوفہ بالا

محمد جان خان نے لکہہ کے دیوان | دیکہا یا سب کو جب سامان حیرت
لب جمہور سے آئی یہہ آواز | طلسم عشق ہے دیوان حیرت

۱۲۹۳ لب جمہور ۳ ۱۲۹۶ھجری

قطعہ تاریخ میر مرتضی صاحب رئیس و شاعر نامی عظیم آباد متخلص برشید

قطعہ

زہے حیرت خوش بیان کاندر آمش | محمد بود اول جان با خبر
ز تصنیف او گشت دیوان مرتب | کہ کم دیدہ مانندان چشم ناظر
رشید از سنش جستم و گفت ناگہ | بگو وہ چہ طبع مضامین نادر

۱۲۹۶ ہجری

از نتایج فکر خواجہ عزیز الدین صاحب شاعر نامی رئیس شہر لکہنؤ

قطعہ

بنازم بدیوان حیرت کہ ان | صفا بخش چشم بصیرت بود
رنگل ریزے طبع رنگین او | بہار بہشت فصاحت بود
زرنگین نوا ہاے بلبل فریب | گلستان مہر و محبت بود
بہر مصرعش از سوادش عیان | کہ موج محیط لطافت بود
ہمون ہمدم روز تنہائی ست | ہمون شمع شبہاے خلوت بود
گہر ہاے ترخیز واز بس ازان | تو گوئی کہ کان بلاغت بود
پے سال تاریخ ہاتف عزیز | ندا زد کہ مرآت حیرت بود

۱۲۹۶ ہجری

قطعہ تاریخ طبعزاد شیخ الطاف حسین صاحب متخلص بہ عذر ساکن شہر فتحپور ہسوہ شاگرد جناب میر سید حسین صاحب لاغر لکھنوی تلمیذ منشی مظفر علی اسیر

عذر شد مرتب چو دیوان حیرت | دل ہر سخنور ملذذ ز برآ
پے سال ترتیب ہاتف ندا زد | سخنہاے شیرین بگوشم درآ

۱۲۹۶ھ

ایضاً

محمد جان خان حیرت سخن سنج | نہیں ثانی سخندانی میں جنکا
جو چہکا بلبل فکر او نکاے دل | ہوا گلزار باغِ نظم زیبا

ہے جس مصرع میں وصف چشم جاناں
بہار نرگستاں ہے وہ گویا

غرض اول سے تا آخر یہ دیوان
حذر مرغوب عالم ہے سراپا

سنا بلبل کے منہ سے مصرع سال
کھلا باغ معانی آج کیا کیا
۱۲۹۶ھ

ایضاً قطعہ تاریخ طبع

شگفتہ گشت چون این گلشن نظم
کہ ھر سطرش برآمد رشک سنبل

حذر تاریخ سال انطباعش
گل تصنیف حیرت گفت بلبل
۱۲۹۸ھ

ایضاً

زہے این کلامیست مطبوع عالم
دل اھل معنی است محو تماشا

حذر طبع من گفت تاریخ طبعش
شدہ طبع دیوان حیرت دلربا
۱۲۹۸ھ

ایضاً

چھپا دیوان محمد جان خان کا
ہوا جلوہ فزوں حسن بیان کا

عجب نسخہ ہے مطبوع زمانہ
ہے طالب جسکا اہل ہر یگانہ

ہراک مضمون فصاحت سے بھرا ہے
بلاغت سے ہراک شعر آشنا ہے

کنایہ بندشیں صاف استعارا
ہراک دلبر نہاں تیغ آشکارا

نزاکت عشوہ غمزہ ناز شوخی
یہ سب ہیں دلربایہ اہل معنی

وہ باتین کہین سخن دانی مین ایجاد ‏ — کہ جب سے روحِ اعظم ہے بہت شاد

حذر لکھدو یہہ ہے تاریخ انسب ‏ — عجب دیوانِ پر مضمون چھپا اب

۱۲۹۹ھ

ایضاً در فصلی

جو کانِ فکرِ حیرت سے یہ لعلِ بے بہا نکلا ‏ — الہ آباد کو گنیا گیا یمن پر طعنہ زن پایا

سنِ فصلی مین تم بہی اے حذر تاریخ چنیے کی ‏ — گرد تحریر بحر طبع سے دُرِ سخن آیا

۱۲۸۷ف

قطعہ

تاریخ تولد فرزند ارجمند کنور سپر بہو نراین سنگہ بہادر ولد مہاراجہ الیسری نراین سنگہ بہادر بنارس دام اقبالہما

ہیرے ایک کنور دلاور ہند ‏ — جنکو کہتے ہین ماہ انور ہند

اونکے گہر مین خدا کی قدرت سے ‏ — ہوا فرزند سایہ گستر ہند

قدردان ہنر کی ہے خلقت ‏ — دل مین نازان ہین اہلِ جوہر ہند

یا الٰہی ہو اوسکی عمر دراز ‏ — کہ وہ ہوگا شریف پرور ہند

خیر اندیش اوسکو سمجھا ہے ‏ — وارث تخت تاج کشور ہند

دیکھکر اوسکا عدل وجود سخا ‏ — اک زمانہ کہیگا قیصر ہند

پہر تاریخ اوسکی از رو دل ‏ — غور مین ہے ہر اک سخنور ہند

فکر تاریخ سال مین اوسکے — پایا حیرت نے ایک اختر ہند

۱۲۹۱ھ

قطعۂ ثانی در تولد فرزند مہاراجہ صاحب موصوف

نہین فقط میرے دلکو سرور ہر دم ہے — جہان مین دیکھئے جسکو وہ شاد و خرم ہے

کنور بہادر والا تبار کا فرزند — ہوا ہے خلق اوسیکا یہہ جشن اعظم ہے

یہہ قدسیون مین ہے چرچہ کہ کیا کہین اسکو — پری ہے حور ہے یہہ طفل پاک آدم ہے

اسیکے شان کے لایق ہے تخت اکبر کا — اسی حسین کو زیبندہ مسند جم ہے

لقب رنا نہین اسکا سخی ہے ابن سخی — نظر مین اسکے نہ کچھ دام ہے نہ درہم ہے

اگرچہ اور بہی سردار نامدار گئے — بہت بڑے ہین مگر اونمین حوصلہ کم ہے

متابعت مین ہین اسکی دلاوران جہان — اوسی کے رعب سے گردن ہر ایک کی خم ہے

ز فور حسن کی گرمی سے روے روشن پر — عرق نمود ہے یا برگ گل پہ شبنم ہے

ضرور سال ولادت کی اوسکے ہو تاریخ — ہر ایک کام مواخر ہے یہہ مقدم ہے

اسی تلاش اسی فکر مین ہین سرگردان — سخنوران جہان مین یہہ ذکر باہم ہے

کیا خیال جو حیرت نے سال تاریخی — کہا خرد نے یہہ روشن چراغ عالم ہے

سنہ ۱۲۹۱

قطعہ

تاریخ وفات میر اعلم علی صاحب مغفور شاعر بے مثال ساکن الہ آباد

کس طرح سے جائے دل سے یہ غم ہے ہے — استاد ہی مشفق مکرم ہے ہے

رحلت کے سبب سے آپ کے اب — ذالحج بھی ہوا مہہ محرم ہے ہے

اس قطعہ کے ہر بیت میں ہے بیت عزا — ہر مصرعہ ہے شکل نخل ماتم ہے ہے

تاریخ وفات کی ضرورت سنکر — ہین فکر مین شاعران عالم ہے ہے

ہاتف نے جو پوچھا سال رحلت انکا — حیرت نے کہا کہ میر اعظم ہے ہے

۱۲۹۱ھ

تاریخ وفات حضرت مولوی غلام امام صاحب شہید شاعر نامی الہ آباد

قطعہ

حضرت مولوی غلام امام — کہ جو دنیا کو جانتے تھے فضول

پنجشنبہ کے روز دنیا سے — کر گئے کوچ بندۂ مقبول

اونکے لوح مزار کو ہر ایک — ڈھونڈتا تھا کہ ہم چڑھائین پہول

کالے ڈانڈے کی کھلگئی تقدیر — وان ہوا آفتاب دین کا نزول

فکر تاریخ سال ہین اونکی — دل حیرت جو ہو رہا تہا ملول

کہا ہاتف نے از سر امداد — دفن ہے یان شہید عشق رسول

۱۲۹۶ھ

قطعات تاریخ وفات شیخ سعادت علی مغفور ساکن رام پور کہ میرے دوست تھے اور بذریعہ تجارت بانس وغیرہ مقام بردا گھاٹ پر مقیم تھے

قطعہ

مرا مشفقی بود نیکو سرشت | درین دار فانی عدیم المثال

سعادت علی شیخ فرخندہ خو | بصبح بشب جمعہ کرد انتقال

چنان خوب تر بردا ایام خود | کہ ہرگز نیاید بوہم و خیال

بتاریخ او حیرتم فکر گشت | طبیعت چو خون شد دران قیل و قال

بقطع سر دو ہم ہاتف بگفت | بخوان فاتحہ خیر تاریخ سال

۱۲۹۸ھ

قطعہ ثانی

شیخ سعادت علی آنکہ ز ذات نکو | تا ز سبکی عزم ساز اند بسیر جنان

گفت بحیرت بپے سال وفاتش سروش | از سر شادی گذر فاتحہ خیر خوان

۱۲۹۹ھ

قطعہ ثالث

تھے مہربان جو شیخ سعادت علی مرے | جنکی صفت جہان مین مہر و وفا کی ہے

شنبہ کے روز راہی ملک عدم ہوئے | وحشت اسی سبب سے مجھے انتہا کی ہے

ہر دل یہہ کہہ رہا ہے کہ حیرت ضرور لکھ | تاریخ فوت تیری بڑے آشنا کی ہے

تہا فکر مین اوسی کی کہ آئی ندائے غیب | لکھدے یہی مزار پہ رحمت خدا کی ہے

۱۲۹۸ھ

دیوان من تصنیف محمد جان خان حیرت ساکن شہر الہ آباد محلہ منڈوی
رائے متصل دایرہ شاہ غلام علی صاحب مغفور خلف صدق بایزید خان
عرف باز خان ابن جہانگیر خان صاحب مخلص شاگرد میر غلام علی صاحب مرحوم مغفور

غلطنامہ مطبع حسینی [illegible] کاتب [illegible] میں غلطی [illegible] ہستان بردو
مطابع کے چھپنے میں دیوان ہذا کے بہت غلطیاں ہو گئیں سبب [illegible] کار گذاران مطابع
چونکہ ہم چھپوانے کے سعی [illegible] حتی المقدور [illegible] غلطیان [illegible] ہو گئیں [illegible] درست
ہوجائیگا تو غلطنامہ دیکھنے کی حاجت نہ رہیگی [illegible] درست ہو گئی ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۲	ستشبہ	تکوسنے
۱۰	۶	تیرسے	تیر
۱۲	۴	جزب	جذب
۱۳	۱۰	پہوچی	پہونچے
۱۴	۱۴	سبستان	شبستان
۱۸	۲	سویدای	سویدائے
۲۱	۱۳	ابر	ابرو
۲۸	۵	بیکا	بیکار
ایضاً	۶	ہے	ہے
۳۰	۱۰	چور	چور
۳۱	۸	ہیے	ہیئے
۳۶	۱۴	موس	مونس
۳۸	۴	شیبا	شیدا
۳۹	۸	مزاق	مذاق
۵۷	۹	[illegible]	۵۵
۶۲	۴	سر	شہ
۶۲	۱۳	سالقہ	صاعقہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۱	پہوچی	پہونچی
۶۵	۱۱	اوز	روز و شب
۶۶	۹	اضطرب	اضطراب
۶۷	۱۰	گے	پہونچیگی
۶۸	۴	ا	آنے
ایضاً	۸	بالعکس	بالعکس
۷۰	۳	اسں	آتش
ایضاً	۹ ۱۱	کالجھر وہ	قہر کالجھر
۷۲	۱۲	بجے	بجے
۷۳	۷	کریبے	کرینے
ایضاً	۱۳	خبتا	جبتا
۷۴	۶	السں	آتش
ایضاً	۷	کر	کرو
ایضاً	۱۰	زبانبین	زبانبین
۷۵	۱	مسطور	مستور
ایضاً	۳	فغفو	مغفور
۷۶	۱	مفتہ	[illegible]